ا۔ یعنی تمام انبیاء و اولیاء قیامت کے علم کو رب کے حوالہ کرتے ہیں جو ان سے اس کا وقت پوچھے تو کہہ دیتے ہیں اللہ جانے' یا یہ مطلب ہے کہ قیامت کا علم رب کے بغیر بتائے کسی ذریعہ سے حاصل نہیں ہو سکتا صاوی شریف نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو قیامت کا علم دیا مگر اسکے چھپانے کی تاکید فرمائی' کہ یہ اسرار الٰہیہ میں سے ہے' تفسیر روح البیان میں ہے کہ مشائخ صوفیاء فرماتے ہیں کہ اللہ نے اپنے محبوب کو علم قیامت بخشا الخ۔ حضور نے قیامت کی علامات' اس کا دن' تاریخ' مہینہ بتادیا کہ دسویں محرم جمعہ کو ہوگی اگر حضور کو قیامت کا علم نہ دیا گیا ہوتا تو علامات قیامت اور دن و تاریخ بتانے کے کیا معنی' البتہ یہ نہ بتایا کہ کتنے عرصہ کے بعد ہوگی' کہ یہ اسرار الہیہ میں سے ہے ۲۔ یعنی اللہ تعالیٰ پھل کے غلاف سے ظاہر ہونے سے پہلے اسکے حالات جانتا ہے کہ ناقص ہوگا یا کامل' اور مادہ کے حمل کی ساعتوں اور حالات سے خبردار ہے کہ بچہ کب پیدا ہوگا' کیسا ہوگا' کتنا جئے گا' کیا کھائے گا کیا کریگا' اگر شبہ کرو کہ یہ باتیں نجومی بھی بتادیتے ہیں اور بہت دفعہ اولیاء اللہ اور کشف والے بزرگ بتادیتے ہیں اور بالکل صحیح نکلتی ہیں' تو جواب یہ ہے' کہ پنڈتوں' نجومیوں کی خبریں محض اٹکل سے ہوتی ہیں' اکثر غلط کبھی اتفاقاً صحیح' اولیاء کی خبریں بالکل سچی ہوتی ہیں' مگر یہ علم ان کا ذاتی نہیں' رب کے بتانے سے ہے (خازن و خزائن) ۳۔ یہ ندا فرشتہ کے ذریعہ رب تعالیٰ کی ہوگی' مشرکین کو اور شریک سے مراد ان کے گھڑے ہوئے بت ہیں ۴۔ یعنی آج ہم میں کوئی یہ گواہی دینے کو تیار نہیں کہ تیرا کوئی شریک ہے' ہم گواہ ہیں کہ تو وحدہٗ لاشریک ہے ۵۔ اس ما سے مراد انکے بت ہیں' لکڑی پتھر کے' ورنہ ان کے نبی تو ان کے خلاف دعویٰ فرمائیں گے' ۶۔ یہاں ظن ' معنی یقین ہے' معلوم ہوا کہ ہر جگہ ظن کے معنی گمان کے نہیں ہوتے' یہ بات بہت جگہ کام آوے گی ۷۔ یہاں آدمی سے مراد کافر ہے اور خیر سے مراد دنیاوی اسباب و سامان ہے جیسے تندرستی و مالداری' اولاد وغیرہ۔ یعنی کافر دنیا کا بڑا حریص ہے اس کا دل دنیا سے بھرتا نہیں' ہوس کبھی ختم نہیں ہوتی' اسباب دنیا کو خیر فرمانا ظاہر اعتبار سے ہے ورنہ یہ چیزیں کافر کے لئے نری شر ہیں ۸۔ شر سے مراد دنیاوی تکالیف ہیں یعنی کافر تکلیف میں بہت جلد رب سے آس توڑ لیتا ہے اس لئے اکثر خودکشی کرلیتا ہے مومن ہمیشہ رب سے امید رکھتا ہے اس کی تفسیر وہ آیت ہے وَلَا يَايْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ۹۔ اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ دنیا میں راحت تھوڑی ہے تکلیف زیادہ کہ رحمت کو چکھنا مزہ دینا فرمایا' دوسرے یہ کہ مصیبت بندہ پر اپنی بدکرداری سے آتی ہے' رحمت رب کے فضل سے ۱۰۔ میرا حق ہے۔ میرے ہنر و کمال کی وجہ سے ملی ہے۔ یعنی بھلائی کو اپنے کمال کا نتیجہ سمجھتے ہیں' اور برائی کو رب کی طرف نسبت کرتے ہیں۔ یا یہ کہ اب یہ نعمت میری ہوچکی' مجھ سے کبھی نہ چھنے گی۔ مومن کا خیال ان دونوں کے برعکس ہے ۱۱۔ یعنی اولاً قیامت آئے گی ہی نہیں۔ اور اگر بفرض محال آئے بھی جیسے کہ مسلمان کہتے ہیں' تو مجھے وہاں بھی آرام ہی ملے گا کیونکہ دنیا میں مجھے رب نے آرام دیا ہے ۱۲۔ مقصد یہ ہے کہ آخرت کی بھلائی نیک اعمال کی جزا ہوگی' لہٰذا وہاں ان کے بد اعمال دکھا کر اقرار کراکے جہنم میں پھینکا جاوے گا ۱۳۔ سخت ے سے مراد ہمیشہ کا عذاب اور رسوائی و ذلت کا عذاب ہے۔ ۱۴۔ یہاں بھی انسان سے مراد کافر ہے' منہ پھیرنے سے مراد رب کو بھول جانا۔ نعمت پر اترا جانا۔ اور زیادہ گناہ کرنا ہے۔ شعر' ظفر آدمی اس کو نہ جانئے گا' ہو وہ کتنا ہی صاحب فہم و ذکا' جسے عیش میں یاد خدا نہ رہی' جسے طیش میں خوف خدا نہ رہا۔

إِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَمَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٰتٍ

قیامت کے علم کا اسی پر حوالہ ہے ۱ اور کوئی پھل

مِّنْ اَكْمَامِهَا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ

اپنے غلاف سے نہیں نکلتا اور نہ کسی مادہ کو پیٹ رہے اور نہ جنے

اِلَّا بِعِلْمِهٖ ۚ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ اَيْنَ شُرَكَآءِىْ ۙ قَالُوْٓا اٰذَنّٰكَ ۙ

مگر اس کے علم سے ۲ اور جس دن انہیں ندا فرمائے گا کہاں ہیں میرے شریک ۳ کہیں گے

مَا مِنَّا مِنْ شَهِيْدٍ ﴿۴۷﴾ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَدْعُوْنَ

ہم تجھ سے کہہ چکے ہیں کہ ہم میں کوئی گواہ نہیں ۴ اور گم گیا ان سے جسے پہلے پوجتے تھے ۵

مِنْ قَبْلُ وَظَنُّوْا مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ ﴿۴۸﴾ لَا يَسْـَٔمُ الْاِنْسَانُ

اور سمجھ لیے ۶ کہ انہیں کہیں بھاگنے کی جگہ نہیں آدمی بھلائی مانگنے سے

مِنْ دُعَآءِ الْخَيْرِ ۡ وَاِنْ مَّسَّهُ الشَّرُّ فَيَـُٔوْسٌ قَنُوْطٌ ﴿۴۹﴾

Page-769.bmp

نہیں اکتاتا ۷ اور کوئی برائی پہنچے ۸ تو ناامید آس ٹوٹا ۹

وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ رَحْمَةً مِّنَّا مِنْ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ

اور اگر ہم اسے اپنی رحمت کا مزہ دیں اس تکلیف کے بعد جو اسے پہنچی تھی ۹

لَيَقُوْلَنَّ هٰذَا لِىْ ۙ وَمَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ وَّلَئِنْ

تو کہے گا یہ تو میری ہے ۱۰ اور میرے گمان میں قیامت قائم نہ ہوگی اور اگر میں

رُّجِعْتُ اِلٰى رَبِّىْٓ اِنَّ لِىْ عِنْدَهٗ لَلْحُسْنٰى ۚ فَلَنُنَبِّئَنَّ

رب کی طرف لوٹایا بھی گیا تو ضرور میرے لئے اس کے پاس بھی خوبی ہی ہے ۱۱ تو ضرور

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِمَا عَمِلُوْا ۡ وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنْ عَذَابٍ

ہم بتادیں گے کافروں کو جو انہوں نے کیا ۱۲ اور ضرور انہیں گاڑھا عذاب

غَلِيْظٍ ﴿۵۰﴾ وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ

چکھائیں گے ۱۳ اور جب ہم آدمی پر احسان کرتے ہیں تو منہ پھیر لیتا ہے ۱۴

۱۔ اس سے معلوم ہوا کہ راحت میں رب کو بھول جانا اور صرف مصیبت میں دعا کرنا کفار کا طریقہ ہے' جو رب کو ناپسند ہے' یہاں دعا مانگنے پر عتاب نہیں' بلکہ راحت میں دعا نہ مانگنے پر عتاب ہے ۲۔ خیال رہے کہ واجب پر معلق کرنا تاکید کے لئے ہوتا ہے نہ کہ شک کے لئے جیسے ناممکن پر معلق کرنا استحالہ کے لئے ہوتا ہے' آیت کا مطلب یہ ہے کہ یقیناً قرآن رب کی طرف سے ہے' اور تم اس کے منکر ہو یقیناً بڑے ضدی اور سخت عذاب کے مستحق ہو' رب فرماتا ہے۔ یانساء النبی لستن کاحد من النساء ان اتقیتن۔ یعنی اے نبی کی بیویو! تم یقیناً متقی ہو اور یقیناً تمام جہان کی عورتوں سے افضل ہو ۳۔ ان آیتوں سے مراد یا دنیا کی چیزیں ہیں' یا گزشتہ عذاب والی قوموں کی اجڑی بستیاں ۴۔ ان کی ہستیوں میں لاکھوں صفتیں یا بدر میں شکست وغیرہ' صوفیاء فرماتے ہیں کہ سارا عالم انسان میں موجود ہے' غور و فکر کی ضرورت ہے ۵۔ قرآن کریم یا اسلام یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کہ جو کچھ حضور نے خبریں دیں تھیں وہ بالکل درست ہوئیں ۶۔ عجیب لطف کی آیت ہے' سبحان اللہ عالم کی تمام چیزیں رب تعالیٰ کی توحید' علم و قدرت و حکمت پر گواہ ہیں' اور رب تعالیٰ اس پر گواہ کہ ان سب چیزوں کا خالق و مالک میں ہوں خیال رہے کہ انبیاء اولیاء کی گواہی رب کی گواہی ہے' تمام نبیوں ولیوں نے گواہی دی کہ خالق و مالک رب ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم رب کے گواہ ہیں اللہ تعالیٰ حضور کا گواہ۔ فرماتا ہے وکفی باللہ شھیدا ۷۔ یعنی ان کافروں میں شک نہیں بلکہ یہ شک میں ہیں کہ ہر طرف سے شک نے انہیں گھیرا ہوا ہے۔ جس سے نکلنے کی انہیں کوئی راہ نہیں ملتی۔ اگر کشتی دریا میں ہو تو پار نکل جاتی ہے لیکن اگر دریا کشتی میں آ جائے تو ڈوب جاتی ہے' یہی ان کا حال ہے ۸۔ رب کا علم و قدرت سب کو گھیرے ہوئے ہے خود رب تعالیٰ گھیرنے گھرنے سے

ع ١٠

پاک ہے ۹۔ سورہ شوریٰ عام مفسرین کے نزدیک ساری مکیہ ہے۔ سیدنا عبداللہ ابن عباس فرماتے ہیں کہ اس کی چار آیتیں مدنیہ ہیں قل لا اسئلکم علیہ اجرا۔۔۔۔۔ باقی مکیہ ۱۰۔ معلوم ہوا کہ حضور کے بعد کوئی نبی نہیں بن سکتا' ورنہ اس کا ذکر ہوتا۔ عیسیٰ علیہ السلام پہلے کے نبی ہیں لہٰذا ان کا تشریف لانا اس آیت کے خلاف نہیں یہاں تشبیہ نفس وحی میں ہے نہ کہ کیفیت وحی میں۔ یعنی ہم نے جیسے تم سے پہلے تمام نبیوں کی طرف وحی کی تھی' ویسے تم پر بھی وحی کرتے ہیں' پھر کفار خصوصاً اہل کتاب کو تمہاری وحی پر حیرت کیوں ہے' یہ نہ فرمایا کہ یوں ہی آئندہ نبیوں کی طرف بھی وحی کریں گے' کیونکہ آئندہ کوئی نبی آئے گا ہی نہیں۔ ۱۱۔ یعنی تمام عالم اجسام رب ہی کا مخلوق ہے' اور حقیقتہً" اس ہی کا مملوک۔ مجازی ملکیت عارضی طور پر بعض بندوں کو مل جانا اس کے خلاف نہیں ۱۲۔ یعنی رب کی شان بھی بلند اور اس کی قدرت و حکمت بھی بلند لہٰذا یہ دونوں علیحدہ علیحدہ صفتیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب بندوں کو بھی عظمت دی ہے۔ حضور تمام مخلوق سے عظیم ہیں۔ شیخ مریدین سے عظیم اور بادشاہ رعایا سے عظیم ہے (روح)

بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُوْ دُعَآءٍ عَرِيْضٍ ﴿٥١﴾ قُلْ

اور اپنی طرف دور ہٹ جاتا ہے اور جب اسے تکلیف پہنچتی ہے تو چوڑی دعا والا ہے ۱؎ تم فرماؤ

اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ثُمَّ كَفَرْتُمْ بِهٖ مَنْ اَضَلُّ

بھلا بتاؤ اگر یہ قرآن اللہ کے پاس سے ہے ۲؎ پھر تم اس کے منکر ہوئے تو اس سے بڑھ کر

مِمَّنْ هُوَ فِيْ شِقَاقٍۢ بَعِيْدٍ ﴿٥٢﴾ سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ

گمراہ کون جو دور کی ضد میں ہے ابھی ہم انہیں دکھائیں گے اپنی آیتیں دنیا بھر

وَفِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ ۭ اَوَلَمْ يَكْفِ

میں ۳؎ اور خود ان کے آپے میں ۴؎ یہاں تک کہ ان پر کھل جائے کہ بیشک وہ حق ہے ۵؎

بِرَبِّكَ اَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿٥٣﴾ اَلَآ اِنَّهُمْ فِيْ مِرْيَةٍ

کیا تمہارے رب کا ہر چیز پر گواہ ہونا کافی نہیں ۶؎ سنو انہیں ضرور اپنے رب سے

Page-770.bmp

مِّنْ لِّقَآءِ رَبِّهِمْ ۭ اَلَآ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ ﴿٥٤﴾ ع

ملنے میں شک ہے ۷؎ سنو وہ ہر چیز کو محیط ہے ۸؎

آیاتہا ٥٣ | ٤٢ سُوْرَةُ الشُّوْرٰى مَكِّيَّةٌ ٦٢ | رکوعاتہا ٥

یہ سورۃ ۹؎ مکی ہے اس میں ۵ رکوع ۵۳ آیات ۸۶۰ کلمے اور ۳۵۸۸ حروف ہیں (خزائن)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا

حٰمٓ ﴿١﴾ عٓسٓقٓ ﴿٢﴾ كَذٰلِكَ يُوْحِيْٓ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ

یوں ہی وحی فرماتا ہے تمہاری طرف اور تم سے اگلوں کی طرف

مِنْ قَبْلِكَ ۙ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٣﴾ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ

۱۰؎ اللہ عزت و حکمت والا ۱۱؎ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے ۱۱؎

وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ﴿٤﴾ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ

اور وہی بلندی و عظمت والا ہے ۱۲؎ قریب ہوتا ہے کہ آسمان

يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ

اپنے اوپر سے شق ہو جائیں ۱ اور فرشتے اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکی

رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ ؕ اَلَآ اِنَّ اللّٰهَ

بولتے ہیں ۲ اور زمین والوں کے لئے معافی مانگتے ہیں ۳ سن لو بیشک اللہ ہی

هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝۵ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ

بخشنے والا مہربان ہے ۴ اور جنہوں نے اللہ کے سوا اور والی بنا رکھے

اَوْلِيَآءَ اللّٰهُ حَفِيْظٌ عَلَيْهِمْ ۖ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ۝۶

ہیں ۵ وہ اللہ کی نگاہ میں ہیں اور تم ان کے ذمہ دار نہیں ۶

وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّتُنْذِرَ اُمَّ

اور یوں ہی ہم نے تمہاری طرف عربی قرآن وحی بھیجا ۷ کہ تم ڈراؤ سب شہروں کی اصل

الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنْذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَيْبَ

مکہ والوں کو اور جتنے اس کے گرد ہیں ۸ اور تم ڈراؤ اکٹھے ہونے کے دن سے جس میں

فِيْهِ ؕ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ ۝۷ وَلَوْ شَآءَ

کچھ شک نہیں ایک گروہ جنت میں ہے اور ایک گروہ دوزخ میں ۹ اور اگر اللہ چاہتا

اللّٰهُ لَجَعَلَهُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ

تو ان سب کو ایک دین پر کر دیتا لیکن اللہ اپنی رحمت میں لیتا ہے جسے

فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ وَالظّٰلِمُوْنَ مَا لَهُمْ مِّنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝۸

چاہے ۱۰ اور ظالموں کا نہ کوئی دوست نہ مددگار ۱۱

اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۚ فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ

کیا اللہ کے سوا اور والی ٹھہرا لئے ہیں ۱۲ تو اللہ ہی والی ہے ۱۳ اور وہ

يُحْيِ الْمَوْتٰى ۡ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۹ وَمَا

مردے جلائے گا ۱۴ اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے ۱۵ تم جس

ا۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی ہیبت و عظمت کا یہ عالم ہے کہ آسمان جیسی عظیم الشان مخلوق اس کی کبریائی کی ہیبت سے پھٹنے کے قریب ہو جاتی ہے ۲۔ یعنی سارے فرشتے خواہ مقربین ہوں یا مدبرین امر رب کی تسبیح و حمد کرتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ نمازی مومن فرشتوں کی طرح عظمت والے ہیں۔ ۳۔ یعنی مسلمانوں کے لئے اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے' ایک یہ کہ شفاعت ملائکہ برحق ہے۔ دوسرے یہ کہ فرشتوں کو اس شفاعت کا اذن مل چکا ہے' اور آج وہ مسلمانوں کی شفاعت کر رہے ہیں' پھر حضور کی شفاعت میں کیوں تامل ہے' تیسرے یہ کہ جب رب کسی کو کچھ دینا چاہتا ہے تو مقبول بندوں کی دعا سے دیتا ہے' دیکھو رب مسلمانوں کو بخشا چاہتا ہے تو فرشتوں سے کہہ دیا ہے کہ ان کے لئے بخشش مانگا کرو' حضور کو راضی کرنا ہو' تو اس کے غلاموں کو دعائیں دو۔ فرشتے حضور کو راضی کرنے کے لئے ان کی امت کو دعائیں دیتے ہیں' ہم کو چاہیے کہ حضور کے صحابہ حضور کے بال بچوں کے لئے دعاگو رہیں' تاکہ بھیک ملے ۴۔ اس لئے رب نے فرشتوں کو تمہارا دعاگو بنایا سبحان اللہ ۵۔ ولی سے مراد معبود ہیں لہذا آیات میں تعارض نہیں' یا یہ مطلب ہے کہ اللہ کے دشمنوں کو اپنا دوست بنا رکھا ہے اولیاء اللہ اور ہیں' اولیاء من دون اللہ کچھ اور ۶۔ یعنی ان کا سوال تم سے نہ ہوگا وہ تمہارے محتاج ہیں تم ان سے غنی ہو' کیونکہ غنی کے محبوب ہو ۷۔ کیونکہ تم عربی ہو مکہ میں آئے' لہذا قرآن بھی عربی ہے' اور مکہ میں آیا ہے' معلوم ہوا کہ قرآن وہاں ہی رہے گا جہاں قرآن والا رہے گا ۸۔ یعنی فی الحال مکہ والوں کو ڈراؤ اور آئندہ تمام جہان کو۔ رب فرماتا ہے لیکون للعالمین نذیرا اولاً حکم ہوا کہ اپنے اہل قرابت کو ڈراؤ' پھر اس آیت میں اہل مکہ کو ڈرانے کا حکم دیا پھر تمام جہانوں کو' غرضیکہ اس سے یہ نہیں کہا جاسکتا' کہ حضور کی نبوت صرف حجاز کے لئے مخصوص تھی ۹۔ معلوم ہوا کہ قیامت میں پہلے سب جمع ہوں گے' بعد کو علیحدہ علیحدہ ہو جائیں گے' اس لئے اسے یوم حشر بھی کہتے ہیں' اور یوم فصل بھی ۱۰۔ معلوم ہوا کہ رزق سب کو ملے گا' مگر ہدایت سب کو نہ ملے گی' ہدایت کی فکر کرو ۱۱۔ یہاں ظالموں سے مراد کفار ہیں۔ یعنی کافروں کا نہ دنیا میں کوئی مددگار ہے جو انہیں عذاب الٰہی سے بچائے نہ آخرت میں ہوگا جو ان کی بات پوچھے یہ بے کسی اور بے بسی بھی کفار کے لئے عذاب الٰہی ہے' جس میں وہ گرفتار ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ مومنوں کے لئے رب نے ولی اور مددگار مقرر فرمائے ہیں' رب فرماتا ہے۔ اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ الخ ۱۲۔ اس سے معلوم ہوا کہ خدا کے دشمنوں کو ولی بنانا مشرک و کافر کا کام ہے' جیسے اللہ کے دوستوں کو ولی بنانا مومن کا عمل' کعبہ کو قبلہ بنانا عین ایمان ہے' کسی بت کو قبلہ بنانا کفر ہے۔ ولی اللہ اور ولی من دون اللہ میں فرق ہے۔ ۱۳۔ ولی سے مراد معبود' خالق اور حقیقی مددگار ہے لہذا یہ آیت ان آیتوں کے خلاف نہیں جن میں اللہ کے محبوبوں کو والی یا ولی فرمایا گیا' ان کی ولایت اللہ کی ہی ولایت ہے ۱۴۔ قیامت میں دوسرے نفخہ کے وقت یا رب مردے جلاتا ہے بذریعہ انبیاء کے عیسیٰ علیہ السلام سے مردے زندہ ہوئے' ہمارے حضور نے اپنے والدین اور بہت سے مردوں کو زندہ فرمایا ۱۵۔ سب کچھ سے مراد سارے ممکنات ہیں' محال و واجب اس میں داخل نہیں کیونکہ وہ شی نہیں۔

اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهُ إِلَى اللَّهِ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ

بات میں اختلاف کرو تو اس کا فیصلہ اللہ کے سپرد ہے لہ یہ ہے اللہ

رَبِّي عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ ﴿۱۰﴾ فَاطِرُ السَّمَاوَاتِ

میرا رب میں نے اس پر بھروسہ کیا ۲ اور میں اس کی طرف رجوع لاتا ہوں ۳ آسمانوں

وَالْأَرْضِ جَعَلَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا وَمِنَ الْأَنْعَامِ

اور زمین کا بنانے والا تمہارے لئے تمہیں میں سے جوڑے بنائے ۴ اور نرو مادہ چوپائے ۵

أَزْوَاجًا يَذْرَؤُكُمْ فِيهِ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ

اس سے تمہاری نسل پھیلاتا ہے ۶ اس جیسا کوئی نہیں اور وہی سنتا

الْبَصِيرُ ﴿۱۱﴾ لَهُ مَقَالِيدُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يَبْسُطُ

دیکھتا ہے۔ اسی کے لئے ہیں آسمانوں اور زمین کی کنجیاں ۷ روزی وسیع

الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿۱۲﴾

کرتا ہے جس کے لئے چاہے اور تنگ فرماتا ہے ۸ بے شک وہ سب کچھ جانتا ہے ۹

شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّينِ مَا وَصَّىٰ بِهِ نُوحًا وَالَّذِي

تمہارے لئے دین کی وہ راہ ڈالی جس کا حکم اس نے نوح کو دیا ۱۰ اور جو ہم نے تمہاری

أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ وَ

طرف وحی کی ۱۱ اور جس کا حکم ہم نے ابراہیم اور موسیٰ اور

عِيسَىٰ أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ وَلَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ كَبُرَ

عیسیٰ کو دیا ۱۲ کہ دین ٹھیک رکھو ۱۳ اور اس میں پھوٹ نہ ڈالو ۱۴ مشرکوں پر

عَلَى الْمُشْرِكِينَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ اللَّهُ يَجْتَبِي

بہت ہی گراں ہے وہ جس کی طرف تم انہیں بلاتے ہو ۱۵ اور اللہ اپنے قریب کیلئے

إِلَيْهِ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ يُنِيبُ ﴿۱۳﴾ وَمَا

چن لیتا ہے جسے چاہے اور اپنی طرف راہ دیتا ہے اسے جو رجوع لائے ۱۶ اور انہوں

Page-772.bmp

۱۔ یعنی کافر و مومن کے درمیان اللہ عملی فیصلہ قیامت میں فرمائے گا۔ کہ مومن کو جنت میں اور کفار کو دوزخ میں بھیجے گا۔ لہٰذا اس آیت میں چکڑالویوں کی کوئی دلیل نہیں وہ بھی کچہری میں مقدمات لے جا کر حاکم سے فیصلہ کراتے ہیں۔ اخْتَلَفْتُمْ میں خطاب کفار سے ہے معلوم ہوا کہ مومن حق پر ہیں۔ کافر مخالفت کرتے ہیں ۲۔ علماء کا توکل ہے اسباب جمع کر کے مسبب اسباب پر نظر کرنی' صوفیاء کا توکل ہے اسباب سے منہ موڑ کر مسبب اسباب پر نظر کرنی حضور نے دونوں توکل کر کے دکھائے ہیں' دیکھو ہماری کتاب شان حبیب الرحمان ۳۔ یعنی میں نے رب پر توکل تو پہلے ہی کر لیا ہے اور اس کی طرف ہمیشہ رجوع کرتا ہوں کہ جو کہیں سے ملے رب کی طرف سے سمجھتا ہوں اگرچہ تیر کمان سے نکلتا ہے مگر کمان والے کا بھیجا ہوا ہوتا ہے ۴۔ اس طرح کہ تمہاری جنس سے تمہاری بیویاں بنائیں اس سے معلوم ہوا کہ دنیا میں مرد کا نکاح جن یا جانور سے نہیں ہو سکتا۔ جنت دوسرا مقام ہے جہاں حوریں بھی انسانوں کی بیویاں ہوں گی اگرچہ حوریں نہ انسان ہیں نہ حضرت آدم کی اولاد ۵۔ دوسری جگہ قرآن کریم نے فرمایا کہ ہر چیز کے جوڑے ہیں' لکڑی پتھروں کے بھی' درختوں کے بھی' رب فرماتا ہے۔ وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ ۶۔ نکاح کے ذریعہ' بغیر نکاح جو اولاد ہو وہ باپ کی نسل سے نہ ہو گی' نہ باپ کی میراث پائے ۷۔ یعنی آسمانی و زمینی خزانوں کی کنجیوں کا رب ہی مالک ہے لہٰذا یہاں لَہٗ فرمایا عِنْدَہٗ نہ فرمایا کیونکہ رب مالک ہے خزانچی نہیں۔ حضور فرماتے ہیں اوتیت مفاتیح خزائن الارض رب نے زمین کے خزانوں کی کنجیاں مجھے سپرد فرمائیں لہٰذا اس آیت و حدیث میں تعارض نہیں ۸۔ اس سے معلوم ہوا کہ دنیا میں رزق کی وسعت یا تنگی محض ہمارے اعمال کا نتیجہ نہیں یہ رب کا کرم ہے ۹۔ کہ کون امیری کے لائق ہے' کون فقیری کے سزاوار' لہٰذا اس پر اعتراض نہ کرو ۱۰۔ خیال رہے کہ نوح علیہ السلام پہلے صاحب شریعت نبی ہیں اور آپ نے ہی پہلے کفار کو تبلیغ کی' آپ ہی کی نافرمان امت پر پہلے عذاب آیا اسی لئے آپ کا نام شریف خصوصیت سے لیا گیا ۱۱۔ اس سے معلوم ہوا کہ عقاید تمام آسمانی دینوں میں یکساں ہیں' اعمال میں فرق ہے' عقاید کو دین اور اعمال کو مذہب کہا جاتا ہے' اس لئے یہاں دین فرمایا ۱۲۔ ان پانچ رسولوں کا خصوصیت سے اس لئے ذکر فرمایا کہ یہ بہت پایہ اور مرتبہ کے رسول ہیں ورنہ تمام پیغمبروں کو یہ ہی حکم تھا ۱۳۔ یعنی اپنی اپنی امتوں کا دین ٹھیک کرو' اور ٹھیک رکھو ۱۴۔ کیونکہ جماعت اللہ کی رحمت ہے' جماعت مسلمین سے علیحدہ ہونا عذاب' یعنی اصولی عقاید میں اختلاف نہ پیدا ہونے دو۔ اگرچہ انبیاء کے اعمال شرعیہ و عبادات میں فرق ہے' رب فرماتا ہے۔ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَمِنْهَاجًا ۱۵۔ معلوم ہوا کہ مشرکین کو آپ کی ذات بھاری نہیں' آپ کو امین' صادق الوعد' کہتے ہیں۔ آپ کی تبلیغ اسلام اور بتوں کی برائی بھاری ہے۔ ۱۶۔ اس سے معلوم ہوا کہ ہدایت تو اپنے اعمال سے بھی مل جاتی ہے مگر رب تعالیٰ کا چناؤ صرف اسی کے فضل سے نصیب ہوتا ہے چناؤ سے مراد نبوت یا خصوصی ولایت ہے اس میں عمل کو دخل نہیں اس لئے چناؤ کے لئے مَنْ يَشَاءُ فرمایا اور ہدایت کے لئے يُنِيبُ۔

تَفَرَّقُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۭ

نے پھوٹ نہ ڈالی مگر بعد اس کے کہ انہیں علم آچکا تھا اپنے آپس کے حسد سے ۲

وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى لَّقُضِيَ

اور اگر تمہارے رب کی ایک بات گزر نہ چکی ہوتی ایک مقرر میعاد تک تو کب کا ان میں فیصلہ

بَيْنَهُمْ ۭ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْرِثُوا الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لَفِيْ شَكٍّ

کردیا ہوتا ۳ اور بیشک وہ جو ان کے بعد کتاب کے وارث ہوئے وہ اس سے ایک دھوکہ

مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿۱۴﴾ فَلِذٰلِكَ فَادْعُ ۚ وَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ ۚ وَلَا

ڈالنے والے شک میں ہیں ۴ تو اسی لئے بلاؤ ۵ اور ثابت قدم رہو جیسا تمہیں حکم ہوا ہے

تَتَّبِعْ اَهْوَاۗءَهُمْ ۚ وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍ ۚ

اور انکی خواہشوں پر نہ چلو اور کہو کہ میں ایمان لایا اس پر جو کوئی کتاب اللہ نے اتاری ۸

وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ ۭ اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۭ لَنَآ اَعْمَالُنَا

Page-773.bmp

اور مجھے حکم ہے کہ میں تم میں انصاف کروں ۹ اللہ ہمارا اور تمہارا سب کا رب ہے ہمارے لیے

وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۭ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ ۭ اَللّٰهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا ۚ

ہمارا عمل اور تمہارے لئے تمہارا کیا کوئی حجت نہیں ہم میں اور تم میں ۱۲ اللہ ہم سب کو

وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿۱۵﴾ وَالَّذِيْنَ يُحَاۗجُّوْنَ فِي اللّٰهِ مِنْۢ

جمع کرے گا ۱۳ اور اسی کی طرف پھرنا ہے اور وہ جو اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہیں بعد اسکے

بَعْدِ مَا اسْتُجِيْبَ لَهٗ حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ

کہ مسلمان اس کی دعوت قبول کر چکے ہیں ۱۵ ان کی دلیل محض بے ثبات ہے ۱۶ ان کے رب کے

عَلَيْهِمْ غَضَبٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ﴿۱۶﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْٓ

پاس اور ان پر غضب ہے اور ان کے لئے سخت عذاب ہے ۱۶ اللہ ہے جس نے

اَنْزَلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ وَالْمِيْزَانَ ۭ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ

حق کے ساتھ کتاب اتاری اور انصاف کی ترازو ۱۷ اور تم کیا جانو شاید قیامت

۱۔ یعنی اہل کتاب کا یہ دینی اختلاف کہ ان میں کوئی شرک میں مبتلا ہے کوئی کفر میں' یہ ان کا اپنا پیدا کیا ہوا ہے ان کے رسولوں کی یہ تعلیم نہیں ۲۔ ہر ایک مذہب اپنی ریاست چاہتا ہے اس لئے اختلاف ڈالتا ہے ۳۔ یعنی ان جھگڑالو لوگوں پر اس لئے عذاب نہیں آتا کہ ان کے عذاب کے لئے وقت مقرر ہو چکا ہے' جس سے پہلے عذاب نہ آئے گا۔ وہ عذاب یا تو صحابہ کرام کے فتوحات کے موقعہ پر یا ان کی موت کے وقت یا قیامت میں آئے گا ۴۔ یہاں کتاب سے مراد یا تو قرآن شریف ہے تو بَعْدُھُمْ کی ضمیر یہود و نصاریٰ کی طرف لوٹے گی اور وارث سے مراد اہل مکہ ہیں یعنی یہود و نصاریٰ کے بعد جس قوم میں قرآن بھیجا گیا وہ شک میں ہیں یا کتاب سے مراد توراۃ و انجیل ہے یعنی جو بعد میں یہودی و عیسائی آئے اور انہوں نے آپ کا زمانہ پایا وہ قرآن میں شک کرتے ہیں یا آپ کی نبوت میں (روح و خزائن) ۵۔ چونکہ ان میں اختلاف ہے لہٰذا آپ انہیں دعوت اسلام دیں ۶۔ تبلیغ پر ان کی ضد و حسد سے دل تنگ نہ ہوں معلوم ہوا کہ استقامت سنت انبیاء ہے' صوفیاء فرماتے ہیں کہ ایک استقامت ہزار کرامتوں سے افضل ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور تاقیامت ساری مخلوق کے نبی ہیں کیونکہ حضور کی دعوت میں زمین و زمان کی قید نہیں لگائی گئی' یہ بھی خیال رہے کہ حضور کافروں کو ایمان کی' مومنوں کو تقویٰ کی' صوفیوں کو عرفان کی ہمیشہ دعوت دیتے ہیں کوئی حضور کی دعوت سے باہر نہیں ۷۔ کیونکہ ہر چیز کے لئے آفت ہے دین کی آفت ہوٰی ہے (نفسانی خواہش) ۸۔ یعنی میں ظہور نبوت سے پہلے ہی قرآن اور تمام آسمانی کتب پر ایمان لا چکا ہوں حضور کی ہدایت نزول قرآن پر موقوف نہیں ۹۔ یعنی تمہارے مقدمات انصاف سے طے کروں' معلوم ہوا کہ حضور حاکم مطلق ہیں' اور حاکم کو فیصلہ میں انصاف چاہیے' خواہ کفار ہی کا فیصلہ ہو یا یہ مطلب ہے کہ تم نے جو ظلم کے قوانین گھڑ لئے ہیں انہیں دور کروں' چنانچہ حضور نے لڑکیوں کو زندہ درگور کرنا' قومی شرافت و رذالت' غریب پر ظلم و تعدی سب کچھ مٹا دیا ۱۰۔ تو چاہیے کہ ہم سب اس ہی کی عبادت کریں' اس میں نہایت لطف و کرم سے اپنی طرف مائل فرمایا گیا ۱۱۔ یہاں لکم میں لام علیٰ کے معنی میں ہے' کیونکہ کافر کسی نیکی کی جزا نہ پائے گا ان کی نیکیوں کو رب نے برباد فرما دیا ۱۲۔ کیونکہ حق اتنا ظاہر ہو چکا ہے کہ مناظرہ کی ضرورت نہیں' حجت سے مراد مناظرہ ہے معلوم ہوا کہ ہٹ دھرم سے مناظرہ نہ کرنا بہتر ہے اور اگر حجت سے مراد تعلق یا سروکار ہو تو یہ آیت حکم جہاد سے منسوخ ہے (خزائن و روح) ۱۳۔ روز قیامت کہ اولاً سب مومن و کافر ایک میدان میں جمع ہوں گے' پھر مومن جنت میں اور کافر دوزخ میں جائیں گے ۱۴۔ اس آیت میں ان یہود و نصاریٰ کی تردید ہے جو مسلمانوں کو بہکانے کے لئے قرآن کے متعلق جھگڑے کرتے تھے' کہتے تھے کہ ہمارا دین پرانا ہے' ہماری کتاب تم سے پہلے آئی۔ لہٰذا ہم تم سے بہتر ہیں' اس سے معلوم ہوا کہ قرآن میں جھگڑا کرنا اللہ میں جھگڑا کرنا ہے کہ فرمایا گیا فی اللہ ۱۵۔ جس کا سر نہ پاؤں کہ اگر صرف پرانا ہونا حقانیت کی دلیل ہوتی تو چاہیے تھا کہ آدم علیہ السلام کا دین ہی حق ہوتا' اور باقی تمام دین ناحق اور بہن سے نکاح کرنا درست ہوتا ۱۶۔ ان کج بحثی کرنے والے یہود و نصاریٰ پر غضب تو دنیا میں بھی ہے اور سخت عذاب آخرت میں ہوگا۔ ۱۷۔ یہاں میزان سے مراد یا حضور ہیں' آپ کو ترازو اس لئے فرمایا کہ حضور کی ذات اندازۂ ایمان معلوم ہونے کا ذریعہ ہے' ہر ایک کو بقدر ایمان حضور سے محبت ہوگی

ٱلسَّاعَةَ قَرِيبٌ ﴿١٧﴾ يَسْتَعْجِلُ بِهَا ٱلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِهَا

قریب ہی ہو[۱] اس کی جلدی مچا رہے ہیں وہ جو اس پر ایمان نہیں رکھتے[۲]

وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ مُشْفِقُونَ مِنْهَا وَيَعْلَمُونَ أَنَّهَا ٱلْحَقُّ

اور جنہیں اس پر ایمان ہے وہ اس سے ڈر رہے ہیں[۳] اور جانتے ہیں کہ بے شک وہ حق

أَلَآ إِنَّ ٱلَّذِينَ يُمَارُونَ فِى ٱلسَّاعَةِ لَفِى ضَلَٰلٍۭ بَعِيدٍ ﴿١٨﴾

ہے[۴] سنتے ہو بے شک جو قیامت میں شک کرتے ہیں ضرور دور کی گمراہی میں ہیں[۵]

ٱللَّهُ لَطِيفٌۢ بِعِبَادِهِۦ يَرْزُقُ مَن يَشَآءُ ۖ وَهُوَ ٱلْقَوِىُّ

اللہ اپنے بندوں پر لطف فرماتا ہے[۶] جسے چاہے روزی دیتا ہے[۷] اور وہی قوت

ٱلْعَزِيزُ ﴿١٩﴾ مَن كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ ٱلْءَاخِرَةِ نَزِدْ لَهُۥ فِى

وعزت والا ہے جو آخرت کی کھیتی چاہے[۸] ہم اس کے لئے اس کی کھیتی

حَرْثِهِۦ ۖ وَمَن كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ ٱلدُّنْيَا نُؤْتِهِۦ مِنْهَا وَمَا

بڑھائیں[۹] اور جو دنیا کی کھیتی چاہے[۱۰] ہم اسے اس میں سے کچھ دیں گے[۱۱] اور

لَهُۥ فِى ٱلْءَاخِرَةِ مِن نَّصِيبٍ ﴿٢٠﴾ أَمْ لَهُمْ شُرَكَٰٓؤُا۟ شَرَعُوا۟ لَهُم

آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں[۱۲] یا ان کے لئے کچھ شریک ہیں[۱۳] جنہوں نے ان کے لئے

مِّنَ ٱلدِّينِ مَا لَمْ يَأْذَنۢ بِهِ ٱللَّهُ ۚ وَلَوْلَا كَلِمَةُ ٱلْفَصْلِ

وہ دین نکال دیا ہے کہ اللہ نے اس کی اجازت نہ دی[۱۴] اور اگر ایک فیصلہ کا وعدہ نہ

لَقُضِىَ بَيْنَهُمْ ۗ وَإِنَّ ٱلظَّٰلِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٢١﴾

ہوتا تو یہیں ان میں فیصلہ کر دیا جاتا[۱۵] اور بے شک ظالموں کے لئے دردناک عذاب ہے[۱۶]

تَرَى ٱلظَّٰلِمِينَ مُشْفِقِينَ مِمَّا كَسَبُوا۟ وَهُوَ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۗ وَ

تم ظالموں کو دیکھو گے کہ اپنی کمائیوں سے سہمے ہوئے ہوں گے[۱۷] اور وہ ان پر پڑ کر رہیں

ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ فِى رَوْضَاتِ ٱلْجَنَّاتِ ۖ

گی اور جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے[۱۸] وہ جنت کی پھلواریوں میں ہیں[۱۹]

Page-774.bmp

۱۔ (شان نزول) مشرکین عرب مذاق کے طور پر پوچھا کرتے تھے کہ قیامت کب ہوگی' ان کے جواب میں یہ آیت اتری۔ یہاں لعل شک کے لئے نہیں بلکہ تحقیق و تاکید کے لئے ہے یعنی قیامت بہت قریب ہے کیونکہ آخری نبی آخری کتاب آخری دین آ چکا حضور فرماتے ہیں کہ میں اور قیامت ان دو انگلیوں کی طرح ہیں رب فرماتا ہے اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ یہ بھی خیال رہے کہ یہاں درایت کی نفی ہے نہ کہ علم کی ۲۔ ان کا یہ جلدی مچانا بھی دل لگی کے لئے ہے ۳۔ معلوم ہوا کہ قیامت سے متقی بھی ڈرتے ہیں گنہگار بھی' قیامت کا خوف علامت ایمان ہے بلکہ جتنا تقویٰ زیادہ' اتنا ہی خوف زیادہ' اللہ نصیب کرے ۴۔ کیونکہ قیامت کی اس نے خبر دی ہے جس کی زبان سے ہمیشہ حق ہی نکلتا ہے' اس سے معلوم ہوا کہ مومن موت بھی جلدی نہیں مانگتا وہ عمر کو غنیمت جان کر اعمال کرتا ہے ۵۔ کہ ان کی ہدایت کی امید نہیں کیونکہ خوف قیامت ہی بندے کو ایمان لانے پر مجبور کرتا ہے۔ جب قیامت ہی کا انکار ہے' تو خوف کس چیز کا' اور ایمان کیوں اختیار کیا جائے ۶۔ اللہ تعالیٰ کا لطف عام یعنی دنیاوی رزق ہر بندے پر ہے' ان الطاف کا شمار ناممکن ہے ہمارے ہر رونگٹے پر کروڑوں الطاف شاہانہ ہیں' ہم گناہ کرتے ہیں وہ روزی بند نہیں کرتا' ہم عیب کرتے ہیں وہ رسوا نہیں کرتا یعنی ایمان عرفان' تقویٰ' ولایت' نبوت وغیرہ خاص خاص بندوں پر کرتا ہے ۷۔ اگر روزی سے مراد جسمانی روزی ہے تو معنی یہ ہیں کہ جسے جتنی چاہتا ہے دیتا ہے' ہنرمند کو غریب' بے ہنر کو مالدار کر دیتا ہے' معلوم ہوا کہ روزی اپنے کمال سے نہیں' عطاء ذوالجلال ہے اور اگر روحانی روزی یعنی ایمان و تقویٰ مراد ہے تو مطلب بالکل ظاہر ہے کہ ایمان و تقویٰ عقل سے نہیں بلکہ اس کے فضل سے ملتا ہے۔ ابوجہل جو عاقل تھا کافر رہا' سیدھے سادے بلال کو مومنوں کا سردار بنا دیا ۸۔ اس طرح کہ اپنے نیک اعمال سے نفع آخرت' یعنی اللہ کی رضا اور جناب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی چاہے' ریا کے لئے اعمال نہ کرے ۹۔ اس طرح کہ اسے زیادہ نیکیوں کی توفیق دیں گے' نیک کام آسان کر دیں گے' اعمال کا ثواب بے حساب بخشیں گے ۱۰۔ کہ محض دنیا کمانے کے لئے نیکیاں کرے' عزت و جاہ کے لئے عالم' حاجی بنے' غنیمت کے لئے غازی ۱۱۔ اتنا ہی جتنا اس کی تقدیر میں ہے لہٰذا آیت بالکل صاف ہے ۱۲۔ کیونکہ اس نے آخرت کے لئے اعمال کئے ہی نہیں' معلوم ہوا کہ ریاکار ثواب سے محروم رہتا ہے مگر شرعاً" اس کا عمل درست ہے' ریا کی نماز سے فرض ادا ہو جائے گا' ثواب نہ ملے گا۔ اس لئے فی الآخرۃ کی قید لگائی ۱۳۔ اگر اَمْ کے معنی بلکہ ہوں' تو مطلب یہ ہوگا' کہ اے محبوب ان کفار کے لئے ان کے معبودین باطلہ ابلیس وغیرہ نے اللہ کے دین کے خلاف ناجائز و غلط دین بنا دیئے ہیں' جن کی یہ پیروی کر رہے ہیں' اور اگر اَمْ کے معنی یا ہوں' تو مطلب یہ ہوگا کہ دیکھنا ہے کہ آیا یہ لوگ ایمان قبول کرتے ہیں' یا گھڑے ہوئے دینوں میں پھنسے رہتے ہیں' جو ان کے معبودوں نے بنائے ۱۴۔ یعنی چونکہ ہمارا فیصلہ ہو چکا ہے کہ کفار کو حقیقی سزا قیامت میں دی جاوے گی۔ اس لئے ابھی ان پر دوزخ کا عذاب نہیں بھیجتے ۱۵۔ ظالمین سے مراد کفار ہیں' اور دردناک عذاب سے مراد دائمی عذاب' رسوائی کا عذاب' نہایت سخت عذاب کافروں کے لئے خاص ہے' مومن اگرچہ کتنا ہی گنہگار ہو مگر ان عذابوں سے محفوظ رہے گا۔ ۱۶۔ قیامت میں اول ہی سے مگر اس دن سہمنا کام نہ آئے گا ۱۷۔ یعنی جس قدر نیکیوں کا انہیں وقت اور موقعہ ملا۔ اسی قدر نیکیاں کیں۔ اگر کسی کو بالکل موقعہ نہ ملا تو وہ صرف ایمان کی بدولت جنت میں جاوے گا۔ جیسے وہ نو مسلم جو ایمان لاتے ہی فوت

(بقیہ صفحہ ۷۷۴) ہو گیا ۱۸۔ اس طرح کہ بعد موت' قیامت سے پہلے جنت کی پھلواریاں ان کی قبروں میں ہوں گی' اور بعد قیامت وہ خود جنت کی پھلواریوں میں ہوں گے' اللہ نصیب کرے اپنے حبیب کے طفیل سے گلدستہ میں پھول کے ساتھ گھاس بھی شاہی تخت پر پہنچ جاتی ہے۔ حضور کے ساتھ ہم گنہگار بھی وہاں پہنچ جائیں تو کیا عجب ہے۔

لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ﴿۲۲﴾

ان کے لئے ان کے رب کے پاس ہے جو چاہیں ۱۔ یہی بڑا فضل ہے ۲۔

ذٰلِكَ الَّذِيْ يُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

یہ ہے وہ جس کی خوشخبری دیتا ہے اللہ اپنے بندوں کو جو ایمان لائے اور اچھے کام

الصّٰلِحٰتِؕ قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي

کئے ۳۔ تم فرماؤ میں اس پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا ۴۔ مگر قرابت کی

الْقُرْبٰىؕ وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًاؕ اِنَّ

محبت ۵۔ اور جو نیک کام کرے ۶۔ ہم اس کے لئے اس میں اور خوبی بڑھائیں بیشک

اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ﴿۲۳﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا

اللہ بخشنے والا قدر فرمانے والا ہے یا یہ کہتے ہیں کہ انہوں نے اللہ پر جھوٹ باندھ لیا ۷۔

فَاِنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يَخْتِمْ عَلٰى قَلْبِكَؕ وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ

Page-775.bmp

اور اللہ چاہے تو تمہارے دل پر اپنی رحمت و حفاظت کی مہر فرما دے ۸۔ اور مٹاتا

وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۲۴﴾

ہے باطل کو اور حق کو ثابت فرماتا ہے اپنی باتوں سے ۹۔ بیشک وہ دلوں کی باتیں جانتا

وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَعْفُوْا عَنِ

ہے۔ اور وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ۱۰۔ اور گناہوں سے درگزر

السَّيِّاٰتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۲۵﴾ وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

فرماتا ہے ۱۱۔ اور جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو ۱۲۔ اور دعا قبول فرماتا ہے ان کی جو ایمان

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖؕ وَالْكٰفِرُوْنَ لَهُمْ

لائے اور اچھے کام کئے ۱۳۔ اور انہیں اپنے فضل سے اور انعام دیتا ہے ۱۴۔ اور کافروں کے

عَذَابٌ شَدِيْدٌ ﴿۲۶﴾ وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا

لئے سخت عذاب ہے ۱۵۔ اور اگر اللہ اپنے سب بندوں کا رزق وسیع کر دیتا تو ضرور زمین میں

۱۔ غرضیکہ دنیا میں جو رب چاہے تم کرو آخرت میں جو تم چاہو گے رب کرے گا ۲۔ معلوم ہوا کہ جنت محض اپنے عمل سے نہیں رب کے فضل سے نصیب ہو گی ۳۔ اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ حضور کا کام رب کا کام ہے دیکھو بشارت حضور دیتے ہیں مگر رب نے فرمایا کہ ہم دیتے ہیں دوسرے یہ کہ ایمان عمل سے مقدم ہے جیسے وضو نماز سے پہلے ہے' تیسرے یہ کہ ایمان کے ساتھ نیک اعمال بھی ضروری ہیں' چوتھے یہ کہ ایک ہی نیکی پر اکتفا نہ کرے' جس قدر ممکن ہو کر گزرے' دانہ پھینکے جاؤ نہ معلوم کونسا اُگ جاوے ۴۔ (شان نزول) جب انصار نے حضور کے بہت سے مصارف' اور مال کی کمی محسوس کی' تو آپس میں بہت سا مال جمع کیا' اور خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگے' کہ حضور کی بدولت ہمیں ایمان ملا' قرآن ملا رحمٰن ملا' حضور کے مصارف زیادہ ہیں' ہم یہ حقیر نذرانہ بارگاہ میں حاضر لائے ہیں' شرف قبولیت بخشا جاوے' تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور حضور نے وہ مال واپس فرما دیئے یہ آیت مدنیہ ہے ۵۔ یعنی تم لوگ آپس میں ایک دوسرے سے محبت کرو۔ اسلامی قرابت کا لحاظ رکھو' رب فرماتا ہے۔ وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ یا مجھ سے قرابت روحانی کی بنا پر محبت کرو' کہ تم سب کی اصل ہوں ۶۔ نیک کام سے مراد محبت آل رسول ہے' یعنی جو ان سے محبت کرے گا' ہم اسے اور نیک اعمال کی توفیق دیں گے' اور ایسے کاموں کی توفیق بخشیں گے جو طاقت انسانی سے باہر معلوم ہوتے ہوں (خزائن و روح البیان) ۷۔ دعویٰ نبوت کر کے یا قرآن شریف کو کتاب اللہ کہہ کر ۸۔ جس سے آپ کے قلب اطہر کو ان کی بدگوئیوں سے بالکل ایذا نہ ہو' یہاں ختم کے یہ معنی نہایت موزوں ہیں' مطلب یہ ہے کہ یہ بھی ہو سکتا ہے مگر ایسا نہ ہو گا' قلب مبارک کو ہماری راہ میں کچھ ملال پہنچے گا یہ رنج بھی عبادت ہے ۹۔ اب کوئی دم جاتا ہے کہ تمہارا سورج چمکے گا' اور کفر کی تاریکی دور ہو جائے گی اللہ نے اپنا وعدہ پورا فرما دیا' دیکھو آج تک حرمین طیبین شرک و بت پرستی سے محفوظ ہیں' اللہ محفوظ رکھے۔ ۱۰۔ ہر گناہ سے توبہ کرنی چاہیے توبہ سے ہر گناہ معاف ہو جاتا ہے' توبہ میں چند چیزیں ضروری ہیں گزشتہ پر شرمندگی' آئندہ بچنے کا ارادہ پختہ' چھوٹے ہوئے فرائض کی قضا' حقوق عباد کی ادائگی ایسی توبہ انشاء اللہ ضرور قبول ہوتی ہے۔ کفر کی توبہ ایمان ہے ۱۱۔ اس آیت سے اشارۃً معلوم ہوا کہ گناہ کبیرہ توبہ سے معاف ہوتے ہیں اور گناہ صغیرہ توبہ کے علاوہ اور طرح بھی معاف ہوتے ہیں' کیونکہ یہاں قبول توبہ کے بعد سیات کی معافی کا ذکر فرمایا' رب فرماتا ہے۔ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ اور فرماتا ہے اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ ۱۲۔ اگر ہم گناہ کرتے وقت یہ سوچ لیا کریں تو کبھی گناہ کی ہمت نہ کریں۔ ۱۳۔ اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ مقبول بندوں کی دعائیں زیادہ قبول ہوتی ہیں اگر دعا قبول کرانی ہو تو صالح بنو' تم اس کی مانو وہ تمہاری مانے' دیکھو جلیل نے جو کہا خلیل نے مانا' پھر خلیل اللہ نے جو کہا' رب جلیل نے مانا' دوسرے یہ کہ مجھ سے گنہگار کو چاہیے کہ اللہ کے پیاروں سے دعا

(بقیہ صفحہ ۷۷۵) کرائیں جن کی دعا کی قبولیت کا یہاں وعدہ ہے ۱۴۔ اس طرح کہ بھکاریوں کو طلب سے زیادہ دیتا ہے' معلوم ہوا کہ دعا سے برکتیں ملتی ہیں ۱۵۔ کہ ان کی دعائیں بھی اکثر قبول نہیں فرماتا' دنیا میں نیک اعمال کی توفیق نہیں دیتا آخرت میں سخت عذاب دے گا۔

۱۔ کیونکہ دنیا میں نفس امارہ ساتھ ہے اگر اسے معاش کی فکر نہ ہو تو پھر عزت و جاہ کی طلب کرتا ہے اور جب سب عزت چاہنے لگیں تو فساد خونریزی لازم ہے۔ معلوم ہوا کہ دنیاوی افکار بھی اللہ کی رحمت ہیں ۲۔ لہٰذا جو جس کے لائق ہے وہ ہی اسے دیتا ہے حکیم کے پاس شہد بہت ہے مگر جس مریض کو گرمی ہو اسے نہیں دیتا' کہ زیادہ بیمار نہ ہو جائے ۳۔ غیث مفید بارش کو کہتے ہیں' نقصان دہ بارش غیث نہیں کہلاتی ۴۔ اس کے دو مطلب ہو سکتے ہیں' ایک یہ کہ رب نے دنیا میں مخلوق کو بکھیرا ہوا ہے کوئی کہیں ہے کوئی کہیں' اور کوئی کبھی ہوا اور کوئی کبھی' مگر قیامت میں سب بکھرے ایک جگہ ایک وقت میں جمع کر دیئے جائیں گے' ہم بکھیرنا بھی جانتے ہیں اور سمیٹنا بھی' دوسرے یہ کہ بعد موت انسان کے پرزے ریزہ ہو کر ہواؤں میں اڑ جاتے ہیں مگران اڑتے ہوئے ریزوں کو جمع کرنے پر قادر ہیں' کہ قیامت میں کسی کا کوئی ریزہ دوسرے کے جسم میں نہیں پہنچ سکتا۔ ۵۔ کیونکہ جو پہلے بغیر مثال کے ایجاد کر چکا اب دوبارہ بنانا اسے کیا دشوار ہے ۶۔ اس آیت پر آریہ کہتے ہیں کہ ہر مصیبت کسی گناہ سے پہنچتی ہے تو دودھ پیتے بچوں کی بیماریاں اور تکالیف ان کی پہلی جون کے گناہ سے پہنچتی ہیں کیونکہ اس وقت تو وہ گناہ کر نہیں سکتے' اس ترجمہ سے ان کا اعتراض اٹھ گیا۔ کہ یہاں کسی خاص مصیبت کی طرف اشارہ ہے' ورنہ مصیبت کبھی بلندی درجات کے لئے بھی آ جاتی ہے ۷۔ یعنی یہ مصیبت جو تم پر آئی وہ تمہاری کوتاہی کی وجہ سے آئی' اس کے معنی یہ نہیں کہ ہر مصیبت گناہوں کی وجہ سے آتی ہے ورنہ پیغمبروں اور بچوں اور جانوروں پر مصیبت کبھی نہ آیا کرتی کہ یہ بے گناہ ہیں۔ لہٰذا اس میں خطاب عام مسلمانوں سے ہے انبیاء کرام' ناسمجھ بچے وغیرہم کو اس سے کوئی تعلق نہیں' خیال رہے کہ چھوٹے بچے اور دیوانہ لوگ آیات قرآنیہ کے مخاطب نہیں ہوا کرتے' لہٰذا اس میں ان سے خطاب نہیں' نہ اس سے آریوں کا مسئلہ تناسخ ثابت ہو سکتا ہے ۸۔ جو مصیبتیں تمہارے لئے مقدر ہو چکی ہیں وہ پہنچیں گی' بچنا چاہتے ہو تو نیک بنو' ۹۔ جو تمہیں رب کی مرضی کے خلاف تکلیف سے نجات دے' لہٰذا اس میں بزرگوں کی دعائیں وغیرہ داخل نہیں۔ ان کی دعاؤں سے بلائیں ٹل جاتی ہیں ۱۰۔ بڑی بڑی کشتیاں جن میں بادبان بندھے ہوتے ہیں' جو اس وقت عرب میں رائج تھیں۔ اس قدر وزنی ہونے کے باوجود پانی میں نہیں ڈوبتیں' یہ بھی اس کی قدرت کے گیت گا رہی ہیں۔ ۱۱۔ اس زمانے میں کشتیوں کی روانی موافق ہوا سے ہوتی تھی ارشاد ہو رہا ہے کہ اگر ہم ہوا موافق نہ چلائیں تو تم کیسے منزل مقصود تک پہنچو' یا اگر ہم مخالف ہوا چلا دیں تو تم کیسے پار لگو لہٰذا اس کا شکر کرو ۱۲۔ وہ مخلص مومن جو مصیبتوں میں صبر اور راحتوں میں اللہ کا شکر کرتے ہیں وہ ان کشتیوں سے پتہ لگاتے ہیں کہ زندگی کی کشتی دنیا کے دریا سے جب ہی بخیریت پار لگ سکتی ہے جب فضل و کرم کی ہوا چلتی رہے۔ صوفیاء کرام فرماتے ہیں کہ نصف ایمان صبر ہے اور نصف شکر ۱۳۔ ہوا مخالف بھیج کر کشتیوں کو ڈبو دے اور ان میں جو مخلص و نیک بندے ہوں انہیں غرق سے بچا لے

فِي الْأَرْضِ وَلَٰكِنْ يُنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَاءُ ۚ إِنَّهُ بِعِبَادِهِ

فساد پھیلاتے ۱ لیکن وہ اندازہ سے اتارتا ہے جتنا چاہے بے شک وہ اپنے بندوں سے

خَبِيرٌ بَصِيرٌ ﴿٢٧﴾ وَهُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِن بَعْدِ مَا

خبردار ہے ۲ انہیں دیکھتا ہے اور وہی ہے کہ مینہ اتارتا ہے ان کے ناامید ہونے

قَنَطُوا وَيَنشُرُ رَحْمَتَهُ ۚ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ ﴿٢٨﴾ وَمِنْ آيَاتِهِ

پر ۳ اور اپنی رحمت پھیلاتا ہے اور وہی کام بنانے والا ہے سب خوبیاں سراہا اور اسکی

خَلْقُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَثَّ فِيهِمَا مِن دَابَّةٍ ۚ وَ

نشانیوں سے ہے آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور جو چلنے والے ان میں پھیلائے اور

هُوَ عَلَىٰ جَمْعِهِمْ إِذَا يَشَاءُ قَدِيرٌ ﴿٢٩﴾ وَمَا أَصَابَكُم مِّن مُّصِيبَةٍ

وہ انکے اکٹھا کرنے پر ۴ جب چاہے قادر ہے ۵ اور تمہیں جو مصیبت پہنچی ۶ وہ اس کے

فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَن كَثِيرٍ ﴿٣٠﴾ وَمَا أَنتُم بِمُعْجِزِينَ

Page-776.bmp

سبب سے جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا ۷ اور بہت کچھ تو معاف فرما دیتا ہے اور تم زمین میں قابو

فِي الْأَرْضِ ۖ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿٣١﴾

سے نہیں نکل سکتے ۸ اور نہ اللہ کے مقابل تمہارا کوئی دوست نہ مددگار ۹

وَمِنْ آيَاتِهِ الْجَوَارِ فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ ﴿٣٢﴾ إِن يَشَأْ يُسْكِنِ

اور اسکی نشانیوں سے ہیں دریا میں چلنے والیاں جیسے پہاڑیاں ۱۰ وہ چاہے تو ہوا تھما دے

الرِّيحَ فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلَىٰ ظَهْرِهِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ

کہ اسکی پیٹھ پر ٹھہری رہ جائیں ۱۱ بے شک اس میں ضرور نشانیاں ہیں

لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ﴿٣٣﴾ أَوْ يُوبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوا وَيَعْفُ عَن

ہر بڑے صابر شاکر کو ۱۲ یا انہیں تباہ کر دے لوگوں کے گناہوں کے سبب ۱۳ اور

كَثِيرٍ ﴿٣٤﴾ وَيَعْلَمَ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِنَا مَا لَهُم مِّن

بہت کچھ معاف فرما دے ۱۴ اور جان جائیں وہ جو ہماری آیتوں میں جھگڑتے ہیں کہ انہیں کہیں بھاگنے

ا۔ دیکھ لیں کہ جیسے کشتی ڈوبتے وقت کوئی غرق سے بچا نہیں سکتا سارے اسباب ختم ہو جاتے ہیں ایسے ہی آخرت کے عذاب سے کوئی بچا نہ سکے گا۔ دنیا کے عذابوں کو دیکھ کر آخرت کا پتہ لگاؤ تاکہ ایمان نصیب ہو دنیا آخرت کا نمونہ ہے ۲۔ دنیاوی ساز و سامان' لونیتم سے معلوم ہوا کہ یہاں کی نعمتیں اپنی کمائی سے نہیں ملتیں عطائے ذوالجلال سے ہیں ۳۔ جو تمہارے جیتے ہی یا بعد موت تمہارا ساتھ چھوڑ دے گا۔ ایسے بے وفا سے دل نہ لگاؤ' جو تمہارا نہیں تم اس کے کیوں بنے جاتے ہو ۴۔ آخرت کا ثواب صوفیاء کرام فرماتے ہیں کہ اخلاص والے مقبول اعمال بھی اس میں داخل ہیں' یہ اعمال کبھی فنا نہیں ہوتے ۵۔ ثواب آخرت کی دو خوبیاں یہاں ذکر ہوئیں وہ خیر ہیں کیونکہ ان میں شر کی ملاوٹ نہیں' دنیا کی خیر ہزارہا شر کے ساتھ ہوتی ہے' دوسرے یہ کہ وہ ابدالآباد تک باقی ہیں کبھی تمہارا ساتھ نہ چھوڑیں گی ۶۔ (شان نزول) حضرت علی مرتضٰی فرماتے ہیں کہ یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق کے حق میں نازل ہوئی' جب آپ نے اپنا سارا مال اللہ کی راہ میں خیرات کر دیا۔ اور عرب کے لوگوں نے اس پر آپ کو ملامت کی۔ اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ آخرت کی بھلائی صرف متقی مومن کے لئے ہے دنیا کی طرح ہر ایک کو نہ ملے گی' دوسرے یہ کہ حضرت ابوبکر صدیق بشہادت قرآن مومن و متوکل ہیں نیز آپ بعد انبیاء سب سے افضل اور متقی ہیں۔ رب فرماتا ہے۔ وَلَا یَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ اور فرماتا ہے۔ وَسَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى الَّذِیْ مومن کو جیسے اللہ کی توحید' حضور کی نبوت پر ایمان لانا ضروری ہے ایسے ہی ابوبکر صدیق کی افضلیت' تقویٰ اعلم المومنین ہونے پر ایمان لانا ضروری کہ یہ سب چیزیں قرآن کریم سے ثابت ہیں ۷۔ گناہ بڑے وہ ہی ہیں جن پر دنیاوی یا اخروی سزا مقرر کی گئی ہو (روح) ۸۔ فاحشہ وہ گناہ ہے جسے عقل انسانی بھی برا جانتی ہے اور ہر ملت والے اسے معیوب سمجھتے ہیں جیسے زنا' چوری وغیرہ ۹۔ اپنے مجرم سے درگزر کرتے ہیں نہ کہ شریعت کے مجرم سے کہ پہلی صورت اخلاق میں داخل ہے اور دوسری صورت بے دینی ہے ۱۰۔ (شان نزول) یہ آیت کریمہ انصار کے حق میں نازل ہوئی' جنہوں نے حضور کی دعوت قبول کی' ایمان و اطاعت اختیار کی' معلوم ہوا کہ حضور کی دعوت قبول کرنی رب کی دعوت قبول کرنی ہے۔ ۱۱۔ یعنی وہ جلد بازی یا خود رائی سے کام نہیں لیتے' خیال رہے کہ احکام شرعیہ میں کسی مشورہ کی ضرورت نہیں ان پر بہرحال عمل کیا جائے گا باقی دینی قومی' شخصی کاموں میں مشورہ بہت مفید ہے' امامت' خلافت' جہاد' بیاہ شادی وغیرہ میں مشورہ ہونا چاہیے' دیکھو ہماری کتاب نئی تقریریں ۱۲۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ کی راہ میں سارا مال خرچ کرنا لازم نہیں' عوام کے لئے یہی مناسب ہے کہ کچھ مال خیرات کریں' کچھ رکھیں۔ ہاں جو صدیق اکبر جیسا نفس مطمئنہ رکھتے ہوں وہ سارا مال بھی خیرات کر دیں تو سبحان اللہ' اسی لئے مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ میں مِن فرمایا گیا ۱۳۔ پچھلی آیتوں میں معافی کا ذکر تھا' اس میں بدلہ لینے کا' معلوم ہوا کہ معافی اعلیٰ ہے اور بدلہ لینا بھی اچھا۔ کافر حربی سے' ظالم سے بدلہ لینا امن کے قیام کا ذریعہ ہے ۱۴۔ برائی سے مراد تکلیف رسانی ہے نہ کہ گناہ' کیونکہ برائی کا بدلہ لینا گناہ نہیں ۱۵۔ اس طرح کہ اگر اپنا معاملہ ہو تو معاف کر دے' مگر دوسرے کا معاملہ ہو تو صلح کرا دے بہت ثواب پائے گا۔ ۱۶۔ یعنی ان کو جو ظلم کی ابتدا کریں یا لوگوں کو لڑائیں ۱۷۔ معلوم ہوا کہ مظلوم کا ظالم سے بدلہ لینا ظلم نہیں اور نہ اس پر سزا ہے مگر جن ظلموں کی سزا صرف حاکم دے سکتا ہو اسے دوسرا سزا نہیں دے سکتا۔ جیسے قاتل سے قصاص ۱۸۔ یہاں سبیل سے مراد دنیاوی یا اخروی پکڑ اور سزا ہے ظلم

مَّحِيصٍ ﴿٣٥﴾ فَمَآ أُوتِيتُم مِّن شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

کی جگہ نہیں تمہیں جو کچھ ملا ہے وہ جیتی دنیا میں برتنے کا ہے

وَمَا عِندَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّأَبْقٰى لِلَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَلٰى رَبِّهِمْ

اور وہ جو اللہ کے پاس ہے بہتر ہے اور زیادہ باقی رہنے والا انکے لئے جو ایمان لائے اور

يَتَوَكَّلُونَ ﴿٣٦﴾ وَالَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبٰٓئِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ

اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں اور وہ جو بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں

وَإِذَا مَا غَضِبُوا هُمْ يَغْفِرُونَ ﴿٣٧﴾ وَالَّذِينَ اسْتَجَابُوا

اور جب غصہ آئے معاف کر دیتے ہیں اور وہ جنہوں نے اپنے رب کا حکم

لِرَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَأَمْرُهُمْ شُورٰى بَيْنَهُمْ وَمِمَّا

مانا اور نماز قائم رکھی اور انکا کام آپس کے مشورے سے ہے اور ہمارے

رَزَقْنٰهُمْ يُنفِقُونَ ﴿٣٨﴾ وَالَّذِينَ إِذَآ أَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ

Page-777.bmp

دیئے سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں اور وہ کہ جب انہیں بغاوت پہنچے

يَنتَصِرُونَ ﴿٣٩﴾ وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا فَمَنْ عَفَا

بدلہ لیتے ہیں اور برائی کا بدلہ اسی کی برابر برائی ہے تو جس نے معاف

وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِينَ ﴿٤٠﴾

کیا اور کام سنوارا تو اس کا اجر اللہ پر ہے بے شک وہ دوست نہیں رکھتا ظالموں کو

وَلَمَنِ انتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهِ فَأُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِم مِّن سَبِيلٍ ﴿٤١﴾

اور بے شک جس نے اپنی مظلومی پر بدلہ لیا ان پر کچھ مواخذہ کی راہ نہیں

إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ النَّاسَ وَيَبْغُونَ

مواخذہ تو انہیں پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین میں ناحق

فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ أُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٤٢﴾ وَلَمَن

سرکشی پھیلاتے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے اور بے شک

(بقیہ صفحہ ۷۷۷) سے مراد ستانا ہے' ستانا بہت عام ہے' جانی ظلم' مالی ظلم وغیرہ' غرض ظلموں کی بہت قسمیں ہیں پھر ان ظلموں کی سزائیں بہت ہیں' کسی ظلم کی سزا قتل' کسی کی سزا ہاتھ پاؤں کاٹنا' کسی کی سزا قید و کوڑے وغیرہ' یہ آیت کریمہ ملکی انتظامات' فیصلہ حکام' معاملات کی جامعہ آیت ہے ۱۹۔ بغیر الحق صفت کاشفہ ہے کیونکہ سرکشی ہمیشہ ناحق ہی ہوتی ہے کبھی حق نہیں ہوتی' خیال رہے کہ ظلم دو قسم کا ہے شخصی اور قومی یظلمون الناس میں شخصی ظلم مراد ہے جیسے کسی کو مارنا' گالی دینا' مال مار لینا' اور یبغون میں قومی ظلم مراد ہے' جیسے ملک و قوم سے غداری' بادشاہِ اسلام سے بغاوت وغیرہ' دونوں قسم کے ظالموں سے بدلہ لینا چاہیے مگر پہلے ظالم کو معافی دے دینا حسن اخلاق ہے' دوسرے کو معافی دینا سخت ظلم ہے' دوسروں کے لئے فرمایا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ۔

صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۴۳﴾ وَمَنْ يُّضْلِلِ

جس نے صبر کیا اور بخش دیا ۱ تو یہ ضرور ہمت کے کام ہیں ۲ اور جسے اللہ گمراہ

اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ وَّلِيٍّ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ وَتَرَى الظّٰلِمِيْنَ

کرے اس کا کوئی رفیق نہیں اللہ کے مقابل ۳ اور تم ظالموں کو دیکھو گے

لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ يَقُوْلُوْنَ هَلْ اِلٰى مَرَدٍّ مِّنْ سَبِيْلٍ ﴿۴۴﴾

کہ جب عذاب دیکھیں گے کہیں گے کیا واپس جانے کا کوئی راستہ ہے ۴

وَتَرٰىهُمْ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا خٰشِعِيْنَ مِنَ الذُّلِّ يَنْظُرُوْنَ

اور تم انہیں دیکھو گے کہ ۵ آگ پر پیش کئے جاتے ہیں ذلت سے دبے لچے چھپی

مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ ؕ وَقَالَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ

نگاہوں دیکھتے ہیں ۶ اور ایمان والے کہیں گے بے شک ہار میں وہ ہیں ۷

الَّذِيْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ

Page 778.bmp

جو اپنی جانیں اور اپنے گھر والے ہار بیٹھے قیامت کے دن ۸ سنتے ہو

الظّٰلِمِيْنَ فِيْ عَذَابٍ مُّقِيْمٍ ﴿۴۵﴾ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ اَوْلِيَآءَ

بے شک ظالم ہمیشہ کے عذاب میں ہیں ۹ اور انکے کوئی دوست نہ ہوئے ۱۰

يَنْصُرُوْنَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ

کہ اللہ کے مقابل انکی مدد کرتے اور جسے اللہ گمراہ کرے ۱۱ اس کے لئے کہیں

مِنْ سَبِيْلٍ ﴿۴۶﴾ ؕ اِسْتَجِيْبُوْا لِرَبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ

راستہ نہیں ۱۲ اپنے رب کا حکم مانو ۱۳ اس دن کے آنے سے پہلے ۱۴

يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ مَا لَكُمْ مِّنْ مَّلْجَاٍ يَّوْمَىِٕذٍ

جو اللہ کی طرف سے ٹلنے والا نہیں ۱۵ اس دن تمہیں کوئی پناہ نہ ہوگی ۱۶

وَّمَا لَكُمْ مِّنْ نَّكِيْرٍ ﴿۴۷﴾ فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ

اور نہ تمہیں انکار کرتے بنے ۱۷ تو اگر وہ منہ پھیریں ۱۸ تو ہم نے تمہیں ان پر نگہبان

ع ۵

۱۔ اپنے مجرم کو اپنے ذاتی معاملات میں مثلاً" قرض تھا معاف کر دیا' کسی نے گالی دی اس سے درگزر کر لی' کسی نے مارا اسے بخش دیا لیکن جس نے اسلام یا مسلم قوم سے غداری کی اسے ضرور شکنجے میں کسو اور عبرتناک سزا دو کہ آئندہ کوئی ایسا نہ کرے ۲۔ کیونکہ اس میں نفس کا مقابلہ ہے اپنے مجرم سے بدلہ لینے کا نفس تقاضا کرتا ہے اسے مغلوب کرنا بہادری ہے' ہزار کافروں کو مارنا آسان ہے نفس امارہ کا مارنا مشکل ۳۔ اس سے معلوم ہوا کہ گمراہ کا کوئی مددگار نہیں' مومنوں کے مددگار رب کی طرف سے بہت ہیں اگر تم اپنے ولی و مددگار دنیا و آخرت میں چاہتے ہو تو ایمان و تقویٰ اختیار کرو' جو کہے کہ میرا مددگار آج یا قیامت میں کوئی نہیں' وہ اپنے کفر و گمراہی کا اقرار کر رہا ہے ۴۔ ظالموں سے مراد' مشرکین یا کفار ہیں' خیال رہے کہ کافر دنیا میں دوبارہ آنا چاہے گا۔ کفارہ کفر کرنے کے لئے ۵۔ اے مسلمانو قیامت سے فارغ ہو کر' یا دوزخیوں کو دوزخ میں ڈالتے وقت' معلوم ہوا کہ کفار کا دوزخ میں ڈالا جانا علانیہ طور پر ہو گا' جس کا تماشا مومنین دیکھیں گے یہ بھی خیال رہے کہ حضور تو وہ واقعات آج بھی دیکھ رہے ہیں معراج میں سرکار نے دوزخ میں کفار کو سزا پاتے دیکھا حالانکہ انکا داخلہ بعد قیامت ہو گا ۶۔ کہ کفار ڈر کے مارے آگ و دوزخ کو ایسی چھپی نگاہوں سے دیکھیں گے جیسے قتل کا ملزم جلاد کی تلوار کو دیکھتا ہے کہ یہ اب مجھ پر چلنے والی ہے۔ خدایا تیری پناہ ۷۔ پوری ہار میں جس نے اپنی ساری کمائی کھو دی' جنہوں نے دین کی خاطر اپنی دنیا بگاڑی تو وہ اچھے سودے کر گئے جیسے امام حسین اور ان کے رفقاء ۸۔ جان تو اس طرح ہاری کہ کفر کر کے دوزخ کے مستحق ہو بیٹھے اور گھر والوں کی ہار یہ کہ کفر کے باعث جنت کے گھر بار' حوروں سے محروم ہو گئے' جو ان کے لئے تھیں اگر ایمان لاتے تو پاتے ان کا حصہ مسلمان سنبھالیں گے' خیال رہے کہ ہر انسان کا ایک گھر جنت میں ایک دوزخ میں بنایا گیا ہے۔ ۹۔ یعنی جن کا خاتمہ کفر پر ہوا ان کے لئے دوزخ کا دائمی عذاب ہے' خیال رہے کہ عذاب جنس ہے جس میں لاکھوں قسم کے عذاب شامل ہیں' آگ کا عذاب' بھوک کا' پیاس کا' ذلت و خواری کا' غرضیکہ دوزخ عذابوں کا مجموعہ ہے' رب محفوظ رکھے۔ ۱۰۔ یعنی کفار کو جن دوستوں پر دنیا میں بھروسہ تھا یا جن قرابت داروں کے متعلق ان کا خیال تھا کہ قیامت میں ہماری مدد کریں گے وہ کوئی مدد نہ کریں گے ۱۱۔ اس طرح کہ اس کی بدکاریوں' بے ادبیوں کی وجہ سے رب تعالیٰ اس میں گمراہی پیدا فرما دے' جیسے ذبح کی وجہ سے مذبوح میں رب موت پیدا فرما دیتا ہے۔ ۱۲۔ کہ نہ دنیا میں اچھے کام کی توفیق پائیں' نہ آخرت میں جنت کی راہ' نام و نمود کے لئے ہزارہا روپیہ حرام کاموں میں پھونکیں' اللہ کے نام پر دینے میں انہیں موت آئے ۱۳۔ اس کے حبیب کی اطاعت کر کے حضور کی ماننا رب کی ماننا ہے ۱۴۔

(بقیہ صفحہ ۷۷۸) اس دن سے مراد موت یا قیامت کا دن ہے اور دن ' معنی وقت ہے نہ کہ رات کا مقابل ۱۵۔ اس وقت نیکیوں کی تمنا کرو گے ' مگر نصیب نہ ہوگی ' ابھی وقت ہے کچھ بولو۔ آج وہ منا رہا ہے تم نہیں مانتے کل تم مناؤ گے وہ نہ مانے گا ۱۶۔ اگر کفر پر مرگئے اور اگر ایمان پر خاتمہ ہوا تو رب کا کرم اس کے حبیب کا دامن پناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں ان کے دامن کی پناہ میں رکھے ۱۷۔ کیونکہ نامۂ اعمال کی تحریر' فرشتوں ' بلکہ تمہارے ہاتھ پاؤں کی گواہی تمہارے خلاف ہو گی۔ ۱۸۔ اس طرح کہ یہ سب کچھ سن کر بھی ایمان نہ لائیں ' تمہاری اطاعت نہ کریں۔

عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ؕ اِنْ عَلَيْكَ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَ اِنَّاۤ اِذَاۤ اَذَقْنَا

بنا کر نہیں بھیجا ۱ تم پر تو نہیں مگر پہنچا دینا ۲ اور جب ہم آدمی کو

الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا ۚ وَ اِنْ تُصِبْهُمْ سَیِّئَةٌۢ بِمَا

اپنی طرف سے کسی رحمت کا مزہ دیتے ہیں ۳ اس پر خوش ہو جاتا ہے ۴ اور اگر انہیں کوئی برائی

قَدَّمَتْ اَیْدِیْهِمْ فَاِنَّ الْاِنْسَانَ كَفُوْرٌ ﴿۴۸﴾ لِلّٰهِ مُلْكُ

پہنچے بدلہ اس کا جو انکے ہاتھوں نے آگے بھیجا ۵ تو انسان بڑا ناشکرا ہے ۶ اللہ ہی کیلئے ہے

السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ ؕ یَهَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ

آسمانوں اور زمین کی سلطنت ۷ پیدا کرتا ہے جو چاہے، جسے چاہے بیٹیاں عطا

اِنَاثًا وَّ یَهَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ﴿۴۹﴾ اَوْ یُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا

فرما دے اور جسے چاہے بیٹے دے ۸ یا دونوں ملا دے بیٹے

وَّ اِنَاثًا ۚ وَ یَجْعَلُ مَنْ یَّشَآءُ عَقِیْمًا ؕ اِنَّهٗ عَلِیْمٌ قَدِیْرٌ ﴿۵۰﴾

Page-779.bmp

اور بیٹیاں ۹ اور جسے چاہے بانجھ کر دے ۱۰ بے شک وہ علم و قدرت والا ہے

وَ مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ یُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْیًا اَوْ مِنْ

اور کسی آدمی کو نہیں پہنچتا ۱۱ کہ اللہ اس سے کلام فرمائے مگر وحی کے طور پر ۱۲ یا یوں کہ وہ

وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ یُرْسِلَ رَسُوْلًا فَیُوْحِیَ بِاِذْنِهٖ مَا

بشر پردہ عظمت کے ادھر ہو ۱۳ یا کوئی فرشتہ بھیجے کہ وہ اس کے حکم سے وحی کرے جو

یَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ عَلِیٌّ حَكِیْمٌ ﴿۵۱﴾ وَ كَذٰلِكَ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْكَ رُوْحًا

وہ چاہے ۱۴ بے شک وہ بلندی و حکمت والا ہے ۱۵ اور یونہی ہم نے تمہیں وحی بھیجی

مِّنْ اَمْرِنَا ؕ مَا كُنْتَ تَدْرِیْ مَا الْكِتٰبُ وَ لَا الْاِیْمَانُ

۱۶ ایک جانفزا چیز ۱۷ اپنے حکم سے اس سے پہلے نہ تم کتاب جانتے تھے نہ احکام شرع کی تفصیل ۱۸

وَ لٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِیْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ

ہاں ہم نے اسے نور کیا جس سے ہم راہ دکھاتے ہیں اپنے

۱۔ تاکہ ان کی گمراہی کی آپ سے باز پرس ہو جیسے اسکول کا رزلٹ RESULT خراب آنے پر استادوں سے ' یا گلے کی بکری ضائع ہو جانے پر گلہ بان سے سوال ہوتا ہے تم ان سے غنی ہو ۲۔ یہاں حصر اضافی ہے یعنی آپ پر صرف تبلیغ لازم ہے منوانا لازم نہیں لہٰذا اس سے یہ لازم نہیں آتا ' کہ حضور کو تبلیغ کے سوا اور کوئی اختیار نہیں۔ حضور مسلمانوں کے دنیا میں داد رس ' آخرت میں فریاد رس اور شفاعت کرنے والے ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمارا سہارا ہیں ۳۔ آدمی سے مراد کافر یا غافل ہے ' اس سے معلوم ہوا کہ دنیا میں راحت تھوڑی ہے کہ اسے چکھنا فرمایا گیا ۴۔ خوشی سے مراد ہے اترانا ' اکڑنا ' فخر کرنا ' یہ خوشی گناہ ہے ' شکر کی خوشی ثواب ہے ۵۔ معلوم ہوا کہ اکثر آفتیں ہمارے گناہوں کے سبب آتی ہیں۔ اگرچہ بعض مصیبت بلندیٔ درجات کا سبب بھی ہوتی ہے ۶۔ کہ ان مصیبتوں کو دیکھ کر پچھلی راحتیں بھی بھول جاتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ مجھے خدا نے کبھی آرام دیا ہی نہیں ۷۔ حقیقی شہنشاہ وہ ہے ' وہ جسے چاہے حکومت بخشے ' جیسے بادشاہوں کو ظاہری اور اولیاء اللہ کو باطنی سلطنت عطا فرمائی ۸۔ معلوم ہوا کہ اولاد محض عطا ربانی ہے ' بڑے قوی لوگ اولاد سے محروم دیکھے گئے ' کمزوروں کا گھر بیٹوں سے بھرا ہوا ' جسے چاہے بیٹے بیٹیاں دونوں دے ' جسے چاہے کچھ نہ دے ' جسے چاہے صرف بیٹے دے ' جسے چاہے صرف بیٹیاں ۹۔ خیال رہے کہ بزرگوں کی دعا سے اولاد ملنی بھی رب کی ہی عطا سے ہے جیسے طبیبوں کی دوا سے کبھی اولاد ہو جاتی ہے ' یہ سب اسباب ہیں ' حضور کی دعا سے حضرت طلحہ کا اولاد سے گھر بھر گیا۔ رب فرماتا ہے۔ اَغْنٰهُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ ۱۰۔ یہ سب صورتیں انبیاء کرام میں بھی پائی جاتی ہیں ' چنانچہ لوط و شعیب علیہما السلام کے صرف لڑکیاں تھیں۔ حضرت ابراہیم کے صرف لڑکے تھے ' ہمارے حضور کو لڑکے لڑکیاں دونوں عطا ہوئے حضرت یحییٰ و عیسیٰ علیہما السلام کے کوئی اولاد نہیں (خزائن) ۱۱۔ بشر کی قید فرشتوں اور دوسری مخلوق کو نکالنے کے لئے ہے۔ ۱۲۔ یعنی کوئی شخص اس دنیا میں بے حجاب رب سے کلام نہیں کر سکتا موسیٰ علیہ السلام نے رب سے کلام کیا مگر حجاب سے ' ہمارے حضور نے بے حجاب رب سے کلام کیا مگر دوسری دنیا میں بلکہ عرش سے وراء پہنچ کر ' لہٰذا آیت بالکل واضح ہے ۱۳۔ بلاواسطہ فرشتہ خواب میں یا بیداری میں بطریقۂ الہام ' حضرت ابراہیم کو خواب میں ذبح فرزند کا حکم دیا اور حضرت داؤد کو بیداری میں زبور کا الہام فرمایا ۱۴۔ جیسے موسیٰ علیہ السلام سے طور پر کلام فرمایا کہ آپ حجاب میں رہے ۱۵۔ جو رب چاہے فرشتوں کی معرفت وحی بھیجے جیسے انبیاء کرام کو عام وحی ہوتی ہے ۱۶۔ شان نزول: یہود نے حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ اگر آپ سچے رسول ہیں تو وحی کے وقت رب تعالیٰ کو دیکھتے کیوں نہیں جیسے ہمارے موسیٰ علیہ السلام بوقت کلام دیکھا کرتے تھے حضور نے فرمایا کہ وہ دیکھتے نہ تھے صرف کلام سنتے تھے حضور کی تائید میں یہ

مِنْ عِبَادِنَا ؕ وَ اِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۵۲﴾

بندوں سے جسے چاہتے ہیں ۷۰ اور بے شک تم ضرور سیدھی راہ بتاتے ہو ۷۱

صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي

اللہ کی راہ کہ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ

الْاَرْضِ ؕ اَلَاۤ اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ ﴿۵۳﴾

زمین میں، سنتے ہو سب کام اللہ ہی کی طرف پھرتے ہیں

رکوعاتہا ۷	۴۳ سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ مَكِّيَّةٌ ۶۳	اٰیاتہا ۸۹

سورۃ الزخرف مکی ہے اس میں سات رکوع ۸۹ آیات اور تین ہزار چار سو حروف ہیں (خزائن)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا

حٰمٓ ﴿۱﴾ وَ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۲﴾ اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا

Page-780 bmp

روشن کتاب کی قسم ۱ ہم نے اسے عربی قرآن اتارا ۲

لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۳﴾ وَ اِنَّهٗ فِيْۤ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ

کہ تم سمجھو ۵ اور بے شک وہ اصل کتاب میں ہمارے پاس ضرور بلندی و

حَكِيْمٌ ﴿۴﴾ اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا اَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا

حکمت والا ہے ۶ تو کیا ہم تم سے ذکر کا پہلو پھیر دیں ۷ اس پر کہ تم لوگ حد سے بڑھنے

مُّسْرِفِيْنَ ﴿۵﴾ وَ كَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِيٍّ فِي الْاَوَّلِيْنَ ﴿۶﴾ وَ مَا

والے ہو ۸ اور ہم نے کتنے ہی غیب بتانے والے (نبی) اگلوں میں بھیجے ۹ اور ان

يَاْتِيْهِمْ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۷﴾ فَاَهْلَكْنَاۤ

کے پاس جو غیب بتانے والا (نبی) آیا اس کی ہنسی ہی بنایا کئے ۱۰ تو ہم نے وہ ہلاک کر دیئے

اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَّ مَضٰى مَثَلُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۸﴾ وَ لَئِنْ

جو ان سے بھی پکڑ میں سخت تھے ۱۱ اور اگلوں کا حال گزر چکا ہے ۱۲ اور اگر

(بقیہ صفحہ ۷۷۹) آیت اتری (روح) ۱۷۔ جیسے اور نبیوں کو وحی بھیجتے تھے' اس میں اشارۃً معلوم ہو رہا ہے کہ حضور کے بعد کوئی نبی نہیں' کیونکہ یہاں یہ نہ فرمایا گیا کہ آئندہ بھی وحی بھیجا کریں گے ۱۸۔ قرآن کریم کیونکہ اس سے دلوں کی زندگی ہے اور یہ ایمان کی جان ہے ۱۹۔ یہاں درایت کی نفی ہے یعنی آپ ایمان اور کتاب کو اٹکل و قیاس سے نہ جانتے تھے' مطلقاً علم کی نفی نہیں کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم وحی آنے سے پہلے عابد' زاہد' متقی پرہیزگار تھے' بلکہ پہلی وحی اعتکاف و عبادت کی حالت میں آئی' نیز نبی کسی وقت ایمان سے بے خبر نہیں ہوتے' عیسیٰ علیہ السلام نے پیدا ہوتے ہی فرمایا وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا یہ بھی خیال رہے کہ حضرت جبریل جب پہلی وحی لائے تو حضور نے یقینی طور پر یہ بھی جان لیا کہ یہ جبریل ہیں اور یہ بھی کہ جو کچھ کہہ رہے ہیں وہ قرآن ہے' یہ بھی کہ یہ رب کے بھیجے ہوئے ہیں اسی لئے نہ تو حضور نے ان سے پوچھا کہ تم کون ہو نہ یہ کہ تم اپنی طرف سے یہ باتیں کر رہے ہو' یا قرآن سنا رہے ہو اگر آپ کو ان تمام باتوں کا علم نہ ہوتا تو یہ آیت حضور کے لئے مشکوک رہتی' حالانکہ قرآن میں شک کفر ہے۔ رب فرماتا ہے لَا رَیْبَ فِیْهِ ورقہ بن نوفل کے پاس جانا انہیں ایمان بخشنے کے لئے تھا نہ کہ اپنی تسلی کے لئے

ع ۵ ۱۰ ۶

۱۔ اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ قرآن نور و روشنی ہے دوسرے یہ کہ اس سے سب ہدایت نہیں پاتے بلکہ وہ جسے رب ہدایت دے' تیسرے یہ کہ حضور کی ہدایت قرآن پر موقوف نہیں حضور نزول قرآن سے پہلے ہدایت پر تھے' جیسا کہ مَنْ نَشَاءُ سے معلوم ہوا ۲۔ اس سے معلوم ہوا کہ باذن پروردگار حضور ہدایت دیتے ہیں اِنَّكَ لَا تَهْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ میں مراد یہ ہے کہ جس کی ہدایت رب نہ چاہے اسے تم ہدایت نہیں دے سکتے لہٰذا آیات میں تعارض نہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہدایت ہی ملتی ہے گمراہی دور ہوتی ہے' مگر قرآن سے ہدایت بھی ملتی ہے اور گمراہی بھی یُضِلُّ بِهٖ كَثِیْرًا وَّ یَهْدِیْ بِهٖ كَثِیْرًا قرآن اس کو ہی ہدایت دیتا ہے جس کے دل میں صاحب قرآن کا نور ہو ۳۔ روشن کتاب سے مراد قرآن شریف ہے جس نے مسلمانوں کے لئے بالخصوص اور دیگر لوگوں کیلئے بالعموم راہ ہدایت ظاہر کر دی اور حضور کے لئے تمام غیوب ظاہر فرما دیئے رب فرماتا ہے۔ نَزَّلْنَا عَلَیْكَ الْكِتٰبَ تِبْیَانًا لِّكُلِّ شَیْءٍ ۴۔ خیال رہے کہ قرآن کے سوا کوئی آسمانی کتاب عربی میں نہ آئی کیونکہ حضور کے سوا عرب میں اسماعیل علیہ السلام کے بعد کوئی نبی نہ آیا' ساری کتب عبرانی زبان میں بھیجیں' اب وہ زبان بھی مٹ گئی مگر قرآن کی وجہ سے عربی عام ہے' یہ بھی معلوم ہوا کہ عربی زبان تمام زبانوں سے اشرف ہے' کہ اس زبان میں قرآن آیا' بعد مرنے کے سب کی زبان عربی ہو جاتی ہے عربی میں ہی حساب قبر و حساب قیامت ہوگا' اہل جنت کی زبان عربی ہوگی۔ ہمارے حضور کی زبان عربی تھی' غرضیکہ عربی زبان روحانی ہے باقی زبانیں جسمانی ۵۔ اے عرب والو اور تمہارے ذریعہ اور لوگ سمجھیں' تم سب کے استاد ہو' سب تمہارے شاگرد۔ ۶۔ اس سے تین مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ قرآن شریف پہلے سے لوح محفوظ میں ہے' وہاں سے نقل ہو کر تیئس سال میں حضور پر اترا تو جن کی نگاہ لوح محفوظ پر ہے وہ قرآن سے واقف ہیں دوسرے یہ کہ قرآن تمام کتب سے عند اللہ اشرف و اعلیٰ ہے تیسرے یہ کہ خدائی صفات سے بعض ماسوا اللہ کو موصوف کر سکتے ہیں ۷۔ کہ تمہیں شرعی احکام نہ دیں' نزول قرآن بند فرما دیں جو آ چکا ہے وہ اٹھا لیں' ایسا نہ کریں گے ورنہ تم ہلاک ہو جاؤ گے' قرآن کا رہنا تمہارے امن کا باعث ہے ۸۔ ایسا ہرگز نہ ہوگا بلکہ تمہاری اصلاح کی جائے گی' معلوم

سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ خَلَقَهُنَّ

تم ان سے پوچھو کہ آسمان اور زمین کس نے بنائے تو ضرور کہیں گے انہیں بنایا اس

الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ﴿۹﴾ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّ

عزت والے علم والے نے ل وہ جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا کیا تا اور

جَعَلَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰﴾ وَالَّذِيْ نَزَّلَ

تمہارے لئے اس میں راستے کیئے کہ تم راہ پاؤ تا اور وہ جس نے آسمان

مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ ۚ فَاَنْشَرْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ۚ

سے پانی اتارا ایک اندازے سے تا تو ہم نے اس سے ایک مردہ شہر زندہ فرما دیا

كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَالَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا وَ

یوں ہی تم نکالے جاؤ گے ۵ اور جس نے سب جوڑے بنائے ۶

جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْفُلْكِ وَالْاَنْعَامِ مَا تَرْكَبُوْنَ ﴿۱۲﴾ لِتَسْتَوٗا

اور تمہارے لئے کشتیوں اور چوپایوں سے سواریاں بنائیں ۷ کہ تم ان کی پیٹھوں

عَلٰى ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ اِذَا اسْتَوَيْتُمْ

پر ٹھیک بیٹھو ۸ پھر اپنے رب کی نعمت یاد کرو ۹ جب اس پر ٹھیک

عَلَيْهِ وَتَقُوْلُوْا سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ

بیٹھ لو اور یوں کہو پاکی ہے اسے جس نے اس سواری کو ہمارے بس میں کر دیا ۱۰ اور یہ

مُقْرِنِيْنَ ﴿۱۳﴾ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَجَعَلُوْا لَهٗ مِنْ

ہمارے بوتے کی نہ تھی ۱۱ اور بیشک ہمیں اپنے رب کی طرف پلٹنا ہے ۱۲ اور اس کے لئے اس کے

عِبَادِهٖ جُزْءًا ۭ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾ اَمِ اتَّخَذَ

بندوں میں سے ٹکڑا ٹھہرایا ۱۳ بے شک آدمی کھلا ناشکرا ہے ۱۴ کیا اس نے اپنے

مِمَّا يَخْلُقُ بَنٰتٍ وَّاَصْفٰىكُمْ بِالْبَنِيْنَ ﴿۱۶﴾ وَاِذَا بُشِّرَ

لئے اپنی مخلوق میں سے بیٹیاں لیں اور تمہیں بیٹوں کے ساتھ خاص کیا ۱۵ اور جب ان میں

Page-781.bmp

(بقیہ صفحہ ۷۸۰) ہوا کہ بندہ رب کو بھول جاتا ہے' رب نہیں بھولتا' حدیث شریف میں ہے کہ قرب قیامت قرآن شریف اٹھالیا جائے گا' علماء کی وفات بھی مسلمانوں کے لئے مصیبت ہے ۹۔ معلوم ہوا کہ خلق کی ہدایت کے لئے انبیاء کرام کا بھیجنا عادت الٰہیہ ہے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور کے بعد نبی نہیں آنے والا' کیونکہ یہاں یہ نہ فرمایا گیا کہ آئندہ بھی بھیجیں گے اب خلق کی ہدایت علماء و اولیاء کے ذریعہ ہو گی ۱۰۔ اس میں ان نبیوں کا ذکر ہے جو کفار کی طرف بھیجے گئے لہٰذا اس سے حضرت آدم و شیث علیہما السلام علیحدہ ہیں کفار کو پہلے تبلیغ فرمانے والے نوح علیہ السلام ہیں ۱۱۔ جیسے قوم عاد و ثمود وغیرہ جو اہل عرب سے بڑھ کر قوت و دولت رکھتے تھے مگر ہلاک ہوئے ۱۲۔ تو انہیں چاہیے کہ عبرت پکڑیں' معلوم ہوا کہ قیاس برحق ہے' قیاس کا رب نے حکم دیا۔

۱۔ معلوم ہوا کہ خدا کو تمام صفات کے ساتھ ماننا ایمان نہیں جب تک کہ نبی کو نہ مانا جائے کفار مکہ سب کچھ ماننے کے باوجود اس لئے کافر رہے کہ حضور کے منکر تھے خیال رہے کہ یہاں وہ کفار مراد ہیں جو دہریہ نہ تھے' خدا کی ہستی کے قائل تھے' شرک میں مبتلا تھے' ورنہ عرب میں دہریئے بھی تھے' زمانے کو مؤثر مانتے تھے خدا کے قائل نہ تھے' جن کا ذکر اس آیت میں ہے وَمَا يُهْلِكُنَآ اِلَّا الدَّهْرُ ۲۔ جو پھیلاوے اور ٹھہرے ہوئے ہونے میں بستر کی طرح ہے' نہ تو لوہے کی طرح سخت اور نہ پانی کی طرح نرم' بچھونا فرمانے میں یہ تمام چیزیں شامل ہیں ۳۔ ایسے ہی رب نے سفر آخرت کے لئے راستے مقرر فرمائے جن میں سے بعض کھلے ہوئے ہیں انہیں شریعت کہتے ہیں' بعض گلی کوچے' انہیں طریقت کہا جاتا ہے ۴۔ اس طرح کہ ہر جگہ وہاں کی ضرورت کے مطابق اتارا۔ بنگال میں بارش زیادہ' پنجاب میں کم' برسات میں زیادہ دوسرے موسموں میں کم' ایسے ہی آسمان نبوت سے ہدایت و عرفان کی بارش کی جس سے ایمان کی کھیتیاں سرسبز رہتی ہیں ۵۔ قبروں سے محشر کی طرف' نفخہ' ثانیہ پر صور کی آواز بارش کی طرح ہو گی اور تمام مردے دانہ کی طرح اگیں گے ۶۔ جسمانی و روحانی۔ جسمانی جوڑے جیسے نر و مادہ' کالا و گورا۔ کھٹا میٹھا وغیرہ' روحانی جوڑے جیسے نیک بخت و بدبخت' مومن و کافر' فاسق و متقی نفس و قلب وغیرہ ۷۔ جن پر سوار ہو کر تم دریا و خشکی کے سفر طے کرتے ہو ایسے ہی سفر آخرت کے لئے سواریاں بنائیں' شریعت و طریقت کے مسائل' ہمارے نیک اعمال سب اس سفر کی سواریاں ہیں' علماء' اولیاء ان کے رہبر و کپتان ہیں' جیسے مسافر جہاز کے کپتان سے بے نیاز نہیں ایسے ہی مسلمان علماء و اولیاء سے بے پروا نہیں ۸۔ دریا کے سفر میں کشتی کی پشت پر' خشکی کے سفر میں سواریوں کی پشت پر ۹۔ دل و زبان دونوں سے معلوم ہوا کہ ہر نعمت پر رب کی یاد چاہیے یہ بھی شکر کی ایک قسم ہے ۱۰۔ جس سے ہم ان سے نفع اٹھالیتے ہیں اگر وہ ہمارے بس میں نہ کرتا تو کسی طرح ہم ان سے کام نہ نکالتے' دیکھو ہرن' نیل گائے' شیر' چیتے' بلکہ چیونٹی' مکھی مچھر ہمارے بس میں نہیں نہ ہم ان سے خدمت لے سکتے ہیں ۱۱۔ رب تعالیٰ نے جانوروں میں طاقت اور جرأت جمع نہیں فرمائی' شیر و سانپ میں طاقت ہے۔ مگر جرأت نہیں' لہٰذا ہم محفوظ ہیں مکھی مچھر میں جرأت ہے مگر طاقت نہیں لہٰذا ہمیں نقصان نہیں پہنچاتے' اونٹ' بیل میں خدمت کی طاقت ہے مگر ہم سے مقابلہ کی ہمت و جرأت نہیں' اس لئے ہماری خدمت کرتے ہیں عجیب قدرتی انتظام ہے ۱۲۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خشکی کی سواری پر سوار ہوتے وقت اور کشتی میں سوار ہوتے وقت یہ دعا پڑھتے تھے بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ جو کوئی یہ دعائیں پڑھ لیا کرے' سواری کی آفات سے محفوظ رہے گا ۱۳۔ یعنی مشرکین

ع ۵

(بقیہ صفحہ ۷۸۱) نے خدائے تعالیٰ کو خالق عالم مانتے ہوئے اس کے لئے اولاد ثابت کی کہ فرشتوں کو رب کی لڑکیاں کہا۔ یہود حضرت عزیر کو' عیسائی حضرت عیسیٰ کو رب کا بیٹا کہتے ہیں' معلوم ہوا کہ اولاد باپ کی جز ہوتی ہے ۱۴۔ کیونکہ انسان کے سواء کوئی مخلوق رب کے لئے اولاد نہیں مانتی رب کا زیادہ احسان انسان پر ہے اور یہ ہی بہت ناشکرا ہے ۱۵۔ مشرکین عرب لڑکیوں کو بہت برا کہتے تھے' اس لئے انہیں زندہ دفن کر دیتے تھے اس کے باوجود رب کے لئے بیٹیاں مانتے تھے۔
۱۔ معلوم ہوا کہ لڑکیوں کی پیدائش سے گھبرانا کافروں کا طریقہ ہے' ہاں دینی خدمت کے لئے بیٹے کی دعا کرنا سنت انبیاء ہے' ابراہیم علیہ السلام' زکریا علیہ السلام نے بیٹوں کی دعائیں مانگیں' حضرت ابراہیم دعا مانگ کر کہتے تھے۔ اسمع یا ایل اے اللہ سن لے جب فرزند پیدا ہوئے تو اس کا نام اسی مناسبت سے اسماعیل رکھا' اسی دعا کی یادگار ۲۔ اس سے معلوم ہوا کہ مردوں اور لڑکوں کو زیور پہننا منع ہے' کیونکہ زیور عورتوں کے لئے ہے' مردوں کا زیور علم و ہنر' تقویٰ و طہارت ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ مناظرہ میں کلام پر قادر ہونا اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے۔ ۳۔ عورت بحث میں جب دلیل دیتی ہے تو اکثر اپنے خلاف دلیل دے جاتی ہے (خزائن) ۴۔ یعنی کفار نے اس بکواس میں تین کفر کئے۔ ایک تو اللہ کے لئے اولاد ماننا' دوسرے اپنے لئے بیٹے اور رب کے لئے بیٹیاں ماننا' تیسرے فرشتوں کو عورتیں ماننا کہ اس میں فرشتوں کی توہین ہے' معلوم ہوا کہ فرشتوں کی توہین کفر ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ اپنی اولاد اپنا غلام و بندہ نہیں بن سکتی ۵۔ کیونکہ فرشتوں کے صفات عقل سے تو معلوم ہو نہیں سکتے' اب دو ہی صورتیں ہیں' یا تو انہیں دیکھا ہو یا نبی کے ذریعہ خبر ملی ہو کسی نبی نے ان کی لڑکیاں ہونے کی خبر نہیں دی' تم نے انہیں دیکھا بھی نہیں' پھر یہ بکواس کیسے کرتے ہو ۶۔ معلوم ہوا کہ کفار کے کفر و گناہ کی تحریر ہوتی ہے نیکیوں کی تحریر نہیں ہوتی' چونکہ کفار کہتے تھے کہ ہمارے باپ دادے فرشتوں کو رب کی لڑکیاں کہتے تھے ہم گواہی دیتے ہیں کہ وہ سچے تھے' اس لئے اسے شہادت فرمایا ۷۔ کفار ارادۂ الٰہی اور رضائے الٰہی میں فرق نہ کرتے تھے ارادہ' حکم' رضا ان سب میں فرق ہے۔ رب نے ذبح اسماعیل کا حکم دیا۔ مگر وہاں نہ رضا تھی نہ ارادہ۔ کفار کہتے ہیں کہ چونکہ ہم رب کے ارادے سے کفر کر رہے ہیں لہٰذا رب ہمارے کفر سے راضی ہے اگر راضی نہ ہوتا تو ارادہ نہ کرتا۔ ۸۔ حالانکہ عقائد میں اٹکل' تخمینہ' یوں ہی سنی سنائی باتیں کافی نہیں۔ ۹۔ ایسا بھی نہیں کیونکہ عرب شریف میں قرآن کریم کے سوا کوئی کتاب الٰہی نہ آئی' اور کسی کتاب الٰہی میں کفر کی اجازت ہو سکتی بھی نہیں ۱۰۔ اس سے معلوم ہوا کہ شریعت کے مقابلہ میں جاہل باپ داداؤں کی رسم و رواج کی پابندی کرنا بدترین جرم ہے جیسے آج بعض جاہل مسلمان شادی بیاہ کے حرام رسومات صرف اپنے پرانے جاہل باپ دادوں کی پیروی میں مضبوط پکڑے ہوئے ہیں ۱۱۔ معلوم ہوا کہ انبیاء کرام کی غلامی اکثر فقراء نے کی' مالدار بہت کم مطیع ہوئے اب بھی دین غرباء سے قائم ہے' عالم' حافظ' مشائخ مساکین میں ہی عام طور پر پائے جاتے ہیں ۱۲۔ کہ ہماری سمجھ میں آئے' یا نہ آئے' تم منع کرو یا نہ کرو' ہم وہ ہی کریں گے جو باپ دادے کرتے تھے یہ کفر ہے۔

أَحَدُهُم بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمَٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا

کسی کو خوشخبری دی جائے اس چیز کی جس کا وصف رحمٰن کیلئے بتا چکا ہے تو دن بھر اس کا منہ کالا رہے

وَهُوَ كَظِيمٌ ﴿١٧﴾ أَوَمَن يُنَشَّأُ فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ

اور غم کھایا کرے ۱ اور کیا وہ جو گہنے میں پروان چڑھے ۲ اور بحث میں صاف

غَيْرُ مُبِينٍ ﴿١٨﴾ وَجَعَلُوا الْمَلَائِكَةَ الَّذِينَ هُمْ عِبَادُ

بات نہ کرے ۳ اور انہوں نے فرشتوں کو کہ رحمٰن کے بندے

الرَّحْمَٰنِ إِنَاثًا ۚ أَشَهِدُوا خَلْقَهُمْ ۚ سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ

ہیں عورتیں ٹھہرایا ۴ کیا ان کے بناتے وقت یہ حاضر تھے ۵ اب لکھ لی جائے گی ان

وَيُسْأَلُونَ ﴿١٩﴾ وَقَالُوا لَوْ شَاءَ الرَّحْمَٰنُ مَا عَبَدْنَاهُم ۗ

کی گواہی ۶ اور ان سے جواب طلب ہوگا۔ اور بولے اگر رحمٰن چاہتا ہم انہیں نہ پوجتے ۷

مَّا لَهُم بِذَٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۖ إِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ﴿٢٠﴾

انہیں اس کی حقیقت کچھ معلوم نہیں یوں ہی اٹکلیں دوڑاتے ہیں ۸

أَمْ آتَيْنَاهُمْ كِتَابًا مِّن قَبْلِهِ فَهُم بِهِ مُسْتَمْسِكُونَ ﴿٢١﴾

یا اس سے قبل ہم نے انہیں کوئی کتاب دی ہے جسے وہ تھامے ہوئے ہیں ۹

بَلْ قَالُوا إِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا عَلَىٰ أُمَّةٍ وَإِنَّا عَلَىٰ

بلکہ بولے ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک دین پر پایا اور ہم ان کی

آثَارِهِم مُّهْتَدُونَ ﴿٢٢﴾ وَكَذَٰلِكَ مَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ

لکیر پر چل رہے ہیں ۱۰ اور ایسے ہی ہم نے تم سے پہلے جب کسی

فِي قَرْيَةٍ مِّن نَّذِيرٍ إِلَّا قَالَ مُتْرَفُوهَا إِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا

شہر میں کوئی ڈر سنانے والا بھیجا وہاں کے آسودوں نے یہی کہا ۱۱ کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو

عَلَىٰ أُمَّةٍ وَإِنَّا عَلَىٰ آثَارِهِم مُّقْتَدُونَ ﴿٢٣﴾ قَالَ أَوَلَوْ

ایک دین پر پایا اور ہم ان کی لکیر کے پیچھے ہیں ۱۲ نبی نے فرمایا اور کیا

جِئْتُكُمْ بِاَهْدٰى مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَيْهِ اٰبَآءَكُمْ ؕ قَالُوْۤا

جب بھی کہ میں تمہارے پاس وہ لاؤں جو سیدھی راہ ہو اس سے جس پر تمہارے باپ دادا تھے لہ

اِنَّا بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۲۴﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَانْظُرْ

بولے جو کچھ تم دے کر بھیجے گئے ہم اسے نہیں مانتے لہ تو ہم نے ان سے بدلہ لیا لہ تو

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۲۵﴾ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ

دیکھو جھٹلانے والوں کا کیسا انجام ہوا لہ اور جب ابراہیم نے اپنے

لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖۤ اِنَّنِيْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ ﴿۲۶﴾ اِلَّا الَّذِيْ

باپ اور اپنی قوم سے فرمایا میں بیزار ہوں تمہارے معبودوں سے لہ سوا اس کے جس نے

فَطَرَنِيْ فَاِنَّهٗ سَيَهْدِيْنِ ﴿۲۷﴾ وَجَعَلَهَا كَلِمَةًۢ بَاقِيَةً

مجھے پیدا کیا کہ ضرور وہ بہت جلد مجھے راہ دے گا لہ اور اسے اپنی نسل میں باقی کلام

فِيْ عَقِبِهٖ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۸﴾ بَلْ مَتَّعْتُ هٰۤؤُلَآءِ وَ

Page-783.bmp

رکھا کہ کہیں وہ باز آئیں لہ بلکہ میں نے انہیں اور ان کے

اٰبَآءَهُمْ حَتّٰى جَآءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ﴿۲۹﴾ وَلَمَّا

باپ دادا کو دنیا کے فائدے دیئے لہ یہاں تک کہ انکے پاس حق اور صاف بتانے والا رسول

جَآءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ وَّاِنَّا بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَقَالُوْا

تشریف لایا لہ اور جب ان کے پاس حق آیا بولے یہ جادو ہے اور ہم اسکے منکر ہیں لہ اور بولے

لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ ﴿۳۱﴾

کیوں نہ اتارا گیا یہ قرآن ان دو شہروں کے کسی بڑے آدمی پر لہ

اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ؕ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ

کیا تمہارے رب کی رحمت وہ بانٹتے ہیں لہ ہم نے ان میں انکی زیست کا

مَّعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ

سامان دنیا کی زندگی میں بانٹا لہ اور ان میں ایک دوسرے پر درجوں

ا۔ خیال رہے کہ یہاں اھدی اسم تفضیل نہیں کیونکہ ان مشرکین کے عقاید ہدایت تھے ہی نہیں تاکہ یہ دین زیادہ ہدایت کہلاوے بلکہ وہ گمراہی تھی' یہ ہدایت ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ نبی کے فرمان کے مقابل دنیا کا اجماع و اتفاق بے کار ہے۔ ۲۔ اگرچہ تم حق پر ہی سہی۔ مگر ہم تو اپنے باپ دادوں کو مانیں گے ۳۔ اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ بغیر انکار نبی عذاب نہیں آتا۔ خواہ انسان کتنے ہی کفر کرے' دوسرے یہ کہ اپنے محبوب بندوں کا بدلہ رب لیتا ہے۔ اسی طرح محبوبوں کے خدام کو خدمت کا بدلہ رب دے گا۔ نبی کی اطاعت کرو رب سے بدلہ لو ۴۔ اس میں کفار سے خطاب ہے جو اپنے سفروں میں ان قوموں کی اجڑی بستیاں دیکھتے تھے۔ معلوم ہوا کہ عبرت کے لئے عذاب والی قوموں کی بستیاں دیکھنا چاہئیں۔ لہذا رب کی رحمت دیکھنے کے لئے اس کے محبوبوں کے رونق والے شہر دیکھنے چاہئیں جہاں ان بزرگوں کی دھوم مچ رہی ہے ۵۔ اس سے معلوم ہوا کہ تقیہ کرنا' سنت ابراہیمی کے خلاف ہے' رب نے اس اعلان دین کو ہمیشہ کے لئے باقی رکھا۔ اور دھوکہ دینے کے لئے دین کو چھپانا جرم قرار دیا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ انبیاء کرام بڑے جری دلیر ہوتے ہیں' انہیں غیراللہ کا خوف نہیں ہوتا' یہ بھی معلوم ہوا کہ کفار سے بیزاری اتنی ہی ضروری ہے' جتنی اللہ کے پیاروں سے محبت و الفت' اگرچہ وہ کفار رشتہ دار ہی ہوں ۶۔ میری ہجرت گاہ کی' جہاں جاکر میں رب کی عبادت کروں' روح البیان نے فرمایا کہ سین تاکید کا ہے اور مضارع دوام استمراری کے لئے ہے یعنی ہمیشہ مجھے ہدایت دیتا رہتا ہے۔ لہذا آیت کے یہ معنی نہیں کہ پہلے ابراہیم علیہ السلام ہدایت پر نہ تھے بعد میں ہدایت ملی۔ انبیاء کرام ایک ساعت کے لئے بھی گمراہ نہیں ہو سکتے۔ جب آپ آج ہی فرما رہے ہیں کہ میں تمہارے معبودوں سے اور تم سے بیزار ہوں' رب کا عبادت گزار ہوں' پھر آپ کی ہدایت میں کیا شبہ رہ گیا؟ ۷۔ یعنی آپ کے بعد سارے پیغمبروں نے' اولیاء نے' مسلمانوں نے کفار سے یہ ہی کہا کہ ہم تم سے تمہارے معبودوں سے بیزار ہیں۔ معلوم ہوا کہ کفار سے بیزاری سنت ابراہیمی ہے' تو اے کفار مکہ تم بھی ابراہیمی کہلاتے ہو تو ان کے فرمان پر عمل کیوں نہیں کرتے' اس آیت سے جہاں یہ معلوم ہوا کہ گمراہ باپ دادوں کی پیروی نہ کی جائے' وہاں ہی یہ بھی معلوم ہوا کہ صالح باپ دادوں کی پیروی ضروری کی جائے ۸۔ یعنی ان بدبختوں کے کفر و عناد کی وجہ یہ ہے کہ انہیں دنیا میں آرام و عیش ملے' جس میں وہ مشغول ہو کر غافل ہو گئے۔ ۹۔ اللہ تعالیٰ نے لوح محفوظ کو بھی مبین فرمایا' قرآن شریف کو بھی اور حضور کو بھی مبین فرمایا' کیونکہ حضور عیوب کو ظاہر فرمانے والے ہیں اور آپ کی نبوت بالکل ظاہر ہے' آپ کے معجزات آپ کی حقانیت کی کھلی دلیل ہیں ۱۰۔ معلوم ہوا کہ نبی کا انکار تمام کفروں کی جڑ ہے' کفار نے پہلے حضور کا' قرآن کا انکار کیا۔ پھر سب کے منکر ہو گئے ایسے ہی حضور کو ماننا تمام ایمانیات کی اصل ہے' اسی لئے کافر کو کلمہ پڑھا کر مسلمان بناتے ہیں' باقی چیزیں پھر بتاتے ہیں۔ ۱۱۔ معلوم ہوا کہ نبی کو عظیم نہ سمجھنا' اہل دنیا کو عظیم جاننا کفار کا کام ہے سب سے زیادہ عظمت والے نبی' پھر ان کے غلام ہیں' رب فرماتا ہے اَلْعِزَّةُ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ یہ بھی معلوم ہوا کہ عربی میں بڑے شہر کو قریہ کہا جاتا ہے' کیونکہ کفار نے مکہ اور طائف کو قریہ کہا۔ لہذا جمعہ صرف شہر میں ہو گا۔ جواثی قریہ یعنی بڑا شہر تھا (شان نزول) کافر کہتے تھے کہ اگر قرآن انسان پر اترنا ہی تھا' تو ولید بن مغیرہ پر آتا' جو مکہ کا بڑا آدمی ہے' یا عروہ بن مسعود ثقفی پر جو طائف کا امیر ہے' ان کے رد میں یہ آیت نازل ہوئی ۱۲۔ یعنی نبوت و رسالت کی کنجیاں ان کے ہاتھ

(بقیہ صفحہ ۷۸۳) میں نہیں جسے ہم چاہیں نبوت دیں' یہ تو ہمارے کرم سے ملتی ہے ۱۳۔ جسے چاہا دے دیا۔ جسے چاہا امیر کیا جسے چاہا فقیر بنایا' جب وہاں کوئی سوال نہیں کر سکتا کہ فلاں امیر کیوں ہوا' فلاں غریب کیوں تو نبوت کی عطاء پر یہ سوال کیوں ہے' سبحان اللہ۔

۱۔ دولت و قوت و دیگر دنیاوی نعمتوں میں بعض کو بہت اونچا کیا' ایسے ہی دینی نعمتوں کا حال ہے ۲۔ کہ کفار مالدار' غریبوں کی ہنسی اڑاتے ہیں لہٰذا یہ لام انجام کا ہے' جیسے کہا جاتا ہے چور نے چوری کی تاکہ جیل جائے یا یہ معنی ہیں کہ امیر غریب کو مسخر تابعدار کر کے ان سے اپنا کام لیں' ان کے کام نکلیں غریب کی پرورش ہو

بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّیَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِیًّا ؕ وَرَحْمَتُ

بلندی دی [1] کہ ان میں ایک دوسرے کی ہنسی بنائے [2] اور تمہارے رب کی

رَبِّكَ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَلَوْ لَاۤ اَنْ یَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً

رحمت [3] ان کی جمع جتھا سے بہتر [4] اور اگر یہ نہ ہوتا کہ سب لوگ ایک دین پر

وَّاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَنْ یَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُیُوْتِهِمْ سُقُفًا

ہو جائیں [5] تو ہم ضرور رحمان کے منکروں کے لئے چاندی کی چھتیں اور

مِّنْ فِضَّةٍ وَّمَعَارِجَ عَلَیْهَا یَظْهَرُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَلِبُیُوْتِهِمْ اَبْوَابًا

سیڑھیاں بناتے جن پر چڑھتے [6] اور ان کے گھروں کے لئے چاندی کے دروازے

وَّسُرُرًا عَلَیْهَا یَتَّكِـُٔوْنَ ﴿۳۴﴾ وَزُخْرُفًا ؕ وَاِنْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا

اور چاندی کے تخت جن پر تکیہ لگاتے [7] اور طرح طرح کی آرائش [8] اور یہ جو کچھ ہے

مَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ؕ وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِیْنَ ﴿۳۵﴾

Page-784.bmp

جیتی دنیا ہی کا اسباب ہے [9] اور آخرت تمہارے رب کے پاس پرہیزگاروں کیلئے ہے [10]

وَمَنْ یَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَیِّضْ لَهٗ شَیْطٰنًا

اور جسے رتوند آئے رحمٰن کے ذکر سے [11] ہم اس پر ایک شیطان تعینات کریں

فَهُوَ لَهٗ قَرِیْنٌ ﴿۳۶﴾ وَاِنَّهُمْ لَیَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِیْلِ وَ

کہ وہ اس کا ساتھی رہے [12] اور بے شک وہ شیاطین ان کو راہ سے روکتے ہیں

یَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۳۷﴾ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَنَا قَالَ یٰلَیْتَ

اور سمجھتے یہ ہیں کہ وہ راہ پر ہیں [13] یہاں تک کہ جب کافر ہمارے پاس آئے گا [14] اپنے

بَیْنِیْ وَبَیْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَیْنِ فَبِئْسَ الْقَرِیْنُ ﴿۳۸﴾ وَلَنْ

شیطان سے کہے گا ہائے کسی طرح مجھ میں اور تجھ میں پورب پچھم کا فاصلہ ہوتا [15] تو کیا ہی برا ساتھی

یَّنْفَعَكُمُ الْیَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ فِی الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿۳۹﴾

ہے [16] اور ہرگز تمہارا اس سے بھلا نہ ہوگا آج جبکہ تم نے ظلم کیا [17] کہ تم سب عذاب میں شریک ہو [18]

ع ۱۰ ۹

۳۔ دنیا میں ہدایت ایمان' عرفان' نبی کی غلامی' آخرت میں جنت اور وہاں کی نعمتیں ۴۔ کیونکہ دنیا کا مال و اولاد وغیرہ سب فانی ہیں وہ رحمت ہمیشہ باقی ۵۔ یعنی اگر اس کا لحاظ نہ ہوتا کہ کفار کا مال و عیش دیکھ کر سب لوگ کافر ہو جائیں گے' تو ہم کفار کو بہت مال دیتے ۶۔ یعنی انہیں سونا' چاندی اتنا دے دیتے کہ وہ بجائے پینے کے گھروں کی چھت و زینہ میں استعمال کرتے ۷۔ خیال رہے کہ اسلام میں مرد عورت سب کے لئے چاندی سونے پر تکیہ لگانا' اس کے بستر پر بیٹھنا سب کچھ حرام ہے عورتوں کو چاندی سونے کے صرف زیور پہننا حلال ہے۔ ۸۔ کیونکہ دنیاوی ٹیپ ٹاپ کی بارگاہ الٰہی میں مچھر کے پر کے برابر عزت نہیں اور کافر کی کتے کے برابر وقعت نہیں' لہٰذا ذلیل چیز ذلیل قوم کو دی جاتی ہے' اس سے معلوم ہوا کہ نافرمانی اور کفر کے باوجود دولت ملنا رب کا عذاب ہے۔ جس سے انسان زیادہ غافل ہو کر زیادہ گناہ کرتا ہے۔ ۹۔ جس کی بنیاد ہوا پر ہے' یعنی تمہاری سانس پر۔ جس محل کو ہوا پر چنا جاوے' سمجھ لو کتنا مضبوط ہو گا ۱۰۔ معلوم ہوا کہ آخرت دنیا سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہے اور آخرت صرف متقی کو ملے گی' خواہ بذات خود متقی ہو یا کسی متقی کے تابع' جیسے مومن کے نا سمجھ بچے جو بغیر عمل صرف ماں باپ کے تابع ہو کر جنت میں جائیں گے' یا ہم جیسے گنہگار جو انشاء اللہ حضور کے صدقے بخشے جائیں گے۔ ۱۱۔ اس طرح کہ قرآن کی ہدایتوں سے اندھا بن جائے کہ نہ انہیں دیکھے نہ ان سے فائدہ اٹھائے ۱۲۔ یہ شیطان اس شیطان کے علاوہ ہے جو ہر انسان کے ساتھ رہتا ہے' جیسا کہ حدیث شریف میں ہے اس سے معلوم ہوا کہ برا ساتھی اللہ کا عذاب ہے' اچھا ساتھی نصیب ہونا اللہ کی رحمت ۱۳۔ یہ گمراہی کا آخری درجہ ہے جو تپ دق کے آخری درجہ کی طرح لا علاج کہ گمراہ اپنے کو ہدایت پر اور ہدایت والوں کو گمراہی پر جانے' جب مریض اپنے کو صحت مند اور طبیب کو دیوانہ سمجھنے لگے تو پھر اس کا علاج کیسے ہو' رب محفوظ رکھے ۱۴۔ قیامت کے دن خیال رہے کہ قرین شیطان مرنے کے بعد ساتھ چھوڑ دیتا ہے' پھر قیامت میں کافر کے ساتھ ہو جائے گا۔ اسے ساتھ لے کر دوزخ میں جائے گا اگر اللہ کے محبوبوں کی ہمراہی نصیب ہو جائے تو انشاء اللہ حشر بھی انہیں کے ساتھ ہو گا رب فرماتا ہے' اُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ ۱۵۔ دنیا میں کہ میں نے تیری بات نہ مانی ہوتی' یا آج تو مجھ سے دور ہوتا مگر اب یہ تمنا بے کار ہو گی' اب اس کے ساتھ رہنا ہی پڑے گا ۱۶۔ کافر آج شیطان کو اس کی اصلی شکل میں دیکھے گا' جو نہایت خوفناک ہو گی تب یہ کہے گا ۱۷۔ یعنی اے کافر اس ساتھی سے تجھے آج فائدہ نہ پہنچے گا۔ معلوم ہوا کہ مومن کو قیامت میں اس کے اچھے ساتھی فائدہ پہنچائیں گے ۱۸۔ تم اور تمہارے شیطان اور سرداران کفر سب عذاب میں شریک ہو۔

ا۔ یہاں بہرے اندھے سے مراد دل کے بہرے اندھے ہیں' یعنی کفار اگرچہ ظاہری طور پر وہ انکھیارے ہوں ۲۔ اس طرح کہ گمراہی اس میں نہیں بلکہ وہ گمراہی میں ہے جس سے وہ نکل نہیں سکتا اگر کشتی دریا میں ہو تو پار لگ سکتی ہے۔ لیکن اگر دریا کشتی میں آجائے تو پھر کیسے پار لگے ۳۔ یعنی وفات دیں' معلوم ہوا کہ حضور بعد وفات بھی زندہ ہیں مگر ہماری نگاہ سے چھپے ہوئے ہیں' جیسے سورج غروب ہونے کے بعد بھی روشن ہے اگرچہ ہم سے چھپا ہے کیونکہ رب نے اسے لے جانا فرمایا جس میں جانے والا لوگوں کی نگاہ سے چھپ جاتا ہے مگر موجود رہتا ہے ۴۔ دنیا و آخرت میں' رب نے وعدہ پورا فرمایا' خلفاء راشدین کے زمانہ میں بڑی فتوحات ہوئیں ۵۔

أَفَأَنتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ أَوْ تَهْدِي الْعُمْيَ وَمَن كَانَ فِي

تو کیا تم بہروں کو سناؤ گے یا اندھوں کو راہ دکھاؤ گے ۱؎ اور انہیں جو کھلی

ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿۴۰﴾ فَإِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَإِنَّا مِنْهُم مُّنتَقِمُونَ ﴿۴۱﴾

گمراہی میں ہیں ۲؎ تو اگر ہم تمہیں لے جائیں ۳؎ تو ان سے ہم ضرور بدلہ لیں گے ۴؎

أَوْ نُرِيَنَّكَ الَّذِي وَعَدْنَاهُمْ فَإِنَّا عَلَيْهِم مُّقْتَدِرُونَ ﴿۴۲﴾

یا تمہیں دکھا دیں ۵؎ جس کا انہیں ہم نے وعدہ دیا ہے تو ہم ان پر بڑی قدرت والے ہیں

فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِي أُوحِيَ إِلَيْكَ إِنَّكَ عَلَىٰ صِرَاطٍ

تو مضبوط تھامے رہو اسے جو تمہاری طرف وحی کی گئی ۶؎ بے شک تم سیدھی

مُّسْتَقِيمٍ ﴿۴۳﴾ وَإِنَّهُ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ وَسَوْفَ تُسْأَلُونَ ﴿۴۴﴾

راہ پر ہو ۷؎ اور بے شک وہ شرف ہے تمہارے لئے اور تمہاری قوم کے لئے ۸؎ اور عنقریب

وَاسْأَلْ مَنْ أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رُّسُلِنَا أَجَعَلْنَا

Page-785.bmp

تم سے پوچھا جائے گا ۹؎ اور ان سے پوچھو ۱۰؎ جو ہم نے تم سے پہلے رسول بھیجے ۱۱؎

مِن دُونِ الرَّحْمَٰنِ آلِهَةً يُعْبَدُونَ ﴿۴۵﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا

کیا ہم نے رحمٰن کے سوا کچھ اور خدا ٹھہرائے جن کو پوجا ہو ۱۲؎ اور بیشک ہم نے موسیٰ کو

مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ فَقَالَ إِنِّي رَسُولُ

اپنی نشانیوں کے ساتھ ۱۳؎ فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف بھیجا تو اس نے فرمایا بیشک

رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۴۶﴾ فَلَمَّا جَاءَهُم بِآيَاتِنَا إِذَا هُم مِّنْهَا

میں اس کا رسول ہوں ۱۴؎ جو سارے جہان کا مالک ہے پھر جب وہ انکے پاس ہماری

يَضْحَكُونَ ﴿۴۷﴾ وَمَا نُرِيهِم مِّنْ آيَةٍ إِلَّا هِيَ أَكْبَرُ مِنْ

نشانیاں لایا جبھی وہ ان پر ہنسنے لگے ۱۵؎ اور ہم انہیں جو نشانیاں دکھاتے ۱۶؎ وہ پہلے سے

أُخْتِهَا ۖ وَأَخَذْنَاهُم بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿۴۸﴾

بڑی ہوتی ۱۷؎ اور ہم نے انہیں مصیبت میں گرفتار کیا کہ وہ باز آئیں ۱۸؎

آپ کی حیات شریفہ میں سورۃ حضور بعد وفات بھی سارے عالم کو ہاتھ کی ہتھیلی کی طرح دیکھ رہے ہیں' دیکھو ہماری کتاب جاء الحق' معراج اور حج وداع میں گزشتہ انبیاء حضور کے پاس حاضر ہوئے ۶۔ ظاہری وحی جیسے قرآن اور باطنی وحی یعنی حدیث شریف' ان پر مضبوطی سے عمل کرو۔ دراصل یہ حکم ہم کو ہے۔ ۷۔ یعنی تم سیدھے رستہ پر مل سکتے ہو جو تمہیں ڈھونڈے وہ اسلام کا سیدھا راستہ اختیار کرے' رب فرماتا ہے۔ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۸۔ معلوم ہوا کہ حضور کی ساری امت حضور کی قوم ہے اور سارا عالم حضور کی امت ہے تو سارا عالم حضور کی قوم ہے اور ہر نبی اپنی قوم کی زبان جانتے ہیں' لہٰذا حضور ساری زبانیں جانتے ہیں کیونکہ یہ سب ان کی قوم کی زبانیں ہیں' رب فرماتا ہے وَمَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ آیت کا مقصد یہ ہے کہ قرآن کریم آپ کی اور آپ کے غلاموں کی عزت کا ذریعہ ہے' جو عزت چاہے وہ قرآن کی خدمت کرے ۹۔ اے مسلمانو کہ تم نے قرآن کریم کا حق ادا کیا یہ سوال روز قیامت ہوگا ۱۰۔ اے محبوب ان انبیاء کرام سے بلاواسطہ دریافت کرو۔ چنانچہ حضرت جبریل نے شب معراج نماز مسجد اقصیٰ کے بعد حضور سے عرض کیا کہ انبیاء کرام سے حضور پوچھ لیں۔ حضور نے فرمایا' اس کی ضرورت نہیں ۱۱۔ اس سے معلوم ہوا کہ بعد وفات صالحین سنتے ہیں' بلکہ جواب بھی دیتے ہیں' کیونکہ حضور سے فرمایا گیا کہ آپ اپنے پہلے انبیاء سے پوچھیں اور پوچھا اسی سے جاتا ہے۔ جو سنے اور جواب دے' یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرات انبیاء بعد وفات عالم کی سیر کرتے ایک دوسرے سے ملاقاتیں کرتے ہیں' نہ وہ مردہ نہ اپنی قبروں میں نظربند۔ ۱۲۔ یہ سوال انکاری ہے یعنی سارے انبیاء آپ سے یہ ہی عرض کریں گے کہ ہرگز نہیں' معلوم ہوا کہ تمام نبی اصل توحید میں مشترک ہیں فروع میں اختلاف ہے' خیال رہے کہ یہاں خود گزشتہ نبیوں سے پوچھنا مراد ہے' کیونکہ یہود و نصاریٰ تو یہی کہتے تھے' کہ ہمارے نبی اس پرستش کا حکم دے گئے

ع ۱۰

ہیں اور انہوں نے توریت و انجیل میں لکھ بھی دیا تھا یہ بھی خیال رہے کہ حضور سے یہ نہ فرمایا گیا کہ ان انبیاء کی قبور پر جا کر پوچھو۔ پتہ لگا کہ وہ حضرات خود حضور سے ملنے آتے ہیں ۱۳۔ نشانیوں سے مراد موسیٰ علیہ السلام کے ۹ معجزے ہیں جن کا ذکر سورہ قصص وغیرہ میں گزر گیا ۱۴۔ معلوم ہوا کہ انبیاء کرام سب سے پہلے نبوت کی تبلیغ فرماتے رہے' کیونکہ نبوت تمام عقائد اسلامیہ کی اصل ہے نبی کو مان لیا سب کچھ مان لیا' نبی کا انکار کیا' ہر عقیدے کا انکار کر دیا' اسی لئے ہمارے حضور نے سب سے پہلی تبلیغ جو کوہ صفا پر کی تھی وہ یہ کہ بتاؤ میں کیسا ہوں' صلی اللہ علیہ وسلم ۱۵۔ وہ سمجھے کہ آپ جادو سیکھ کر آئے ہیں اور نبوت کا دعویٰ کرتے ہیں ہمارے ملک میں ہزارہا جادوگر ہیں مگر کسی نے نبوت کا دعویٰ نہ کیا وجہ یہ تھی کہ پہلے عصا اور ید بیضاء دکھایا گیا۔ یہ معجزے اس زمانے کے جادو کے ہم شکل محسوس ہوئے' اس سے وہ

(بقیہ صفحہ ۷۸۵) ہنس پڑے ۱۶۔ معلوم ہوا کہ محبوب بندے کا کام رب کا کام ہے' کیونکہ فرعون کو معجزات موسیٰ علیہ السلام نے دکھائے۔ مگر رب نے فرمایا کہ ہم نے دکھائے ۱۷۔ اس طرح کہ ہر نشانی اپنی خصوصیت میں دوسری سے بڑھ چڑھ کر تھی' ایک سے ایک اعلیٰ (خزائن) ۱۸۔ یہ عذاب قحط سالی' طوفان' ٹڈی' خون' جوں وغیرہ کے چھوٹے عذاب تھے۔

۱۔ اس وقت انہوں نے یہ لفظ تعظیم کے لئے کہا' کیونکہ ان کے دلوں میں جادو کی بڑی عظمت تھی' وہ جادوگروں کو بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے ورنہ جب دعا کرا رہے ہیں تو ذلت کا لفظ کیسے بول سکتے ہیں ۲۔ عہد سے مراد یا موسیٰ علیہ السلام کا مقبول الدعا ہونا ہے یا آپ کی نبوت (خزائن) اس سے چار مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ اپنے لئے محبوب بندوں سے دعا کرانی بڑی پرانی سنت ہے دوسرے یہ کہ کفار حتیٰ کہ فرعونی بھی مانتے تھے' کہ نبی حاجت روا' مشکل کشا' فریاد رس ہیں کہ بوقت مصیبت اپنی مشکل کشائی کے لئے نبی کے پاس آتے تھے جو ان چیزوں کا انکار کرے وہ فرعون سے زیادہ جاہل ہے۔ کیونکہ رب نے فرعون کے اس عمل کو کفر و شرک نہ قرار دیا' تیسرے یہ کہ بزرگوں کے پاس حاضری سے سخت کفار کی مشکلیں بھی حل ہو جاتی ہیں تو مسلمانوں کی بدرجہ اولیٰ چوتھے یہ کہ اضطراری و مجبوری حالت میں اللہ اور نبی کو مان لینا ایمان نہیں ۳۔ موسیٰ علیہ السلام کی دعا سے معلوم ہوا کہ مومن کی دعا کفار کی بھی مشکلات حل کر دیتی ہے ۴۔ اس طرح کہ ایمان لانے کا وعدہ پورا نہ کیا ۵۔ جو چالیس فرسخ لمبی چالیس فرسخ چوڑی ہے (روح) اسکندریہ سے شام تک طول نیل سے اسوان تک عرض چونکہ اسے مصر ابن سام ابن نوح علیہ السلام نے بسایا اس لئے اس کا نام مصر ہوا ۶۔ دریائے نیل سے تین سو ساٹھ نہریں نکالی گئی تھیں جن میں بڑی خلجان' طولون' دمیاط' تینس چار نہریں تھیں' جو قصر شاہی کے نیچے بہتی تھیں' وہ ان پر پھول کر خدا بن گیا ۷۔ معلوم ہوا کہ نبی کو ذلت کے الفاظ سے یاد کرنا یا اپنے کو نبی سے اعلیٰ کہنا فرعونی کفر ہے ایسے گستاخوں کا حشر فرعون کے ساتھ ہوگا۔ اس سے اسمٰعیل اور اسمٰعیلی فرقے کو عبرت پکڑنا چاہیے۔ حضرات انبیاء تمام جہان سے اعلیٰ و افضل ہیں ۸۔ کیونکہ ان کی زبان شریف میں لکنت ہے۔ جو بچپن شریف میں انگارہ منہ میں رکھ لینے کی وجہ سے ہے۔ وہ پرانے خیال میں تھا۔ رب نے آپ کو شفا بخش دی تھی' آپ کی طور والی دعا سے وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ ۹۔ یعنی اگر رب نے موسیٰ علیہ السلام کو رسول بنایا ہے تو انہیں سونے کے کنگن کیوں نہ پہنائے جیسے میں اپنے سرداروں کو پہناتا ہوں۔ ۱۰۔ جنہیں ہم دیکھتے ہیں ورنہ موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ فرشتے رہتے تھے' ۱۱۔ جو دنیا کی ٹیپ ٹاپ دیکھ کر موسیٰ علیہ السلام کی شان نہ پہچان سکے۔ ۱۲۔ اس سے معلوم ہوا کہ نبی کی ناراضگی رب تعالیٰ کی ناراضگی اور اس کے غضب کا باعث ہے' ایسے ہی نبی کی رضا اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی کا ذریعہ ہے نبی راضی تو رب راضی ۱۳۔ تاقیامت لوگوں کے لئے چنانچہ اب تک سرکش کو لوگ فرعون کہتے ہیں برائی سے اسے یاد کرتے ہیں معلوم ہوا کہ برا شہرہ اللہ کا عذاب ہے اور ذکر خیر اللہ کی رحمت ۱۴۔ جب یہ آیت کریمہ اتری اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ یعنی تم اور تمہارے معبود دوزخ کا ایندھن ہیں تو ابن زبعری وغیرہ بولے کہ یہ آیت صرف ہمارے معبودوں کے لئے ہے یا دوسری قوموں کے معبودوں کے لئے بھی' حضور نے فرمایا تمام جھوٹے معبودوں کے لئے' تو وہ بولے کہ عیسیٰ و مریم علیہ السلام

وَقَالُوْا یٰۤاَیُّهَ السّٰحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ

اور بولے کہ اے جادوگر[۱] ہمارے لئے اپنے رب سے دعا کر اس عہد کے سبب جو اس کا

اِنَّنَا لَمُهْتَدُوْنَ ﴿۴۹﴾ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِذَا هُمْ

تیرے پاس ہے[۲] بے شک ہم ہدایت پر آئیں گے[۳] پھر جب ہم نے ان سے وہ مصیبت

یَنْكُثُوْنَ ﴿۵۰﴾ وَنَادٰی فِرْعَوْنُ فِیْ قَوْمِهٖ قَالَ یٰقَوْمِ

ٹال دی[۴] جبھی وہ عہد توڑ گئے[۵] اور فرعون اپنی قوم میں پکارا کہ اے میری قوم

اَلَیْسَ لِیْ مُلْكُ مِصْرَ وَهٰذِهِ الْاَنْهٰرُ تَجْرِیْ مِنْ

کیا میرے لئے مصر کی سلطنت نہیں[۶] اور یہ نہریں کہ میرے نیچے بہتی ہیں

تَحْتِیْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۵۱﴾ اَمْ اَنَا خَیْرٌ مِّنْ هٰذَا الَّذِیْ

[۷] تو کیا تم دیکھتے نہیں۔ یا میں بہتر ہوں اس سے کہ ذلیل

هُوَ مَهِیْنٌ وَّلَا یَكَادُ یُبِیْنُ ﴿۵۲﴾ فَلَوْلَاۤ اُلْقِیَ عَلَیْهِ اَسْوِرَةٌ

ہے[۸] اور بات صاف کرتا معلوم نہیں ہوتا[۹] تو اس پر کیوں نہ ڈالے گئے سونے کے

مِّنْ ذَهَبٍ اَوْ جَآءَ مَعَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ مُقْتَرِنِیْنَ ﴿۵۳﴾ فَاسْتَخَفَّ

کنگن[۱۰] یا اس کے ساتھ فرشتے آتے کہ اس کے پاس رہتے[۱۱] پھر اس نے اپنی قوم کو

قَوْمَهٗ فَاَطَاعُوْهُ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِیْنَ ﴿۵۴﴾

کم عقل کر لیا تو وہ اس کے کہنے پر چلے بے شک وہ بے حکم لوگ تھے[۱۲]

فَلَمَّاۤ اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۵۵﴾

پھر جب انہوں نے وہ کیا جس پر ہمارا غضب ان پر آیا ہم نے ان سے بدلہ لیا تو ہم نے ان سب کو

فَجَعَلْنٰهُمْ سَلَفًا وَّمَثَلًا لِّلْاٰخِرِیْنَ ﴿۵۶﴾ وَلَمَّا ضُرِبَ

ڈبو دیا[۱۳] انہیں ہم نے کر دیا اگلی داستان اور کہاوت پچھلوں کے لئے[۱۴] اور جب ابن مریم کی

ابْنُ مَرْیَمَ مَثَلًا اِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ یَصِدُّوْنَ ﴿۵۷﴾ وَقَالُوْۤا

مثال بیان کی جائے جبھی تمہاری قوم اس سے ہنسنے لگتے ہیں[۱۵] اور کہتے ہیں

Page-786.bmp

(بقیہ صفحہ ۷۸۶) کی پوجا عیسائی کرتے ہیں' حضرت عزیر کی پوجا یہود کرتے ہیں' فرشتوں کی پوجا مشرکین کرتے ہیں تو چاہیے کہ یہ آیت ان پر بھی صادق آئے' اگر یہ حضرات دوزخ میں ہوں اور ہمارے معبود بھی تو کیا حرج ہے یہ کہہ کر خوب ہنسا۔ اس آیت میں ان کی اس کج بحثی کا ذکر ہے۔
ا۔ جب ہماری پوجا کی وجہ سے ہمارے بت دوزخ میں جائیں گے تو یہ حضرات بھی نصاریٰ و یہود کی پوجا کی وجہ سے وہاں جانے چاہئیں معاذ اللہ ۲۔ کیونکہ ابن زبعری اور تمام کفار عرب جانتے ہیں کہ آیت کریمہ میں لفظ ما ہے جو بے جان بے عقل چیزوں پر بولا جاتا ہے اور یہ انبیاء کرام و فرشتے عقل والے ہیں وہ اس آیت میں کیسے

ءَاٰلِهَتُنَا خَیْرٌ اَمْ هُوَ ؕ مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا ؕ بَلْ هُمْ
کیا کہ ہمارے معبود بہتر ہیں یا وہ ۱ انہوں نے تم سے یہ نہ کہی مگر ناحق جھگڑے کو بلکہ وہ
قَوْمٌ خَصِمُوْنَ ﴿۵۸﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَیْهِ وَ جَعَلْنٰهُ
ہیں جھگڑالو لوگ ۲ وہ تو نہیں مگر ایک بندہ ۳ جس پر ہم نے احسان فرمایا اور اسے ہم نے
مَثَلًا لِّبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ﴿۵۹﴾ وَ لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَّلٰٓىِٕكَةً
بنی اسرائیل کے لئے عجیب نمونہ بنایا ۴ اور اگر ہم چاہتے تو زمین میں تمہارے بدلے فرشتے
فِی الْاَرْضِ یَخْلُفُوْنَ ﴿۶۰﴾ وَ اِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا
بساتے ۵ اور بیشک عیسیٰ قیامت کی خبر ہے ۶ تو
تَمْتَرُنَّ بِهَا وَ اتَّبِعُوْنِ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ﴿۶۱﴾
ہرگز قیامت میں شک نہ کرنا اور میرے پیرو ہونا ۷ یہ سیدھی راہ ہے
وَ لَا یَصُدَّنَّكُمُ الشَّیْطٰنُ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ﴿۶۲﴾ وَ لَمَّا
اور ہرگز شیطان تمہیں نہ روک دے ۸ بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے ۹ اور جب
جَآءَ عِیْسٰی بِالْبَیِّنٰتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ
عیسیٰ روشن نشانیاں لایا ۱۰ اس نے فرمایا میں تمہارے پاس حکمت لے کر
وَ لِاُبَیِّنَ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِیْ تَخْتَلِفُوْنَ فِیْهِ ۚ فَاتَّقُوا
آیا ۱۱ اور اس لئے میں تم سے بیان کردوں بعض وہ باتیں ۱۲ جن میں تم اختلاف رکھتے ہو تو
اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوْنِ ﴿۶۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَبِّیْ وَ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ
اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو۔ بے شک اللہ میرا رب اور تمہارا رب ۱۳ تو اسے پوجو
هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ﴿۶۴﴾ فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ
یہ سیدھی راہ ہے ۱۴ پھر وہ گروہ آپس میں مختلف
بَیْنِهِمْ ۚ فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْ عَذَابِ یَوْمٍ اَلِیْمٍ ﴿۶۵﴾
ہو گئے ۱۵ تو ظالموں کی خرابی ہے ایک دردناک دن کے عذاب سے ۱۶

Page-787.bmp

داخل ہو گئے مگر محض جھگڑے کے لئے یہ بکواس کرتے ہیں ۳۔ یعنی نہ وہ خدا ہیں نہ خدا کے فرزند خالص بندے۔ یہ حصر الوہیت کے لحاظ سے ہے ورنہ ان میں اور بہت سی صفات جمع ہیں' وہ روح اللہ ہیں' کلمۃ اللہ ہیں' رسول ہیں نبیؐ مرسل' صاحب کتاب ہیں' حضور کے مبشر اعظم ہیں' اس آیت میں عیسائیوں کا بھی رد ہے' جو عیسیٰ علیہ السلام کو خدا یا خدا کا بیٹا مانتے ہیں اور یہود کا بھی رد ہے جو آپ کی نبوت کے منکر ہیں' اس سے معلوم ہوا کہ مقبول بندوں کی طرف داری اور تعریف کرنا سنت الٰہیہ ہے' یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر کسی محبوب بندے کو لوگ خدا بھی مان لیں تو تم ان کی تردید میں اس بندے کی توہین نہ کرو اس کی عظمت باقی رکھو ۴۔ اپنی قدرت کاملہ کا کہ انہیں بغیر باپ پیدا کیا اور انہیں نبوت و رسالت سے سرفراز فرمایا ۵۔ جو ہماری عبادت کرتے اور زمین بھی آسمانوں کی طرح نور خانہ بن جاتی کہ یہاں کوئی گناہ نہ ہوتا' مگر یہ حکمت کاملہ کے خلاف تھا ۶۔ معلوم ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام کا قریب قیامت اترنا برحق ہے کیونکہ وہ علامت قیامت ہے' لیکن آپ کا وہ آنا ہمارے نبی کے امتی ہونے کی حیثیت سے ہو گا' یعنی نبوت پر بھی فائز ہوں گے اور امتی بھی ہوں گے' خالق کے نزدیک درجۂ نبوت پر اور مخلوق کے لحاظ سے مجتہد اسلام جیسے کوئی حاکم دوسرے حاکم کی کچہری میں گواہ بن کر پیش ہو جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر زندہ نہ مانے وہ اس آیت کا منکر ہے اور سیدھے راستہ پر نہیں' رب نے اس کو ہی سیدھا راستہ فرمایا ۷۔ اس طرح کہ میرے رسولوں کی پیروی کرو' ان کی پیروی اللہ کی پیروی ہے' ورنہ براہ راست کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی پیروی نہیں کر سکتا' فرمان ماننا اطاعت ہے۔ کسی کی مثل کام کرنا اتباع اور پیروی ہے ۸۔ قیامت پر اعتقاد رکھنے سے یا نزول عیسیٰ علیہ السلام کے عقیدے سے' یا نبی کی اتباع و اطاعت سے ۹۔ کہ وہ تمہارے والد آدم علیہ السلام کی وجہ سے جنت سے نکالا گیا ہے پھر وہ تمہارا دوست کیسے ہو سکتا ہے۔ ۱۰۔ انجیل شریف کی آیتیں یا اپنے معجزات' مردے زندہ کرنا' اندھے' کوڑھی اچھے کرنا' غیب کی خبریں بتانا کہ تم گھر میں یہ کھا کر یہ بچا کر آئے ہو ۱۱۔ انجیل شریف اور اپنے حکیمانہ وعظ و نصیحت' عیسیٰ علیہ السلام بے مثل حکیمانہ کلام فرماتے تھے ۱۲۔ یہاں یا تو بعض ' بمعنی کل ہے' جیسے کل ' بمعنی بعض بھی بولا جاتا ہے' رب فرماتا ہے۔ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰی كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ یا مراد دینی امور ہیں جو توریت میں مذکور تھے ۱۳۔ یعنی جیسے رب تعالیٰ تمہارا رب ہے۔ میرا بھی رب ہے' میرا اب یعنی باپ نہیں' خیال رہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے ربوبیت الٰہیہ کو پہلے اپنی طرف نسبت فرمایا' پھر دوسروں کی طرف' کیونکہ انبیاء کرام تمام مخلوق کے لئے وسیلہ عظمیٰ ہوتے ہیں ۱۴۔ یعنی اللہ کی عبادت کرنی سیدھا راستہ ہے' میری عبادت کرنا ٹیڑھا راستہ جو دوزخ میں پہنچائے گا ۱۵۔ اس طرح کہ بعض نے عیسیٰ علیہ السلام کو خدا بعض نے خدا کا بیٹا بعض نے خدا کا

(بقیہ صفحہ ۷۸۷) طول مانا ۱۶۔ یعنی ان اختلاف کرنے والوں میں جو ظالم و کافر ہیں وہ عذاب کے مستحق ہیں' جو حق پر ہیں' کہ انہیں رب کا بندہ مانتے ہیں وہ ثواب کے مستحق۔

ا۔ خیال رہے کہ قیامت کا دن پچاس ہزار سال کا ہے اور قیامت کی نشانیاں بہت پہلے سے ظاہر ہو رہی ہیں۔ مگر قیامت کا آنا اچانک اور آنا" فانا" ہو گا' لوگ بالکل بے خبر ہو کر اپنے کام کاج میں مشغول ہوں گے کہ قیامت آ جائے گی' یہاں اس آنے کا ذکر ہے رب فرماتا ہے۔ وما امرالساعۃ الاکلمح بالبصراوھواقرب ۲۔ یعنی دنیا کی

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ

کاہے کے انتظار میں ہیں مگر قیامت کے کہ ان پر اچانک آجائے اور انہیں

لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۶۶﴾ اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍۭ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ

خبر نہ ہو لہ گہرے دوست اس دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے ٹہ

اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ ﴿۶۷﴾ يٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَاۤ

مگر پرہیزگار تہ ان سے فرمایا جائے گا اے میرے بندو آج نہ تم پر خوف

اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ﴿۶۸﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا

نہ تم کو غم ہو ٹہ وہ جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے اور

مُسْلِمِيْنَ ﴿۶۹﴾ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ ﴿۷۰﴾

مسلمان تھے ۵ داخل ہو جنت میں تم اور تمہاری بیبیاں ۶ اور تمہاری خاطریں ہوتیں ۷

يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّاَكْوَابٍ وَ

Page-788.bmp

ان پر دورہ ہوگا سونے کے پیالوں اور جاموں کا ۸ اور

فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ وَاَنْتُمْ

اس میں جو جی چاہے ۹ اور جس سے آنکھ کو لذت پہنچے ۱۰ اور تم

فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۷۱﴾ وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْۤ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا

اس میں ہمیشہ رہو گے ۱۱ اور یہ ہے وہ جنت جس کے تم وارث کئے گئے اپنے اعمال سے ۱۲

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۷۲﴾ لَكُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ كَثِيْرَةٌ مِّنْهَا

تمہارے لئے اس میں بہت میوے ہیں کہ ان میں سے

تَاْكُلُوْنَ ﴿۷۳﴾ اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ﴿۷۴﴾

کھاؤ ۱۳ بے شک مجرم جہنم کے عذاب میں ہمیشہ رہنے والے ہیں ۱۴

لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ﴿۷۵﴾ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ

اور کبھی ان پر سے ہلکا نہ پڑے گا ۱۵ اور وہ اس میں بے آس رہیں گے ۱۶ اور ہم نے ان پر

دوستیاں' قرابتیں قیامت میں دشمنی میں تبدیل ہو جائیں گی' مومن باپ کافر بیٹے کا دشمن ہو جائے گا' بلکہ کافر کے اعضاء بھی کافر کے دشمن ہو جائیں گے' اور اس کے خلاف گواہی دیں گے' دنیا فانی ہے' تو دنیا کی دوستی بھی فانی ۳۔ اس سے معلوم ہوا کہ مومنوں کی قرابتداریاں اور دوستیاں قیامت میں کام آئیں گی مگر مومنوں کو' لہٰذا نبی اور ولی کی قرابت ضرور کام آئے گی ۴۔ اللہ تعالیٰ مومن کو اس کے دوستوں اور مومن عزیزوں کے ساتھ جمع کر کے فرمائے گا کہ اب تم ہمیشہ ساتھ رہو نہ تمہیں کچھ غم نہ جدائی وغیرہ کا کھٹکا' انشاء اللہ حضور کے عاشق حضور کے ساتھ ہوں گے ۵۔ یہ خطاب صرف مومن متقی سے ہو گا۔ یہاں ایمان سے مراد درستیٔ عقاید ہے اور اسلام سے مراد اچھے اعمال ہیں یا ایمان سے مراد اچھے عقیدے ہیں اور اسلام سے مراد ان کا اعلان و اظہار ۶۔ یعنی دنیا کی وہ مومن بیویاں جو تمہارے نکاح میں فوت ہوئیں' کیونکہ حوریں تو پہلے سے ہی جنت میں ہیں انہیں داخل کرنے کے کیا معنی اور کافرہ بیوی دوزخی ہے' جس عورت مومنہ کے چند نکاح ہوئے' وہ اپنے آخری خاوند کے ساتھ ہو گی' اس لئے حضور کی بیویاں دوسروں پر حرام ہیں کہ وہ حضور کے ساتھ جنت میں ہوں گی ۷۔ ایسی خاطر و تواضع جس کا اثر تمہارے چہروں پر نمودار ہو گا' غرضیکہ رب تعالیٰ اپنی شان کے لائق دے گا ۸۔ اس طرح کہ غلمان سونے کے پیالوں میں شراباً" طہوراً" بھر کر پیش کریں گے' چونکہ جنتی لوگ حلقے بنا کر بیٹھا کریں گے اس لئے غلمان ان حلقوں میں گردش کریں گے۔ ۹۔ کیونکہ جنتی بری چیز چاہے گا ہی نہیں کہ وہاں نفس امارہ نہ ہو گا ۱۰۔ خوبصورت باغ و نہریں اور حسین بیویاں بلکہ دیدار جناب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم' اور دیدار جمال پروردگار' جو تمام نعمتوں سے اعلیٰ نعمت ہے' رب نصیب کرے۔ کیونکہ یہ لوگ دنیا میں حضور کے لئے ترس گئے تھے' عشق الٰہی کی آگ میں جلتے بھنتے تھے ۱۱۔ اس طرح کہ نہ تمہیں فنا نہ ان نعمتوں کو فنا' دنیا کے پھل موسم میں ہی ہوتے ہیں مگر وہاں ہمیشہ رہیں گے رب فرماتا ہے۔ اکلھا دائم ۱۲۔ اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ جنت محض رب کے کرم سے ملے گی' اس لئے اسے وراثت فرمایا جو اپنی کمائی کی نہیں ہوتی' دوسرے یہ کہ اس وراثت کا ذریعہ نیک اعمال ہیں' "حقیقتاً" ہوں یا "حکماً" ۱۳۔ اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے' ایک یہ کہ جنت کے درخت سدا بہار ہیں' ان کے پھلوں میں کمی نہیں آتی' ایک پھل توڑا کہ دوسرا اس کی جگہ اسی وقت نمودار ہو گیا۔ دوسرے یہ کہ وہاں کوئی چیز مضر نہ ہو گی کسی سے پرہیز نہ ہو گا' تیسرے یہ کہ باوجود خوب کھانے کے وہاں کچھ کمی نہ آئے گی اس لئے یہاں منہا فرمایا گیا ۱۴۔ مجرم سے مراد کافر ہے کیونکہ دوزخ میں ہمیشگی صرف کفار کو ہے ۱۵۔ نہ واقع میں نہ احساس میں جس قدر شدت اول وقت ہو گی اسی قدر ہمیشہ محسوس ہوتی رہے گی ۱۶۔ اللہ کی رحمت سے مایوسی کفار کا عذاب ہے' اگر گنہگار مومن دوزخ میں گیا تو اس

(بقیہ صفحہ ۷۸۸) کی آس نہ ٹوٹے گی' اسے امید رہے گی۔

۱۔ کہ وہ خود سرکشی اور نافرمانی کرکے اس حال کو پہنچے' اس سے معلوم ہوا کہ کفار کے چھوٹے بچے جو نا سمجھی میں فوت ہو گئے وہ دوزخی نہیں واللہ و رسولہ اعلم ۲۔ اس سے معلوم ہوا کہ دنیا میں وسیلے کے منکر وہاں وسیلے کے قائل ہو جائیں گے ۳۔ یعنی تمہیں موت نہ آئے گی' ہمیشہ ایسے ہی رہو گے مالک کی طرف سے یہ جواب ایک ہزار برس کے بعد ہو گا۔ اس مدت میں دوزخی چیختے ہی رہیں گے (از روح) ۴۔ معلوم ہوا کہ نبی کے کام رب کے کام ہیں' دنیا میں حق لانے والے نبی ہیں مگر رب نے فرمایا کہ ہم حق لائے ۵۔ اکثر اس لئے فرمایا کہ ان میں سے بعض ایمان لانے والے بھی تھے' معلوم ہوا کہ دینی چیزوں سے کراہت کرنا کفار کا کام ہے ۶۔ حضور کو ایذا پہنچانے کا جس کی وہ دن رات تدبیریں سوچتے ہیں' لہٰذا یہ استفہام اقراری ہے ۷۔ کہ آپ کو ان کے مکر و فریب سے محفوظ رکھیں گے' رب نے یہ وعدہ پورا فرما دیا' دیکھو ہجرت کی رات کیا ہوا۔ جو دشمنوں میں گھرا ہو وہ اس آیت کا وظیفہ کرے' انشاء اللہ محفوظ رہے گا۔ مجرب ہے ۸۔ معلوم ہوا کہ تحریر یا گواہی انسان کی دہن دوزی کے لئے ہے رب کے علم کے لئے نہیں' یہ بھی معلوم ہوا کہ ہر بالغ مکلف کا ہر قول و فعل لکھا جاتا ہے' خواہ مومن ہو یا کافر' بعض علماء نے فرمایا کہ کافر کی صرف بدیاں لکھی جاتی ہیں اور دوسرا فرشتہ اس پر گواہ ہوتا ہے' ان کے نزدیک اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ جو خفیہ سازشیں یہ کر رہے ہیں' ہم انہیں لکھ رہے ہیں ۹۔ (شان نزول) نضر ابن حارث نے حضور سے عرض کیا کہ فرشتے خدا کی لڑکیاں ہیں۔ اس کی تردید میں یہ آیت اتری' نضر خوش ہوا کہ قرآن میں میری تصدیق آگئی' حضور نے فرمایا کہ اس میں تیری تردید ہے' اس سے تین مسئلے معلوم ہوئے' ایک یہ کہ بیٹا باپ کی جنس ہوتا ہے' لہٰذا خدا کا بیٹا خدا ہوتا' دوسرے یہ کہ ناممکن کو ناممکن پر معلق کر سکتے ہیں' دیکھو نہ رب کے لئے اولاد ممکن ہے نہ حضور کا اس کی عبادت کرنا ممکن' تیسرے یہ کہ ساری مخلوق میں سب سے پہلے رب کی عبادت نور محمدی نے کی' فرمایا گیا اگر رب کے بیٹا ہوتا' تو سب سے پہلے میں اس کا عابد ہوتا۔ ۱۰۔ یعنی چونکہ رب تعالیٰ تمام چیزوں کا رب ہے۔ لہٰذا اس کی تسبیح پڑھو اور اسے عیوب سے پاک مانو' اولاد بھی اس کے لئے عیب ہے' اس سے معلوم ہوا کہ اگرچہ ساری مخلوق کا رب اللہ تعالیٰ ہی ہے مگر ادب یہ ہے کہ اسے اچھی چیزوں کی طرف نسبت دو ۱۱۔ یعنی ان کی پروا نہ کرو ان کے کفر پر رنج و غم نہ کرو' لہٰذا آیت منسوخ نہیں' اس سے معلوم ہوا کہ حضور مومنوں اور اپنے غلاموں کو چھوڑتے نہیں اپنے دامن کرم میں رکھتے ہیں' رب فرماتا ہے وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۱۲۔ اس سے قیامت کا دن مراد ہے یعنی قیامت تک ان سے بے پروا رہو۔ معلوم ہوا کہ مومن کی قیامت تک حضور پروا کرتے ہیں' بعد موت سب عزیز و اقارب چھوڑ جاتے مگر وہ رحمت والے نہیں چھوڑتے ۱۳۔ بہت اعلیٰ ترجمہ ہے' اس ترجمہ پر نکرہ کی تکرار کا اعتراض نہیں ۱۴۔ لہٰذا اس کی ہر مخلوق میں حکمت ہے' بری چیزیں خود بری ہیں مگر ان کا پیدا کرنا برا نہیں۔

وَلٰكِنْ كَانُوْا هُمُ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۷۶﴾ وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ

کچھ ظلم نہ کیا ہاں وہ خود ہی ظالم تھے ۱ اور وہ پکاریں گے اے مالک تیرا رب

عَلَيْنَا رَبُّكَ ؕ قَالَ اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ ﴿۷۷﴾ لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ

ہمیں تمام کر چکے ۲ وہ فرمائے گا تمہیں تو ٹھہرنا ہے ۳ بیشک ہم تمہارے پاس حق لائے ۴

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ﴿۷۸﴾ اَمْ اَبْرَمُوْٓا اَمْرًا

مگر تم میں اکثر کو حق ناگوار ہے ۵ کیا انہوں نے اپنے خیال میں کوئی کام

فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ ﴿۷۹﴾ اَمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ

پکا کر لیا ہے ۶ تو ہم اپنا کام پکا کرنے والے ہیں ۷ کیا اس گھمنڈ میں ہیں کہ

وَنَجْوٰىهُمْ ؕ بَلٰى وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُوْنَ ﴿۸۰﴾ قُلْ

ہم ان کی آہستہ بات اور ان کی مشورت کو نہیں سنتے ہاں کیوں نہیں اور ہمارے فرشتے

اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ ۖۗ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ ﴿۸۱﴾

ان کے پاس لکھ رہے ہیں ۸ تم فرماؤ بفرض محال رحمٰن کے کوئی بچہ ہوتا تو سب سے پہلے میں پوجتا ۹

Page-789.bmp

سُبْحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ

پاکی ہے آسمانوں اور زمین کے رب کو عرش کے رب کو ان باتوں

عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا حَتّٰى

سے جو یہ بناتے ہیں ۱۰ تو تم انہیں چھوڑو کہ بیہودہ باتیں کریں اور کھیلیں ۱۱ یہاں تک

يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ﴿۸۳﴾ وَهُوَ الَّذِيْ فِي

کہ اپنے اس دن کو پائیں جس کا ان سے وعدہ ہے ۱۲ اور وہی آسمان

السَّمَآءِ اِلٰهٌ وَّفِي الْاَرْضِ اِلٰهٌ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ﴿۸۴﴾

والوں کا خدا اور زمین والوں کا خدا ۱۳ اور وہی حکمت و علم والا ہے ۱۴

وَتَبٰرَكَ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا

اور بڑی برکت والا ہے وہ کہ اسی کیلئے ہے سلطنت آسمانوں اور زمین کی اور جو کچھ ان کے درمیان

ا۔ یعنی دائمی اور حقیقی ملکیت رب تعالیٰ کی ہے اس کے بعض بندے مجازی عارضی مالک ہیں' جیسے ہم اپنے گھربار کے بادشاہ' تمام ملک کا حضور ساری خدائی کے مالک رب فرماتا ہے۔ انا اعطیناک الکوثر ۲۔ جسے چاہے دے جسے چاہے نہ دے' چنانچہ رب تعالیٰ نے ہمارے حضور کو قیامت کا علم دیا' اس کی مختصر تحقیق سورہ لقمان کے اخیر میں ہو چکی ہے ۳۔ اس طرح کہ ان کے بت تو بالکل شفاعت کے مختار نہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام عزیر علیہ السلام کو شفاعت کا اذن تو ہے مگر وہ ان کی شفاعت کریں گے نہیں کیونکہ یہ لوگ کافر ہیں' لہٰذا آیت بالکل صاف ہے اس پر کچھ شبہ نہیں ۴۔ جیسے انبیاء کرام و اولیاء اللہ' علماء دین بلکہ عام مومنین بھی' یہ سب شفاعت کریں گے' شفاعت کی نفیس تحقیق اور شفاعت کی قسمیں ہماری تفسیر نعیمی میں ملاحظہ کرو ۵۔ یہ جواب دینے والے مشرکین عرب ہیں نہ کہ دہریئے کہ وہ تو رب کو مانتے ہی نہ تھے' اس کے باوجود وہ کافر ہیں کیونکہ وہ حضور کو نہیں مانتے اس سے معلوم ہوا کہ حضور کا انکار کر کے خدا تعالیٰ کی ذات و صفات مان لینے سے ایمان نہیں ملتا جیسے شیطان کافر ہے اگرچہ نبوت کے سوا تمام چیزوں کا اقراری ہے ۶۔ کہ اس اقرار کے باوجود رب کی توحید اور تمہاری نبوت کے انکاری ہیں ۷۔ اس سے معلوم ہوا کہ رب تعالیٰ کو نبی کی ہر ادا محبوب ہے اسی لئے ان کے شہر' ان کے زمانہ' ان کی عمر' ان کے کلام کی قسم فرمائی' خیال رہے کہ رب کی قسمیں یقین دلانے کے لئے نہیں ہوتیں' بلکہ جن کی قسم فرمائی جائے ان کی محبوبیت یا اہمیت دکھانے کے لئے ہوتی ہے ۸۔ ان کے کفر پر ملول نہ ہو یہ مطلب نہیں کہ انہیں تبلیغ نہ کرو۔ تبلیغ تو ہر کافر کو آخر تک کی جائے گی ۹۔ یہ سلام بیزاری اور متارکت و ترک تعلق کا ہے نہ کہ محبت کا' کیونکہ کفار کو سلام کرنا ممنوع ہے یہ ایسا ہی ہے جیسے کہا جاتا ہے تجھے دور ہی سے سلام' خیال رہے کہ التحیات میں حضور کو سلام اظہار نیاز مندی کے لئے ہے' ایک دوسرے کو سلام تحیۃ کا ہے رب تعالیٰ کا اپنے خاص بندوں کو سلام فرمانا عزت و اکرام کا رب فرماتا ہے۔ وَسَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ کافروں کو سلام نفرت و بے زاری ہے' فرشتوں کا سلام اعزاز و تکریم کا ہے' غرضیکہ سلام کی بہت نوعیتیں ہیں ۱۰۔ اس رات سے مراد یا شب قدر ہے' ستائیسویں رمضان یا شب معراج یا شب برات' پندرھویں شعبان' اس رات میں پورا قرآن لوح محفوظ سے دنیاوی آسمان کی طرف اتارا گیا پھر وہاں سے تیئس سال کے عرصہ میں تھوڑا تھوڑا حضور پر اترا۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ جس رات میں قرآن اترا وہ مبارک ہے' تو جس رات میں صاحب قرآن دنیا میں تشریف لائے وہ بھی مبارک ہے ۱۱۔ اس رات میں سال بھر کے رزق' موت' زندگی' عزت و ذلت' غرض تمام انتظامی امور لوح محفوظ سے فرشتوں کے صحیفوں میں نقل کر کے ہر صحیفہ اس محکمہ کے فرشتوں کو دے دیا جاتا ہے۔ جیسے ملک الموت کو تمام مرنے والوں کی فہرست وغیرہ' اس سے معلوم ہوا کہ علوم خمسہ پر فرشتوں کو سال بھر پہلے مطلع کر دیا جاتا ہے تو اگر حضور کو اطلاع تام دے دی گئی تو اعتراض کیا ہے ۱۲۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام خلق کی طرف نبی بنا کر' شفیع بنا کر' جیسا کہ اگلی آیت سے ظاہر ہے۔

بَيْنَهُمَا ۚ وَعِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۵﴾ وَ

ہے لے اور اسی کے پاس ہے قیامت کا علم ۲ے اور تمہیں اسی کی طرف پھرنا اور

لَا يَمْلِكُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الشَّفَاعَةَ

جن کو یہ اللہ کے سوا پوجتے ہیں شفاعت کا اختیار نہیں رکھتے ۳ے

اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۸۶﴾ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ

ہاں شفاعت کا اختیار انہیں ہے جو حق کی گواہی دیں اور علم رکھیں ۴ے اور اگر تم ان سے

مَّنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿۸۷﴾ وَقِيْلِهٖ

پوچھو کہ انہیں کس نے پیدا کیا تو ضرور کہیں گے اللہ نے ۵ے تو کہاں اوندھے جاتے ہیں ۶ے مجھے

يٰرَبِّ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾ فَاصْفَحْ عَنْهُمْ

رسول کے اس کہنے کی قسم ۷ے کہ اے میرے رب یہ لوگ ایمان نہیں لاتے تو ان سے درگزر کرو

وَقُلْ سَلٰمٌ ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۸۹﴾

۸ے اور فرماؤ بس سلام ہے ۹ے کہ آگے جان جائیں گے

آیاتہا ۵۹ | ۴۴ سُوْرَةُ الدُّخَانِ مَكِّيَّةٌ ۶۴ | رکوعاتہا ۳

سورۃ الدخان مکی ہے اس میں ۵۹ آیتیں ۳ رکوع ۳۴۶ کلمے اور ۱۴۳۱ حروف ہیں (خزائن)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

حٰمٓ ﴿۱﴾ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۲﴾ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ

قسم اس روشن کتاب کی بے شک ہم نے اسے برکت والی رات میں اتارا ۱۰ے

مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ﴿۳﴾ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ

بے شک ہم ڈر سنانے والے ہیں اس میں بانٹ دیا جاتا ہے ہر حکمت والا

حَكِيْمٍ ﴿۴﴾ اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا ۚ اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ﴿۵﴾

کام ۱۱ے ہمارے پاس کے حکم سے بے شک ہم بھیجنے والے ہیں ۱۲ے

رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ رَبِّ
تمہارے رب کی طرف سے رحمت بے شک وہی سنتا جانتا ہے وہ جو رب

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۘ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ۝
ہے آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اگر تمہیں یقین ہو۱

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۭ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَاۗىِٕكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ۝
اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں وہ جلائے اور مارے۲ تمہارا رب اور تمہارے اگلے باپ دادا

بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ يَّلْعَبُوْنَ ۝ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَاۗءُ
کا رب۳ بلکہ وہ شک میں پڑے کھیل رہے ہیں۴ تو تم اس دن کے منتظر ہو جب آسمان ایک

بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ۝ يَّغْشَى النَّاسَ ۭ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝
ظاہر دھواں لائے گا۵ کہ لوگوں کو ڈھانپ لے گا یہ ہے دردناک عذاب

رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ۝ اَنّٰى لَهُمُ
اس دن کہیں گے اے ہمارے رب ہم پر سے عذاب کھول دے ہم ایمان لاتے ہیں۶ کہاں

الذِّكْرٰى وَقَدْ جَاۗءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ۝ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ
سے ہو انہیں نصیحت ماننا۷ حالانکہ ان کے پاس صاف بیان فرمانے والا رسول تشریف لا چکا۸

وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ ۝ اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيْلًا
پھر اس سے روگرداں ہوئے اور بولے سکھایا ہوا دیوانہ ہے۹ ہم کچھ دنوں کو عذاب کھولے دیتے

اِنَّكُمْ عَاۗىِٕدُوْنَ ۝ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى ۚ
ہیں۱۰ تم پھر وہی کرو گے۱۱ جس دن ہم سب سے بڑی پکڑ پکڑیں گے۱۲

اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ ۝ وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ
بے شک ہم بدلہ لینے والے ہیں اور بے شک ہم نے ان سے پہلے فرعون کی قوم کو جانچا۱۳

وَجَاۗءَهُمْ رَسُوْلٌ كَرِيْمٌ ۝ اَنْ اَدُّوْٓا اِلَيَّ عِبَادَ اللّٰهِ ۭ
اور ان کے پاس ایک معزز رسول تشریف لایا۱۴ کہ اللہ کے بندوں کو مجھے سپرد کر دو۱۵

وقف لازم
وقف لازم

Page-791.bmp

۱۔ یعنی اگر تمہیں یقین ہو کہ اللہ تعالیٰ تمام عالم کا ہی رب ہے تو یہ بھی یقین کر لو کہ حضور تمام عالموں کے رسول ہیں کیونکہ وزیر اعظم کی وزارت ساری مملکت میں ہوتی ہے ۲۔ یعنی جسمانی زندگی و موت اسی کے قبضے میں ہے' روح جسم کی زندگی کا سبب ہے' اور ایمان یعنی حضور کی غلامی روحانی و دل کی زندگی کا سبب ہے ۳۔ ہمارے جسمانی باپ دادے آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد ہے' روحانی باپ دادے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضور کے صحابہ ہیں ۴۔ اب تک کفار یہ ہی فیصلہ نہ کر سکے کہ رب دو ہیں یا زیادہ کوئی کچھ کہتا ہے کوئی کچھ' ایسے ہی انہیں یقین نہیں کہ حضور کون ہیں' کوئی کہتا ہے شاعر ہیں کوئی ساحر کوئی مجنون نعوذ باللہ لہٰذا ان کا شک میں ہونا بالکل ظاہر ہے اور آیت پر کوئی اعتراض نہیں ۵۔ جو قریب قیامت ظاہر ہو گا' مشرق و مغرب بھر دے گا اس دھوئیں سے مسلمان کو زکام سا محسوس ہو گا۔ اور کافروں کو مدہوشی ہو گی' یا وہ دھواں جو عرب میں نمودار ہو چکا حضور کے زمانہ میں کہ وہاں سخت قحط پڑا۔ جس کے سبب لوگ مردار کھا گئے' اور بھوک کی وجہ سے نظریں ضعیف ہو گئیں جب آسمان کو دیکھتے تو دھواں سا معلوم ہوتا (خزائن وغیرہ) ۶۔ چنانچہ اس قحط سالی سے تنگ آ کر ابوسفیان حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ دعا فرمائیں اگر قحط دور ہو گیا تو ہم آپ پر ایمان لے آئیں گے (روح) ۷۔ یعنی جھوٹ بول رہے ہیں ایمان نہ لائیں گے جیسا کہ بعد میں ظاہر ہوا۔ یا قیامت کے قریب دھواں دیکھ کر ایمان معتبر نہیں ۸۔ معلوم ہوا کہ عذاب دیکھ کر ایمان لانا اس لئے قبول نہیں ہوتا کہ اس میں پیغمبر کی زبان پر اعتماد نہیں ہوتا بلکہ اپنی آنکھ یا عقل پر اعتماد ہے اور ایمان نام ہے پیغمبر پر اعتماد کا یہ ہی ایمان بالغیب ہے اور اگر قحط کا دھواں مراد ہو تو مطلب یہ ہے کہ جب یہ لوگ حضور کے بڑے بڑے معجزات دیکھ کر ایمان نہ لائے تو دھواں دیکھ کر کیا ایمان لائیں گے (روح) ۹۔ اس میں کفار کی حماقت کا ذکر ہے کہ وہ حضور کو دیوانہ بھی کہتے تھے' پھر معلم یعنی سکھایا پڑھایا ہوا بھی مانتے تھے' حالانکہ دیوانے سکھائے پڑھائے نہیں جاتے ۱۰۔ خیال رہے کہ جو عذاب ہلاک کرنے آتا ہے اسے دیکھ کر ایمان لانا معتبر نہیں ہوتا' اور جو عذاب تنبیہ کے لئے آتا ہے اسے دیکھ کر ایمان لانا قبول ہے' دیکھو فرعون پر خون' جوں' مینڈک وغیرہ کے بہت سے عذاب آتے رہے پھر بھی اسے ایمان لانے کی دعوت دی جاتی رہی لیکن غرق ہونے کے وقت ایمان لایا قبول نہ ہوا۔ کیونکہ پچھلے عذاب تنبیہ کے لئے تھے اور یہ عذاب ہلاکت کے لئے لہٰذا آیت پر کوئی اعتراض نہیں۔ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ ہم قحط دور کئے دیتے ہیں' حضور کی دعا کی برکت سے' معلوم ہوا کہ کفار مکہ بھی حضور کو مشکل کشا سمجھتے تھے اس کا منکر ان سے بھی بدتر ہے ۱۱۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا' کہ قحط دور ہو جانے پر وہ لوگ ایمان نہ لائے ۱۲۔ قیامت کے دن یا کفار کی موت کے وقت کیونکہ کافر کی موت پکڑ ہے۔ مومن کی موت یار کے گھر کا بلاوا۔ ۱۳۔ انہیں نعمتیں سلطنت دے کر اور موسیٰ علیہ السلام کو بھیج کر' معلوم ہوا کہ دنیاوی نعمتیں رب کی آزمائش ہیں' انہیں پا کر غافل نہ ہو جانا چاہیے ۱۴۔ معلوم ہوا کہ انبیاء کرام اخلاق و نسب کے لحاظ سے بھی اعلیٰ و اشرف ہوتے ہیں' اور خالق و مخلوق کے نزدیک بڑی تعظیم و توقیر کے مستحق' اس آیت سے بہت سے مسائل نکل سکتے ہیں' جو انہیں ذلیل کہے وہ خود خوار و ذلیل ہے ۱۵۔ اپنی غلامی و قید سے آزاد کر کے میرے سپرد کرو۔ معلوم ہوا کہ اللہ کی رحمتیں نبی کے ذریعہ ہم کو ملتی ہیں خیال رہے کہ بنی اسرائیل کا اصلی وطن شام تھا۔ یوسف علیہ السلام کے زمانہ سے وہ مصر پہنچے' یہاں وہ مہمان یا مسافر کی حیثیت سے تھے' آپ نے فرمایا

(بقیہ صفحہ ۷۹۱) کہ انہیں میرے سپرد کرو' تاکہ میں انہیں ان کے وطن شام لے جاؤں
۱۔ بلکہ میری اطاعت کرو' مجھ پر ایمان لاؤ کیونکہ آپ فرعونیوں کے بھی نبی تھے ۲۔ اپنے معجزات عصا' ید بیضا وغیرہ۔ معلوم ہوا کہ معجزات ثبوت نبوت کے لئے ہوتے ہیں ۳۔ فرعونیوں نے آپ کو قتل کی دھمکی دی تھی' اس پر آپ نے یہ فرمایا ۴۔ اور میرے قتل کے ارادے سے باز آ جاؤ مجھ سے دشمنی نہ کرو کہ اس میں تمہاری ہی بھلائی ہے' مگر وہ باز نہ آئے ۵۔ یعنی بنی اسرائیل کو لے کر راتوں رات مصر سے نکل جاؤ' یہ دسویں محرم جمعہ کی رات تھی' رات میں اس لئے نکالا تاکہ صبح کو فرعونی

إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿١٨﴾ وَأَنْ لَا تَعْلُوا عَلَى اللَّهِ ۖ إِنِّي

بے شک میں تمہارے لئے امانت والا رسول ہوں اور اللہ کے مقابل سرکشی نہ کرو بے شک میں

آتِيكُمْ بِسُلْطَانٍ مُبِينٍ ﴿١٩﴾ وَإِنِّي عُذْتُ بِرَبِّي وَرَبِّكُمْ

تمہارے پاس ایک روشن سند لاتا ہوں ۲ اور میں پناہ لیتا ہوں اپنے رب اور تمہارے رب کی

أَنْ تَرْجُمُونِ ﴿٢٠﴾ وَإِنْ لَمْ تُؤْمِنُوا لِي فَاعْتَزِلُونِ ﴿٢١﴾

اس سے کہ تم مجھے سنگسار کرو ۳ اور اگر تم میرا یقین نہ لاؤ تو مجھ سے کنارے ہو جاؤ ۴

فَدَعَا رَبَّهُ أَنَّ هَٰؤُلَاءِ قَوْمٌ مُجْرِمُونَ ﴿٢٢﴾ فَأَسْرِ بِعِبَادِي

تو اس نے اپنے رب سے دعا کی کہ یہ مجرم لوگ ہیں ہم نے حکم فرمایا کہ میرے بندوں

لَيْلًا إِنَّكُمْ مُتَّبَعُونَ ﴿٢٣﴾ وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا ۖ إِنَّهُمْ جُنْدٌ

کو راتوں رات لے نکل ضرور تمہارا پیچھا کیا جائے گا ۵ اور دریا کو یونہی جگہ جگہ سے کھلا چھوڑ

مُغْرَقُونَ ﴿٢٤﴾ كَمْ تَرَكُوا مِنْ جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ﴿٢٥﴾ وَزُرُوعٍ

Page-792.bmp

دے ۶ بے شک وہ لشکر ڈبو دیا جائے گا ۷ کتنے چھوڑ گئے باغ اور چشمے اور کھیت

وَمَقَامٍ كَرِيمٍ ﴿٢٦﴾ وَنَعْمَةٍ كَانُوا فِيهَا فَاكِهِينَ ﴿٢٧﴾ كَذَٰلِكَ ۖ

اور عمدہ مکانات ۸ اور نعمتیں جن میں وہ فارغ البال تھے ہم نے یونہی کیا

وَأَوْرَثْنَاهَا قَوْمًا آخَرِينَ ﴿٢٨﴾ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ

اور ان کا وارث دوسری قوم کو کر دیا ۹ تو ان پر آسمان اور زمین نہ

وَالْأَرْضُ وَمَا كَانُوا مُنْظَرِينَ ﴿٢٩﴾ وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِي

روئے ۱۰ اور انہیں مہلت نہ دی گئی ۱۱ اور بے شک ہم نے بنی

إِسْرَائِيلَ مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِينِ ﴿٣٠﴾ مِنْ فِرْعَوْنَ ۚ

اسرائیل کو ذلت کے عذاب سے نجات بخشی ۱۲ فرعون سے بے شک

إِنَّهُ كَانَ عَالِيًا مِنَ الْمُسْرِفِينَ ﴿٣١﴾ وَلَقَدِ اخْتَرْنَاهُمْ

وہ متکبر حد سے بڑھنے والوں میں سے تھا اور بے شک ہم نے انہیں ۱۳ دانستہ

لوگ جمع ہو کر ان کے پیچھے نکلیں اور سارے بحر قلزم میں ڈوبیں' اگر دن میں نکلتے تو یہ مدعا حاصل نہ ہوتا ۶۔ یعنی تمہارے لئے جو بحر قلزم میں خشک راستے پیدا فرمائے گئے ہیں' تم ان راستوں کو عصا مار کر دریا کا پانی جاری فرما کر بند نہ کرو' ایسے ہی رہنے دو تاکہ فرعونی تمہاری طرح ان میں داخل ہو جاویں تو پھر پانی ان پر منطبق ہو جائے جس سے وہ ڈوب جائیں ۷۔ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو فرعونیوں کے وقت' موت' جگہ' کیفیت سے مطلع فرما دیا تھا۔ یہ سب چیزیں علوم خمسہ سے ہیں چونکہ فرعون کو پانی کی نہروں پر ناز تھا اس لئے اسے پانی میں ہی غرق کیا ۸۔ فرعونی باغات رشید سے اسوان تک تھے' بیس دن کی مسافت میں یہ باغات بہت گھنے بہت پھلدار تھے (روح) اس کے محلات بہت مزین و آراستہ تھے' جنہیں بعد میں بنی اسرائیل نے استعمال کیا ۹۔ اس سے معلوم ہوا کہ کفار کی بستیوں اور ان کے مکانات میں رہنا منع نہیں' ہاں جہاں عذاب الٰہی آیا ہو وہاں رہنا منع ہے۔ قوم فرعون پر مصر میں عذاب نہ آیا بلکہ وہاں سے نکال کر دریا میں غرق کیا گیا لہٰذا مصر میں رہنا جائز ہوا حدیث اور قرآن میں تعارض نہیں' اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مصر میں خود بنی اسرائیل آباد ہوئے یہ تواریخ کے خلاف ہے' تواریخ جھوٹی ہیں قرآن سچا' موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تھا عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِى الْاَرْضِ سورہ الاعراف میں ہے۔ وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہی بنی اسرائیل جو پہلے فرعون کی قید میں تھے مصر میں فرعون کی املاک کے مالک ہوئے۔ معلوم ہوا کہ کفار کا چھوڑا ہوا مال مسلمانوں کی ملک ہے جیسے پاکستان میں ہندوؤں کی چھوڑی ہوئی جائدادیں ۱۰۔ اس سے معلوم ہوا کہ مومن کے مرنے پر آسمان و زمین روتے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ چالیس دن تک روتے رہتے ہیں (ترمذی۔ خزائن) مومن کی نماز کی جگہ' ذکر الٰہی کی جگہ' آسمان کے وہ دروازے جس سے اس کی عبادتیں جاتی تھیں سب روتے ہیں (روح) بلکہ مومن کی موت پر زمین کی مخلوقات آسمان کے فرشتے روتے ہیں' کہ اس کی عبادتیں ختم ہو گئیں' امام حسین کی شہادت پر آسمان سے خون برسا ۱۱۔ تاکہ کفر سے توبہ کر کے مومن ہو جائیں۔ ۱۲۔ ذلت کا عذاب یہ تھا کہ فرعون نے بنی اسرائیل کے مردوں کو سڑک جھاڑنے اور خواری کے کاموں پر مقرر کیا تھا' ان کی عورتوں کو اپنے گھروں میں خدمت کے لئے رکھا تھا۔ آج ان سب کو ان ذلتوں سے نجات ملی' معلوم ہوا کہ دشمن سے نجات رب کی رحمت ہے' ۱۳۔ یعنی ہم نے اس زمانے میں بنی اسرائیل کو تمام جہان سے افضل کیا تھا' کیونکہ وہ اولاد انبیاء تھے' بعض قبطی اگرچہ موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے جن کا درجہ بہت بلند ہوا۔ فرعونی جادوگر اور حضرت آسیہ یہ تمام حضرات بڑے درجہ والے ہیں مگر بنی اسرائیل اولاد انبیاء ہونے کی بناء پر ان سے افضل تھے

ا۔ معلوم ہوا کہ نبی کی اولاد ہونا عزت کا باعث ہے کیونکہ بنی اسرائیل اس لئے افضل تھے کہ وہ اولاد انبیاء تھے مگر یہ نسبی شرافت مومن کے لئے ہے' کافر کے لئے نبی زادہ ہونا عبث ہے' کنعان نوح علیہ السلام کا بیٹا تھا مگر ہلاک ہوا ۲۔ آیت سے یہ لازم نہیں آتا کہ بنی اسرائیل حضور کی اولاد یا حضور کی امت سے افضل ہیں اب حضور کی امت ہی تمام سے بڑھ کر ہے۔ لہذا آیات میں تعارض نہیں' رب فرماتا ہے۔ كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ اور فرماتا ہے۔ يَٰنِسَآءَ ٱلنَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِّنَ ٱلنِّسَآءِ ۳۔ جیسے بنی اسرائیل کے لئے دریا چیرنا' من و سلویٰ اتارنا' بادل کا سایہ فرمانا وغیرہ' چونکہ نعمتیں بھی رب کی آزمائش ہیں' اس لئے انہیں یہاں بلاؤا فرمایا ۴۔ یعنی فرعونیوں کی

عَلَىٰ عِلْمٍ عَلَى ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿٣٢﴾ وَءَاتَيْنَٰهُم مِّنَ ٱلْءَايَٰتِ مَا فِيهِ

یعنی لیا اس ؏ زمانہ والوں سے ؎ اور ہم نے انہیں وہ نشانیاں عطا فرمائیں جن میں

بَلَٰٓؤٌا۟ مُّبِينٌ ﴿٣٣﴾ إِنَّ هَٰٓؤُلَآءِ لَيَقُولُونَ ﴿٣٤﴾ إِنْ هِىَ إِلَّا

صریح انعام تھا ؎ بے شک یہ کہتے ہیں وہ تو نہیں مگر

مَوْتَتُنَا ٱلْأُولَىٰ وَمَا نَحْنُ بِمُنشَرِينَ ﴿٣٥﴾ فَأْتُوا۟ بِـَٔابَآئِنَآ

ہمارا ایک دفعہ کا مرنا ؎ اور ہم اٹھائے نہ جائیں گے ؎ تو ہمارے باپ دادا

إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ﴿٣٦﴾ أَهُمْ خَيْرٌ أَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ وَٱلَّذِينَ

کو لے آؤ اگر تم سچے ہو ؎ کیا وہ بہتر ہیں یا تبع کی قوم ؎ اور جو ان

مِن قَبْلِهِمْ ۚ أَهْلَكْنَٰهُمْ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا۟ مُجْرِمِينَ ﴿٣٧﴾ وَمَا خَلَقْنَا

سے پہلے تھے ہم نے انہیں ہلاک کر دیا بے شک وہ مجرم لوگ تھے اور ہم نے نہ

ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لَٰعِبِينَ ﴿٣٨﴾ مَا خَلَقْنَٰهُمَآ

بنائے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے کھیل کے طور ؎ ہم نے انہیں

إِلَّا بِٱلْحَقِّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٩﴾ إِنَّ يَوْمَ

نہ بنایا مگر حق کے ساتھ ؎ لیکن ان میں اکثر جانتے نہیں۔ بے شک فیصلہ

ٱلْفَصْلِ مِيقَٰتُهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٤٠﴾ يَوْمَ لَا يُغْنِى مَوْلًى

کا دن ؎ ان سب کی میعاد ہے ؎ جس دن کوئی دوست کسی

عَن مَّوْلًى شَيْـًٔا وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ ﴿٤١﴾ إِلَّا مَن رَّحِمَ

دوست کے کچھ کام نہ آئے گا اور نہ ان کی مدد ہو گی ؎ مگر جس پر اللہ رحم

ٱللَّهُ ۚ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلرَّحِيمُ ﴿٤٢﴾ إِنَّ شَجَرَتَ ٱلزَّقُّومِ ﴿٤٣﴾

کرے ؎ بے شک وہی عزت والا مہربان ہے ؎ بے شک تھوہر کا پیڑ

طَعَامُ ٱلْأَثِيمِ ﴿٤٤﴾ كَٱلْمُهْلِ يَغْلِى فِى ٱلْبُطُونِ ﴿٤٥﴾ كَغَلْىِ

گنہگاروں کی خوراک ہے ؎ گلے ہوئے تانبے کی طرح پیٹوں میں جوش مارتا ہے جیسے کھولتا پانی

طرح کافر آخرت اور وہاں کی جزا و سزا کے انکاری ہیں۔ لہذا یہ لوگ اس کی طرح سرکش اور اس ہی کی طرح سزا کے مستحق ہیں خیال رہے کہ اس کلام سے کفار کا منشا قیامت کا انکار تھا۔ ورنہ اسلام بھی ایک ہی موت مانتا ہے۔ ۵۔ یہ پہلے جملہ کی تفسیر ہے لہذا آیت پر یہ اعتراض نہیں کہ ایک موت ماننا کفر نہیں ۶۔ یعنی اگر مرنے کے بعد اٹھنا حق ہے تو ہمارے مرے باپ دادوں کو زندہ کر دو' یہ گفتگو ایسی ہی احمقانہ ہے جیسے کوئی نئے پودے کے متعلق کہے کہ اگر اس کا پھل دینا برحق ہے تو ابھی اس سے پھل نکال لو' ہر کام اپنے وقت پر ہوتا ہے ۷۔ یمن کے بادشاہ کا لقب تبع ہوتا تھا' یہ تبع حارث ابن حمال حمیری تھے' جو خود مومن تھے مگر ان کی قوم سخت سرکش' شہ زور کفار تھی' جو کفر کے سبب ہلاک ہوئی' اس تبع نے مدینہ منورہ بسایا' اس تبع نے حضور کو غائبانہ خط لکھ کر لوگوں کو سپرد کیا تھا' کہ جب حضور جلوہ گر ہوں تو میرا یہ خط پیش کر دیا جائے' چنانچہ ایوب انصاری کے مکان میں جب حضور فروکش ہوئے تو انہوں نے وہ خط پیش کیا ۸۔ یعنی اگر حشر و نشر' سزا و جزا کچھ نہ ہو تو عالم کا پیدا فرمانا عبث ہوا' کھیل کود و عبث کا ہی حساب و کتاب نہیں ہوا کرتا ۹۔ اس لئے بنایا' کہ لوگ ایمان لا کر ہماری اطاعت کریں اور ہم مطیع کو ثواب' مجرم کو عذاب دیں ۱۰۔ فصل کے معنی فیصلہ بھی ہیں۔ فاصلہ بھی چونکہ قیامت میں حق و باطل کا عملی فیصلہ ہو گا' یا مومن و کافر کو علیحدہ علیحدہ کر دیا جائے گا۔ اس لئے اسے یوم فصل کہا جاتا ہے۔ ۱۱۔ یعنی تمام وعدے اور وعیدوں کے پورا ہونے کا دن روز قیامت ہے۔ جبکہ مومنوں کو وعدے کے مطابق جزا و ثواب دیا جاوے گا' اور کفار کو وعید کے مطابق سزا ہو گی' دنیا رب کی سزا و جزاء کی جگہ نہیں۔ ۱۲۔ یہ دونوں چیزیں کافروں کے لئے ہیں کہ نہ انہیں قرابت داریاں دوستیاں کام آئیں گی۔ نہ ان کی کوئی مدد کرے گا مومن کو رب تعالیٰ یہ دونوں رحمتیں نصیب کرے گا۔ مومن کے بچے بھی کام آویں گے' انبیاء اولیاء ان کی مدد بھی کریں گے۔ لہذا آیات میں تعارض

نہیں' جیسا کہ آگے استثناء سے معلوم ہو رہا ہے ۱۳۔ اس سے معلوم ہوا کہ جس پر اللہ رحم کرے گا۔ اس کی اللہ کے بندے مدد کریں گے کیونکہ الا نے گزشتہ نفی کو توڑ دیا مرحوم بندے مومنین ہیں ۱۴۔ خیال رہے کہ دنیا میں رب تعالیٰ کی رحمانیت کا ظہور ہے' اس لئے دشمن دوست سب کو روزی دے رہا ہے۔ آخرت میں اس کی رحیمیت کی جلوہ گری ہو گی' کہ صرف مومنوں پر رحم فرمائے گا' دشمنوں پر عذاب کرے گا ۱۵۔ دوزخ کی تھوہر کی یہ کیفیت ہے کہ اگر اس کے عرق کا ایک قطرہ زمین پر ٹپکا دیا جاوے تو دنیا والوں کی زندگی تلخ ہو جاوے' جیسا کہ حدیث شریف میں ہے' یہ تھوہر دوزخیوں کی غذا ہو گی۔ یہاں گنہگار سے مراد دلی گنہگار یعنی کافر ہیں

الْحَمِيمِ ﴿٤٦﴾ خُذُوهُ فَاعْتِلُوهُ إِلَىٰ سَوَاءِ الْجَحِيمِ ﴿٤٧﴾

جوش مارے[۱] اسے پکڑو[۲] ٹھیک بھڑکتی آگ کی طرف بزور گھسیٹتے لے جاؤ[۳]

ثُمَّ صُبُّوا فَوْقَ رَأْسِهِ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيمِ ﴿٤٨﴾ ذُقْ إِنَّكَ

پھر اس کے سر کے اوپر کھولتے پانی کا عذاب ڈالو۔ چکھ ہاں

أَنْتَ الْعَزِيزُ الْكَرِيمُ ﴿٤٩﴾ إِنَّ هَٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهِ تَمْتَرُونَ ﴿٥٠﴾

ہاں تو ہی بڑا عزت والا کرم والا ہے[۴] بے شک یہ وہ ہے جس میں تم شبہ کرتے تھے[۵]

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي مَقَامٍ أَمِينٍ ﴿٥١﴾ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ﴿٥٢﴾

بے شک ڈر والے امان کی جگہ میں ہیں[۶] باغوں اور چشموں میں[۷]

يَلْبَسُونَ مِنْ سُنْدُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ مُتَقَابِلِينَ ﴿٥٣﴾

پہنیں گے کریب اور قناویز[۸] آمنے سامنے[۹]

كَذَٰلِكَ وَزَوَّجْنَاهُمْ بِحُورٍ عِينٍ ﴿٥٤﴾ يَدْعُونَ فِيهَا

Page-794.bmp

یونہی ہے اور ہم نے انہیں بیاہ دیا نہایت سیاہ اور روشن بڑی آنکھوں والیوں سے[۱۰]

بِكُلِّ فَاكِهَةٍ آمِنِينَ ﴿٥٥﴾ لَا يَذُوقُونَ فِيهَا الْمَوْتَ

اس میں ہر قسم کا میوہ مانگیں گے[۱۱] امن و امان سے[۱۲] اس میں پہلی موت کے

إِلَّا الْمَوْتَةَ الْأُولَىٰ ۖ وَوَقَاهُمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ﴿٥٦﴾

سوا پھر موت نہ چکھیں گے[۱۳] اور اللہ نے انہیں آگ کے عذاب سے بچا لیا

فَضْلًا مِنْ رَبِّكَ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿٥٧﴾

تمہارے رب کے فضل سے[۱۴] یہی بڑی کامیابی ہے

فَإِنَّمَا يَسَّرْنَاهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿٥٨﴾

تو ہم نے اس قرآن کو تمہاری زبان میں آسان کیا[۱۵] کہ وہ سمجھیں[۱۶]

فَارْتَقِبْ إِنَّهُمْ مُرْتَقِبُونَ ﴿٥٩﴾

تو تم انتظار کرو وہ بھی کسی انتظار میں ہیں[۱۷]

۱۔ یعنی یہ زقوم منہ میں رہے تو نہایت بدمزہ ہو' اور پیٹ میں پہنچ کر پگھلے ہوئے تانبے کی طرح تیز گرم ہو' چونکہ کفار دنیا میں حرام خور تھے' اس لئے انہیں یہ غذا دی گئی ۲۔ یعنی کافر کو' یہ فرشتوں سے کہا جائے گا میدان محشر میں حساب و کتاب کے بعد ۳۔ اس سے اشارۃً معلوم ہوتا ہے کہ مومن گنہگار اگر دوزخ میں گیا تو اس کی ذلت و رسوائی سے گھسیٹ کر نہ پھینکا جائے گا' یہ ذلت و خواری کفار ہی کا عذاب ہے ۴۔ اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ دینی دشمنوں سے استہزاء جائز ہے دوسرے یہ کہ استہزاءً میں جو بات کہی جائے وہ خبر نہیں ہوتی اور نہ اس میں جھوٹ سچ کا احتمال ہو' حضور حوض کوثر میں منافقوں کے لئے فرمائیں گے کہ یہ میرے صحابی ہیں' چونکہ ابوجہل کہا کرتا تھا کہ عرب میں میں بڑا عزت والا ہوں' اسے فرشتے طعنہ کے طور پر یہ کہیں گے ۵۔ یہاں شبہ بمعنی انکار ہے یا بمعنی جھگڑا' یعنی تم قیامت کا انکار کرتے تھے یا اس کے متعلق مسلمانوں سے جھگڑتے تھے' لہٰذا آیت پر کوئی اعتراض نہیں ۶۔ دنیا میں بھی مرتے وقت بھی' قیامت میں بھی' اور قیامت کے بعد بھی کیونکہ وہ نبی کے دامن سے وابستہ ہیں (از روح) بلکہ آخرت کی امان دنیا کے امن کا نتیجہ ہے ۷۔ پانی' دودھ' شراب طہور' شہد کے جاری چشمے جو ان کے گھروں میں ہوں گے' کیونکہ وہ دنیا میں شریعت و طریقت کے چشموں سے سیراب ہوتے رہے ۸۔ یعنی ریشم کے مختلف لباس باریک و دبیز پہنیں گے' باریک ریشم کو سندس کہتے ہیں موٹے ریشم کو استبرق ۹۔ یعنی حلقے بنا کر بیٹھا کریں گے' کہ کسی کی طرف کسی کی پشت نہ ہو جیسے دنیا میں اللہ کے ذکر کے حلقے ہوتے ہیں ۱۰۔ اس سے معلوم ہوا کہ جنتی لوگوں کا نکاح حوروں سے ہو چکا ہے' یہ بھی معلوم ہوا کہ دنیا میں نکاح کے لئے جنسیت ضروری ہے مگر جنت میں نہیں کیونکہ حوریں انسان نہیں ہیں مگر انسانوں کے نکاح میں ہیں چونکہ حوروں کی آنکھ نہایت ہی حسین ہو گی۔ اس لئے انہیں حور عین فرمایا گیا ۱۱۔ اپنے خدام کو حاضر کرنے کا حکم دیں گے اس لئے یَدْعُوْنَ فرمایا نہ کہ یَسْئَلُوْنَ ۱۲۔ نہ میوے ختم ہونے کا اندیشہ نہ اپنی زندگی ختم ہونے کا کھٹکا سب کو خلود ہے ۱۳۔ یعنی دنیا میں جو موت آ چکی اب انہیں موت نہ آوے گی' اگرچہ دوزخی کفار کو بھی موت نہ آوے گی مگر ان کی زندگی موت سے بدتر ہو گی۔ اس لئے یہاں خصوصیت سے اس کا ذکر فرمایا' رب فرماتا ہے ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ۱۴۔ معلوم ہوا کہ دوزخ سے بچنا محض فضل الٰہی سے ہے نہ کہ اپنی بہادری سے' ایمان و تقویٰ بھی اس کی مہربانی سے نصیب ہوتا ہے۔ ۱۵۔ یعنی عربی میں قرآن اس لئے آیا کہ تمہاری زبان عربی ہے۔ یا تمہاری زبان شریف کے ذریعہ لوگوں کو قرآن میسر ہوا۔ اگر تمہارا واسطہ نہ ہوتا تو یہ عرشی نعمت ان فرشیوں کو کیسے نصیب ہوتی' اب بھی تمہاری برکت سے لوگوں کو قرآن کی فہم نصیب ہوتی ہے ۱۶۔ بِلِسَانِكَ کے تین معنی ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ تمہاری زبان عربی میں قرآن کریم کو عرب والوں کے لئے آسان کیا یعنی قرآن عربی میں آیا جو عرب والوں کے لئے آسان ہے' عجمیوں کے لئے مشکل' یہ اہل عرب پر ہمارا احسان ہے یا تمہاری زبان پر قرآن کو آسان کیا کہ دوسرے لوگ قرآن حفظ کرنے اس کی تجوید سیکھنے اس کے علوم حاصل کرنے میں بڑی محنت کرتے ہیں مگر تمہیں یہ سب کچھ بغیر محنت و مشقت حاصل ہے یا تمہاری زبان کے ذریعہ سے لوگوں پر قرآن کو آسان کیا کہ جو قرآن کو تمہاری تعظیم سے سمجھے اس کے لئے قرآن آسان ہے اور تمہارے بغیر یہ قرآن سخت دشوار ہے' کسی کی سمجھ میں قطعاً" نہیں آ سکتا۔ حضور کے بغیر بتائے اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ کا ترجمہ بھی انسان نہیں کر سکتا ۱۷۔ یعنی کفار تو اس انتظار میں ہیں

(بقیہ صفحہ ۷۹۴) کہ اے محبوب تم پر اور مسلمانوں پر آفت آسمانی آ جاوے۔ یا تمہاری وفات کے بعد دین اسلام ختم ہو جاوے۔ ان کا یہ انتظار نفسانی و شیطانی انتظار ہے وہ اپنے اس خواب کی تعبیر کبھی نہ دیکھیں گے اور تم اس کا انتظار فرماؤ۔ کہ عنقریب اسلام کا غلبہ ہو گا۔ اور کفار مغلوب ہوں گے تمہارا ڈنکا ہر جگہ بجے گا تمہارا یہ انتظار رب کی طرف سے یعنی رحمانی ہے جو ضرور پورا ہو گا الحمد للہ حضور کا انتظار پورا ہوا۔ جو آج تک نظر آ رہا ہے۔

ا۔ تم پر اے محبوب ۲۳ سال کی مدت میں آہستہ آہستہ بقدر ضرورت جیسا کہ تنزل سے معلوم ہوا ۲۔ لہٰذا قرآن میں حکمت بھی ہے عزت بھی' اس کا خادم دونوں جہان میں عزت پائے گا ۳۔ آسمان و زمین کی نشانیاں اگرچہ تمام لوگوں کے لئے ہیں لیکن چونکہ ان سے نفع صرف مومن اٹھاتے ہیں۔ اس لئے انہیں کا خصوصیت سے ذکر فرمایا' لہٰذا آیات میں تعارض نہیں ۴۔ یقین و ایمان والے سوچتے ہیں کہ ہم کیا سے کیا ہو گئے اور کتنے چکر کھا کر اس حالت کو پہنچے ۵۔ دن رات کا آنا جانا ان کا گھٹنا بڑھنا' ان کا ٹھنڈا و گرم ہونا بتا رہا ہے کہ نہ قوموں کو ایک حالت میں قرار ہے نہ ہم کو لہٰذا آگے آنے والے سفر کی تیاریاں کرو' یہ جہان اس جہان کی دلیل ہے ۶۔ ظاہر آسمان سے ظاہری زمین پر ظاہری مینہ برسا کر خشک زمین کو سرسبز فرما دیا اور آسمان نبوت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زبان سے قرآن کا مینہ مردہ دلوں پر برسا کر انہیں ایمان و عرفان سے سرسبز کر دیا لہٰذا وہ مردوں کو زندہ کر سکتا ہے ۷۔ کہ ہوائیں کبھی گرم چلتی ہیں کبھی سرد' کبھی پورب کی کبھی پچھم کی یا دل کی زمین پر کبھی عشق و محبت کی ہوا چلتی ہے۔ کبھی غفلت و معصیت کی' پھر ہواؤں کی تاثیریں مختلف ہیں' کسی ہوا کی تاثیر سے ایمان کی کھیتی جل جاتی ہے کسی سے لہلہا جاتی ہے ۸۔ اس سے معلوم ہوا کہ سائنس' فلسفہ' علم ریاضی حاصل کرنا عبادت ہے مگر اس کو اسلام کا خادم بنایا جاوے اور اس سے دلائل قدرت معلوم کئے جاویں ۹۔ یعنی اے محبوب ہم تو آپ پر قرآن پڑھتے ہیں' آپ ہمارے بندوں پر قرآن پڑھیں۔ ۱۰۔ معلوم ہوا کہ جسے قرآن اور حضور سے ہدایت نہ ملے اسے پھر کسی سے ہدایت نہیں مل سکتی' کیونکہ نہ قرآن کے بعد کوئی آسمانی کتاب ہے نہ حضور کے بعد کوئی نبی' حضور ہدایت کا آخری وسیلہ ہیں یہ استفہام انکاری ہے۔ اس آیت میں حدیث سے مراد ان کفار کی اپنی باتیں ہیں نہ کہ حدیث رسول اللہ اور آیتوں سے مراد رب تعالیٰ کی قدرت کی نشانیاں جن میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم قرآن شریف حضور کی احادیث کریمہ سب کچھ شامل ہے۔ مطلب یہ ہے کہ آیات قرآنیہ احادیث نبویہ چھوڑ کر کون سی بکواس پر ایمان لائیں گے' ایمان لانے کی چیزیں تو یہ ہیں۔ لہٰذا یہ آیت منکرین حدیث چکڑالویوں کی دلیل ہرگز نہیں بن سکتی کیونکہ اس کے معنی یہ نہیں کہ قرآن کے سواء کسی حدیث پر ایمان لاتے ہیں۔ ورنہ یہ اس کے خلاف ہو گی اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَاَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ اور اس کے یُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ خیال رہے کہ اجماع و قیاس بھی آیات اللہ میں داخل ہے کہ ان کے ماننے کا حکم قرآن نے دیا' رب فرماتا ہے۔ اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَاَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ وَاُولِی الۡاَمۡرِ مِنۡكُمۡ اور فرماتا ہے وَیَتَّبِعۡ غَیۡرَ سَبِیۡلِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰی ۱۱۔ شان نزول) خرابی ہے ہر بڑے بہتان والے گنہگار کی بعض نے فرمایا کہ یہ آیت نضر ابن حارث کے متعلق نازل ہوئی جو لوگوں کو عجمی قصے کہانیاں سنا کر قرآن کریم سننے سے روکتا تھا' اگرچہ نزول تو اس کے لئے ہے مگر اس وعید میں ہر وہ شخص داخل ہے جو حیلے بہانے بنا کر ایمان و قرآن سے روکے ۱۲۔ کہ کفر اور ضد نہیں چھوڑتا' اس سے

اٰیَاتُهَا ۳۷ — ۴۵ سُوۡرَةُ الۡجَاثِیَةِ مَكِّیَّةٌ ۶۵ — رُكُوۡعَاتُهَا ۴

سورۃ الجاثیہ مکی ہے اس میں چار رکوع ۳۷ آیات ۴۸۸ کلمے ... حروف ہیں سوا ایک آیت قل للذین کے

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا

حٰمٓ ۝۱ تَنۡزِیۡلُ الۡكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الۡعَزِیۡزِ الۡحَكِیۡمِ ۝۲

کتاب کا اتارنا ہے لہ اللہ عزت و حکمت والے کی طرف سے لہ

اِنَّ فِی السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ لَاٰیٰتٍ لِّلۡمُؤۡمِنِیۡنَ ۝۳ وَفِیۡ

بے شک آسمانوں اور زمین میں نشانیاں ہیں ایمان والوں کے لئے ۳ اور تمہاری

خَلۡقِكُمۡ وَمَا یَبُثُّ مِنۡ دَآبَّةٍ اٰیٰتٌ لِّقَوۡمٍ یُّوۡقِنُوۡنَ ۝۴

پیدائش میں اور جو جو جانور وہ پھیلاتا ہے ان میں نشانیاں ہیں یقین والوں کیلئے ۴

وَاخۡتِلَافِ الَّیۡلِ وَالنَّهَارِ وَمَآ اَنۡزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ

اور رات اور دن کی تبدیلیوں میں ۵ اور اس میں کہ اللہ نے آسمان سے روزی کا

مِنۡ رِّزۡقٍ فَاَحۡیَا بِهِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِهَا وَ

سبب مینہ اتارا ۶ تو اس سے زمین کو اس کے مرے پیچھے زندہ کیا اور

تَصۡرِیۡفِ الرِّیٰحِ اٰیٰتٌ لِّقَوۡمٍ یَّعۡقِلُوۡنَ ۝۵ تِلۡكَ اٰیٰتُ

ہواؤں کی گردش میں ۷ نشانیاں ہیں عقل مندوں کے لئے ۸ یہ اللہ کی آیتیں ہیں

اللّٰهِ نَتۡلُوۡهَا عَلَیۡكَ بِالۡحَقِّ فَبِاَیِّ حَدِیۡثٍ بَعۡدَ

کہ ہم تم پر حق کے ساتھ پڑھتے ہیں ۹ پھر اللہ اور اس کی آیتوں کو چھوڑ کر کونسی

اللّٰهِ وَاٰیٰتِهٖ یُؤۡمِنُوۡنَ ۝۶ وَیۡلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِیۡمٍ ۝۷

بات پر ایمان لائیں گے ۱۰ خرابی ہے ہر بڑے بہتان والے گنہگار کے لئے ۱۱

یَّسۡمَعُ اٰیٰتِ اللّٰهِ تُتۡلٰی عَلَیۡهِ ثُمَّ یُصِرُّ مُسۡتَكۡبِرًا

اللہ کی آیتوں کو سنتا ہے کہ اس پر پڑھی جاتی ہیں پھر ہٹ پر جمتا ہے ۱۲

كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝۸ وَاِذَا عَلِمَ
غرور کرتا گویا انہیں سنا ہی نہیں تو اسے خوشخبری سناؤ دردناک عذاب کی اور جب ہماری
مِنْ اٰيٰتِنَا شَيْئَا ِۨ اتَّخَذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ
آیتوں میں سے کسی پر اطلاع پائے اس کی ہنسی بناتا ہے ان کے لئے خواری کا
مُّهِيْنٌ ۝۹ ؕ مِنْ وَّرَآئِهِمْ جَهَنَّمُ ۚ وَلَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ مَّا
عذاب ان کے پیچھے جہنم ہے اور انہیں کچھ کام نہ دے گا ان کا
كَسَبُوْا شَيْئًا وَّلَا مَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ ۚ
کمایا ہوا اور نہ وہ جو اللہ کے سوا حمایتی ٹھہرا رکھے تھے
وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝۱۰ ؕ هٰذَا هُدًى ۚ وَالَّذِيْنَ
اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔ یہ راہ دکھانا ہے اور جنہوں نے

Page-796.bmp

كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ۝۱۱ ع
اپنے رب کی آیتوں کو نہ مانا ان کے لئے دردناک عذاب میں سے سخت تر عذاب ہے
اَللّٰهُ الَّذِيْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِيَ الْفُلْكُ فِيْهِ
اللہ ہے جس نے تمہارے بس میں دریا کر دیا کہ اس میں اس کے حکم سے کشتیاں
بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝۱۲ ۚ
چلیں اور اس لئے کہ اس کا فضل تلاش کرو اور اس لئے کہ حق مانو
وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا
اور تمہارے لئے کام میں لگائے جو کچھ آسمانوں میں ہیں اور جو کچھ زمین میں اپنے
مِّنْهُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝۱۳ قُلْ
حکم سے بے شک اس میں نشانیاں ہیں سوچنے والوں کے لئے ایمان والوں
لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا لِلَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَ
سے فرماؤ درگزریں ان سے جو اللہ کے دنوں کی امید نہیں

(بقیہ صفحہ ۷۹۵) معلوم ہوا کہ تکبر وہٹ دھرمی ایمان سے روکنے والی آڑ ہیں۔
ا۔ دنیا میں بھی مرتے وقت بھی' آخرت میں بھی' چنانچہ نضر ابن حارث باندھ کر قتل کیا گیا (روح) ۲۔ اس طرح کہ لوگوں سے کہتا ہے کہ محمد مصطفیٰ تم کو فرعون وہامان کے قصے سناتے ہیں' میں تمہیں رستم و اسفندیار کی کہانیاں سناتا ہوں' میرا قرآن ان کے قرآن سے بہتر ہے' نعوذ باللہ ۳۔ کہ قبر میں عذاب بھی پائیں اور ذلیل بھی ہوں' کہ فرشتے انہیں جھڑکیں ملامتیں کریں۔ اس میں اشارۃً عذاب قبر کا ثبوت ہے' دوزخ کے عذاب کا آگے ذکر آ رہا ہے ۴۔ یعنی کفار کو پہلے قبر کا عذاب ہو گا آگے چل کر دوزخ کا ۵۔ یعنی کفار کو ان کا مال و اعمال و اولاد غرض کوئی کمائی کام نہ آوے گی۔ اس سے معلوم ہوا کہ انشاء اللہ مومن کو ہر چیز کام آوے گی۔ کہ اولاد شفاعت کرے گی اور خیرات کیا ہوا مال فائدہ پہنچائے گا۔ ۶۔ وہ بت جن کی پوجا کرتے تھے یا سرداران کفر۔ مومن کو انشاء اللہ بزرگان دین کی شفاعت پہنچے گی' جیسا کہ دوسری آیت میں وارد ہے اس آیت کا مومنوں سے کوئی تعلق نہیں ۷۔ یعنی سارا قران خواہ اس کے قصے ہوں یا احکام سب کچھ تمام لوگوں کے لئے ایمان و عرفان کے رہبر ہیں ۸۔ یعنی کفار کو سخت سے سخت عذاب ہے جو تمہارے وہم و گمان سے وراء ہے۔ معلوم ہوا کہ مومن گنہگار کو اگر عذاب ہوا تو عذاب الیم نہ ہو گا ۹۔ اس طرح کہ دریائی سفر سے تجارت کرو۔ غوطے لگا کر موتی عنبر نکالو۔ دیگر ممالک کے لوگ دریا کا سفر کر کے حج کریں' خدا کا شکر ادا کریں ۱۰۔ چاند تارے وغیرہ' آسمانی چیزیں' درخت جانور نہریں وغیرہ زمین کی چیزیں مخلوق ہماری ہیں۔ مگر کام تمہارا کرتی ہیں تو تم کو چاہیے کہ کام ہمارا کرو۔ ۱۱۔ معلوم ہوا کہ دینی فکر رب کی اعلیٰ نعمت ہے' دنیاوی فکر جو رب سے غافل کرے عذاب ہے ایک ساعت کی فکر ہزار سال کے محض زبانی ذکر سے افضل ہے۔ خیال رہے کہ خالق میں فکر کفر ہے مخلوق میں فکر ایمان' جب دیگر مخلوقات کے احوال سوچنا عبادت ہے تو حضور کے اوصاف میں غور و تامل کرنا قرآن کریم میں فکر و تدبر کرنا بدرجہ اولیٰ عبادت ہے جسے خدا یہ فکریں عطا فرمائے وہ دنیا کی فکروں سے آزاد ہو جاتا ہے۔

ع ۱۱ / ۱۷

ا۔ یعنی مسلمانوں کو حکم دو کہ کفار و منافقین کی تکلیف پر درگزر کریں ان سے تعرض نہ کریں (شان نزول) غزوہ بنی مصطلق میں مریسیع کنوئیں پر غازیان اسلام اترے۔ عبداللہ ابن ابی منافق بھی ساتھ تھا' اس نے اپنے غلام کو کنوئیں پر پانی لانے بھیجا' وہ دیر سے پانی لایا تو اس نے دیر کی وجہ پوچھی وہ بولا کہ حضرت عمر کنوئیں پر موجود تھے' حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر کی مشکیں بھروا رہے تھے' جب تک مشکیں نہ بھر گئیں تب تک انہوں نے دوسروں کو پانی نہ لینے دیا۔ اس پر اس منافق نے حضور کی اور صدیق اکبر کی شان اقدس میں بکواس بکی' عمر فاروق کو جب خبر ہوئی تو آپ نے ابن ابی منافق کو قتل کا ارادہ فرمایا' اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (روح و خزائن)

اللہ لِیَجْزِیَ قَوْمًۢا بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿۱۴﴾ مَنْ عَمِلَ

رکھتے ۱ تاکہ اللہ تعالیٰ ایک قوم کو اس کی کمائی کا بدلہ دے ۲ جو بھلا کام کرے

صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَیْهَا ۖ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ

تو اس کے اپنے لئے ہے ۳ اور برا کرے تو اپنے برے کو ۴ پھر اپنے رب کی طرف

تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۵﴾ وَلَقَدْ اٰتَیْنَا بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ الْكِتٰبَ

پھیرے جاؤ گے ۵ اور بیشک ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب اور

وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ

حکومت اور نبوت عطا فرمائی ۶ اور ہم نے انہیں ستھری روزیاں دیں ۷ اور انہیں ان

عَلَى الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۶﴾ وَاٰتَیْنٰهُمْ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الْاَمْرِ ۚ فَمَا

کے زمانہ والوں پر فضیلت بخشی ۸ اور ہم نے انہیں اس کام کی روشن دلیلیں دیں ۹ تو

اخْتَلَفُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْیًۢا بَیْنَهُمْ ؕ

Page797.bmp

انہوں نے اختلاف نہ کیا مگر بعد اس کے کہ علم ان کے پاس آچکا آپس کے حسد سے ۱۰

اِنَّ رَبَّكَ یَقْضِیْ بَیْنَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فِیْمَا كَانُوْا

بے شک تمہارا رب قیامت کے دن ان میں فیصلہ کر دے گا جس بات میں

فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۷﴾ ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰى شَرِیْعَةٍ مِّنَ

اختلاف کرتے ہیں ۱۱ پھر ہم نے اس کام کے عمدہ راستہ پر تمہیں کیا ۱۲

الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸﴾

تو اسی راہ پر چلو اور نادانوں کی خواہشوں کا ساتھ نہ دو ۱۳

اِنَّهُمْ لَنْ یُّغْنُوْا عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَیْـًٔا ؕ وَاِنَّ الظّٰلِمِیْنَ

بے شک وہ اللہ کے مقابل تمہیں کچھ کام نہ دیں گے ۱۴ اور بے شک

بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ ۚ وَاللّٰهُ وَلِیُّ الْمُتَّقِیْنَ ﴿۱۹﴾ هٰذَا

ظالم ایک دوسرے کے دوست ہیں ۱۵ اور ڈر والوں کا دوست اللہ ۱۶

اس کے شان نزول کے متعلق اور بھی اقوال ہیں. خیال رہے کہ یہ آیت مدنیہ ہے ۲۔ یعنی تمہارا یہ صبر، تحمل کفار منافقین کے اچھے اعمال کا بدلہ بن جاوے اور آخرت میں انہیں نیکیوں کا کوئی عوض نہ ملے' یا رب چاہتا ہے کہ تم انہیں اس بکواس کی سزا نہ دو پوری سزا بروز قیامت ہم دیں گے ۳۔ یعنی اپنے عمل سے' اپنا ہی فرض ادا ہو گا' کوئی کسی دوسرے کی طرف سے فرض نماز نہیں پڑھ سکتا یا مطلب یہ ہے کہ اپنی نیکی کا ثواب اپنے کو ضرور ملے گا۔ اگرچہ دوسرے کو ثواب بخش دیا ہو' لہٰذا یہ آیت ایصال ثواب کے خلاف نہیں ۴۔ علیٰ لزوم کے لئے ہے' کوئی شخص گناہ کر کے اس کا عذاب کسی کو نہیں بخش سکتا خود ہی سزا بھگتے گا' اگرچہ بہکانے والے اور گناہ کرانے والے کو بھی عذاب ہو گا' مگر بہکانے اور گناہ کرانے کا جو خود اس کا اپنا عمل ہے' لہٰذا آیت بالکل صاف ہے' اس پر کوئی اعتراض نہیں ۵۔ مومن خوشی سے جیسے مہمان عزیز میزبان کے گھر جاتا ہے کافر جبرا" جیسے مجرم حاکم کے روبرو پیش کیا جاتا ہے بذریعہ پولیس' بہتر ہے کہ خوشی خوشی جاؤ ۶۔ یہاں کتاب' حکم' نبوت سے جنس مراد ہے یعنی ہم نے بنی اسرائیل کو توریت و زبور انجیل آسمانی کتابیں اور سلطنتیں بخشیں اور نبی بھیجے' خیال رہے کہ اسحاق علیہ السلام کے بعد سارے پیغمبر بنی اسرائیل میں آئے ۷۔ مقام تیہ میں من و سلویٰ اتارا اس کے علاوہ حلال رزق عطا فرمائے ۸۔ اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ مومن کے لئے نبی کی اولاد ہونا فضیلت کا سبب ہے دوسرے یہ کہ کافر کے لئے خاندان نبوت سے ہونا بیکار ہے' دیکھو وہ بنی اسرائیل جو اولاد انبیاء ہیں اب مردود خائب و خاسر ہیں حضور کا انکار کر کے ۹۔ یعنی آپ کی بعثت آپ کی حقانیت کی روشن دلیلیں بنی اسرائیل کو بخشیں کہ ان کی کتب میں آپ کی صفات حمیدہ کا تفصیل سے ذکر فرمایا ۱۰۔ اس طرح کہ آپ کی تشریف آوری سے پہلے وہ سب آپ کے منتظر تھے تشریف لانے پر بہت سے منکر ہو گئے۔ ۱۱۔ اس سے معلوم ہوا کہ علم جھگڑے کو مٹانے والا ہے مگر جب عالم میں حسد ہو تو جھگڑے بڑھا دیتا ہے۔ شیطان کا علم اسے لے ڈوبا حضرت آدم پر حسد کی وجہ سے ۱۲۔ رب کا قولی فیصلہ تو دنیا میں بھی ہو چکا ہے مگر عملی فیصلہ کہ جھوٹے کو دوزخ میں جھونکا جاوے سچے کو جنت پہنچایا جاوے۔ یہ آخرت میں ہی ہو گا اس لئے قیامت کو یوم فصل کہا جاتا ہے۔ ۱۳۔ یعنی بنی اسرائیل کے بعد تمہیں دین روشن عطا فرمایا' شریعت کے معنی ہیں کھلا ہوا صاف راستہ جس پر چل کر بے تکلف منزل مقصود پر پہنچا جا سکے۔ اس راستہ پر ہم چل رہے ہیں۔ حضور چلا رہے ہیں اس لئے یہاں ارشاد ہوا کہ اس راستہ پر تمہیں ایسے مقرر کیا جیسے جہاز کے لئے کپتان ۱۴۔ کفار قریش اور تمام کفار کی کوئی دینی رائے نہ مانو اھواء سے مراد دینی رائے ہے لہٰذا اس آیت پر کوئی شبہ نہیں ہو سکتا' خیال رہے کہ ہر کافر دین حق سے جاہل ہے ۱۵۔ اس سے بظاہر خطاب حضور سے ہے درحقیقت

(بقیہ صفحہ ۷۹۷) ہم لوگوں سے۔ کفار کی کثرت دولت سے مسلمان مرعوب نہ ہو جاویں یہ سب بیکار ہے دیکھو قارون کو نہ اس کے مال نے بچایا۔ نہ دوستوں نے' سب وبال ہو گئے۔ ۱۶۔ صرف دنیا میں کیونکہ ہر ایک اپنی جنس کی طرف مائل ہے آخرت میں یہ دوستی ٹوٹ جاوے گی رب فرماتا ہے الاخلاء یومئذ بعضھم لبعض عدو اس سے معلوم ہوا کہ کافر مومن کا کبھی دوست نہیں ہو سکتا' مسلمانوں کے مقابلہ میں سب ایک ہو جاتے ہیں اس پر اعتبار نہ کرو ۱۷۔ دنیا میں بھی' مرتے وقت بھی' آخرت میں بھی اور جب اللہ مومن کا دوست ہو گیا تو اس کے سارے مقبول بندے فرشتے نیک انسان اس کے دوست ہو گئے۔

بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۲۰﴾

یہ لوگوں کی آنکھیں کھولنا ہے اور ایمان والوں کے لئے ہدایت و رحمت [۱]

اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ

کیا جنہوں نے برائیوں کا ارتکاب کیا [۲] یہ سمجھتے ہیں کہ ہم انہیں ان جیسا کر دیں گے

كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ

جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے [۳] کہ ان کی ان کی زندگی اور موت برابر

وَمَمَاتُهُمْ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ

ہو جائے' کیا ہی برا حکم لگاتے ہیں [۳] اور اللہ نے آسمانوں اور

وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ

زمین کو حق کے ساتھ بنایا [۴] اور اس لئے کہ ہر جان اپنے کئے کا بدلہ

وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۲﴾ اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ

Page-798.bmp

پائے [۵] اور ان پر ظلم نہ ہوگا [۶] بھلا دیکھو تو وہ جس نے اپنی خواہش

هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ

کو اپنا خدا ٹھہرا لیا [۷] اور اللہ نے باوصف علم کے گمراہ کیا [۸] اور اس کے کان

وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً فَمَنْ يَّهْدِيْهِ

اور دل پر مہر لگا دی اور اس کی آنکھوں پر پردہ ڈالا [۹] تو اللہ کے بعد اسے

مِنْ بَعْدِ اللّٰهِ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَقَالُوْا مَا هِيَ اِلَّا

کون راہ دکھائے تو کیا تم دھیان نہیں کرتے [۱۰] اور بولے [۱۱] وہ تو نہیں مگر

حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَآ اِلَّا الدَّهْرُ

یہی ہماری دنیا کی زندگی مرتے ہیں اور جیتے ہیں' اور ہمیں ہلاک نہیں کرتا مگر زمانہ

وَمَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ﴿۲۴﴾

[۱۲] اور انہیں اس کا علم نہیں وہ تو نرے گمان دوڑاتے ہیں [۱۳]

۱۔ معلوم ہوا کہ قرآن کریم کے تینوں فائدے یعنی دنیا میں آنکھیں کھولنا' آخرت میں جنت کی راہ دکھانا اور دونوں جہان میں رحمت ہونا صرف مسلمانوں کے لئے ہیں ۲۔ یہاں برائیوں سے مراد کفر ہے جو تمام گناہوں کی جڑ ہے یا کفر و گناہ دونوں' معلوم ہوا کہ مومن و کافر یکساں نہیں ۳۔ (شان نزول) کفار مکہ کہتے تھے کہ اگر قیامت ہوئی تو ہم تم سے اچھے ہوں گے' جیسے یہاں ہیں ورنہ تمہارے برابر ضرور رہیں گے' کیونکہ ہم ایک قوم ہیں ان کے رد میں یہ آیت نازل ہوئی (خزائن و روح وغیرہا) اس سے معلوم ہوا کہ مومن و کافر زندگی اور موت میں مختلف ہیں جو مومن اپنی صورت' سیرت' زندگی کافروں کی طرح بنائے وہ بیوقوف ہے۔ مومن کو مشرک سے ممتاز ہونا چاہیے۔ خیال رہے کہ مومن کی زندگی رب کی اطاعت میں کافر کی زندگی نافرمانی میں گزرتی ہے۔ مومن کی موت بشارت و کرامت پر' کافر کی موت ندامت پر ہوتی ہے۔ مومن کا حشر انشاء اللہ حضور کے ساتھ ہو گا۔ کافر کا حشر شیاطین کے ساتھ ۴۔ کہ آسمان و زمین برابر نہیں بلکہ آسمان کے سارے حصے آپس میں برابر نہیں زمین کے سارے طبقے برابر نہیں۔ کعبۃ اللہ شریف کی زمین کچھ اور شان رکھتی ہے عام زمین کی اور حالت ہے۔ مسجد کی زمین عظمت والی' پاخانہ کی زمین گندی' جب زمین آپس میں برابر نہیں تو مومن و کافر کیسے برابر ہو سکتے ہیں' اس سے وہ لوگ عبرت پکڑیں جو نبی کو عام انسانوں کے برابر جانتے ہیں ۵۔ معلوم ہوا کہ اس عالم کا پیدا فرمانا اللہ تعالیٰ کے عدل کے لئے ہے رحمت کا ظہور قیامت میں ہو گا اگر قیامت نہ ہو تو عالم پیدا فرمانے کا مقصد ہی فوت ہو جائے گا ۶۔ اس طرح کہ مجرم کی سزا میں زیادتی کر دی جائے یا مطیع کا ثواب بلاوجہ کم ہو جائے' ہاں مجرم کی معافی مطیع کو زیادہ عطا فرما دینا اس کا رحم و کرم ہے ایسے ہی بعض لوگوں کی ضبطی اعمال ان کے اپنے قصور سے ہو گی نہ کہ رب کے ظلم سے' نعوذ باللہ۔ ۷۔ مشرکین کچھ روز تک ایک پتھر پوجتے رہتے تھے جب اس سے اچھا دوسرا پتھر مل جاتا تو پہلے کو پھینک دیتے دوسرا پوجنے لگتے اس آیت میں ان کی اس حرکت کی طرف اشارہ ہے کہ یہ در حقیقت اپنے نفس کی پوجا کرتے ہیں' اپنے نفس کے محکوم ہیں ۸۔ علم سے مراد یا تو رب کا علم ہے یعنی انہیں اللہ نے اپنے علم کی بنا پر گمراہ کیا وہ جانتا تھا کہ یہ اس ہی کے لائق ہیں یا ان لوگوں کا علم ہے یعنی یہ لوگ علم کے باوجود گمراہ ہو گئے' معلوم ہوا کہ بغیر رب کے فضل کے علم و ہنر بیکار ہے' ہدایت رب کے فضل سے ملتی ہے نہ کہ محض اپنے علم سے ۹۔ اس طرح کہ آدمی کی بدعقیدگیوں' بدعملیوں' عداوت رسول کی وجہ سے ان کے دل میں مہر لگا دی' آنکھ' کان ڈھک دیئے ۱۰۔ معلوم ہوا کہ جو ادھر سے محروم ہے اسے یہاں کچھ نہیں مل سکتا ۱۱۔ وہ کفار جو خدا کے منکر ہیں یعنی دہریئے' آج بھی بعض دہریئے یہ ہی کہتے ہیں ۱۲۔ اس سے معلوم ہوا کہ بعض کفار خدا کے منکر تھے۔ وہ جو قرآن مجید میں ہے کہ مشرکین بھی رب کو خالق و مالک

(بقیہ صفحہ ۷۹۸) جانتے ہیں۔ اس آیت میں دہریوں کے علاوہ دوسرے مشرکوں کا ذکر ہے' لہٰذا آیات میں تعارض نہیں۔ ۱۳۔ یعنی دہریوں کی یہ بکواس تعلیم نبی کی بناء پر نہیں نہ ان کے پاس کوئی دلیل ہے' محض اپنے اٹکل پچو قیاس سے کہتے ہیں' خیال رہے کہ مصیبت کے وقت زمانہ کو برا کہنا سخت ممنوع ہے

۱۔ اس سے مراد قرآن کریم کی وہ آیتیں ہیں جن میں قیامت کے ثبوت کے قوی دلائل بیان ہوئے ہیں ۲۔ یعنی ابھی ہمارے باپ دادوں کو زندہ کر دو۔ یہ مطالبہ بے جا تھا۔ ہر کام وقت پر ہوتا ہے ۳۔ اس طرح کہ بے جان نطفہ کو جاندار بناتا ہے پھر جب تک چاہے زندہ رکھتا ہے' جب چاہے موت دے دیتا ہے ۴۔ اولاً" جمع فرمائے گا' پھر صالح و بدکار کی چھانٹ فرما دے گا۔ کہ صالح علیحدہ کھڑے ہوں گے بدکار علیحدہ۔ لہٰذا آیات میں تعارض نہیں ۵۔ اس لئے اس پر ایمان نہیں لاتے۔ معلوم ہوا کہ شرعی امور میں جہالت عذر نہیں بے علم کو بھی سزا ملے گی کہ تو بے علم کیوں رہا ۶۔ کفار ہارے ہوئے تو آج ہیں مگر قیامت میں ان کی ہار کا ظہور ہو گا ۷۔ خواہ مومن ہو یا کافر سب کی نشست یہ ہی ہو گی۔ بارگاہ الٰہی کے ادب کے طور پر سب پر قیامت کا ہول طاری ہو گا' اس دن حضور سجدہ فرما کر شفاعت کریں گے نزی سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حال ہمارے حضور کا نہ ہو گا کیونکہ حضور سب کی اس حالت کا معائنہ فرمانے والے ہوں گے ۸۔ سب کو حکم ہو گا کہ اپنا نامۂ اعمال پڑھو۔ معلوم ہوا کہ اس دن ان پڑھ کوئی نہ ہو گا۔ اور سب کی زبان عربی ہو گی۔ کیونکہ نامۂ اعمال عربی میں ہے ۹۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ رب کے مقبول بندوں کے کام رب کی طرف اور رب کے کام بندوں کی طرف منسوب ہو سکتے ہیں' دیکھو اعمال لکھنا فرشتوں کا کام ہے مگر رب نے فرمایا کہ ہم لکھ رہے تھے۔ حضرت جبریل نے بی بی مریم سے کہا میں تم کو ستھرا بیٹا بخشوں' حضرت مسیح علیہ السلام فرماتے تھے' میں مردوں کو زندہ' کوڑھوں کو اچھا کرتا ہوں' وغیرہ' حالانکہ یہ کام رب کے ہیں لہٰذا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ حضور نے ہم کو ایمان دیا' عزت بخشی۔ حضور دوزخ سے بچاتے ہیں جنت دلواتے ہیں ۱۰۔ بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ کفار و مومن سب کے تمام نیک و بدکام لکھے جاتے ہیں' بعض کا قول ہے کہ کفار کے صرف گناہ لکھے جاتے ہیں کیونکہ انہیں نیکی پر کوئی ثواب نہیں ملتا۔ دوسرا فرشتہ اس تحریر کا گواہ ہوتا ہے' اس صورت میں عمل سے مراد کفار کے گناہ ہیں' یہ بھی خیال رہے کہ کفار کا کفر بھی لکھا جاتا ہے' کہ کفر دل کا عمل ہے' لہٰذا اس آیت پر کوئی اعتراض نہیں' صوفیاء فرماتے ہیں کہ مومن کا عشق و محبت نہیں لکھا جاتا کہ یہ عمل نہیں بلکہ دلی کیفیت ہے' تمام اعمال کا بدلہ جنت ہو گا۔ عشق کا بدلہ محبوب حقیقی کا وصال ۱۱۔ حقیقتاً نیک کام کئے ہوں یا حکماً' جیسے مومن کی ناسمجھ اولاد جو ماں باپ کی نیکیوں کی وجہ سے بخشی جاوے گی' خیال رہے کہ نیک عمل بقدر طاقت کرنے ضروری ہیں' اس لئے ان کی تعداد یا مقدار بیان نہ فرمائی' یہ بھی خیال رہے کہ اعمال سے ایمان مقدم ہے' اس لئے ایمان کا ذکر پہلے فرمایا اعمال کا بعد میں' اللہ نصیب کرے۔ آمین ۱۲۔ اس سے معلوم ہوا کہ کوئی شخص محض اپنی نیکیوں کی وجہ سے جنتی نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ رحمت الٰہی اس کی دستگیری نہ کرے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ ایمان کے ساتھ تقویٰ بھی ضروری ہے' کوئی شخص نیک اعمال سے مستغنی نہیں ہو سکتا۔ ۱۳۔ لہٰذا ہر شخص کو اس کامیابی کی کوشش کرنی چاہیے' دنیا کی کامیابی ناپائیدار ہے۔

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ اِلَّآ اَنْ

اور جب ان پر ہماری روشن آیتیں پڑھی جائیں ۱ تو بس انکی حجت یہی ہوتی ہے کہ

قَالُوا ائْتُوْا بِاٰبَآىِٕنَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۵﴾ قُلِ اللّٰهُ

کہتے ہیں کہ ہمارے باپ دادا کو لے آؤ ۲ اگر تم سچے ہو ۲ تم فرماؤ اللہ

يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ

تمہیں جلاتا ہے ۳ پھر تم کو مارے گا پھر تم سب کو اکٹھا کریگا ۴ قیامت کے دن جس میں کوئی

فِيْهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ

شک نہیں لیکن بہت آدمی نہیں جانتے ۵ اور اللہ ہی کے لئے ہے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَىِٕذٍ

آسمانوں اور زمین کی سلطنت اور جس دن قیامت قائم ہو گی باطل والوں کی

يَّخْسَرُ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً ۣ كُلُّ اُمَّةٍ

اس دن ہار ہے ۶ اور تم ہر گروہ کو دیکھو گے زانو کے بل گرے ہوئے ۷ ہر گروہ اپنے

تُدْعٰٓى اِلٰى كِتٰبِهَا ۭ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۸﴾

نامۂ اعمال کی طرف بلایا جائے گا ۸ آج تمہیں تمہارے کئے کا بدلہ دیا جائے گا

هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ۭ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ

ہمارا یہ نوشتہ تم پر حق بولتا ہے ہم لکھتے رہے تھے ۹ جو

مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۹﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

تم نے کیا ۱۰ تو وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام

الصّٰلِحٰتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ ذٰلِكَ هُوَ

کئے ۱۱ ان کا رب انہیں اپنی رحمت میں لے گا ۱۲ یہی کھلی

الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ﴿۳۰﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۣ اَفَلَمْ تَكُنْ

کامیابی ہے ۱۳ اور جو کافر ہوئے ان سے فرمایا جائے گا کیا نہ تھا کہ میری

ع ۴/۵ ۱۹

Page-798.bmp

ا۔ اس آیت میں ان کفار کا ذکر ہے جن تک نبی کی تعلیم پہنچی اور انہوں نے قبول نہ کی لیکن وہ لوگ جو فترت کے زمانہ میں گزر گئے اگر موحد تھے تو نجات پائیں گے اگر مشرک تھے تو پکڑے جائیں گے مگر ان سے یہ سوال نہ ہو گا کیونکہ ان تک آیات الٰہیہ پہنچی ہی نہیں۔ کفار کے بچوں اور پاگلوں سے بھی یہ سوال نہیں ۲۔ کہ اس کے وعدوں میں نہ جھوٹ کا احتمال ہے نہ امکان کذب یہ الوہیت کے ایسے ہی خلاف ہے جیسے موت ۳۔ یعنی عقل سے جانتے ہیں نہ تمہاری مانتے ہیں' ان کا یہ قول نبی کا فرمان جھٹلانے کے لئے ہے نہ کہ اپنی بے عملی کے اقرار کے لئے ۴۔ اس سے معلوم ہوا کہ قیامت کے متعلق گمان غالب رکھنا یا نبی کو چھوڑ کر اور دلائل سے ماننا ایمان کے لئے کافی نہیں' ایمان یہ ہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اور تمام ایمانی چیزوں کو اس لئے مانے کہ نبی نے ان کی خبر دی نبی کے مقابل نہ عقل کی مانے نہ کسی عاقل کی' ہماری عقل غلطی کر سکتی ہے مگر ان کا کلام غلط نہیں ہو سکتا ۵۔ اس طرح کہ ان کے بداعمال نہایت بری شکلوں میں ان کے سامنے نمودار ہو گئے جن سے وہ آج بھاگتے اور نفرت کرتے ہیں' جیساکہ حدیث شریف میں ہے یا برائیوں سے مراد گناہ و کفر کی سزائیں ہیں جو دنیا میں چھپی ہوئی تھیں' آج ظاہر ہو رہی ہیں' اللہ بچائے ۶۔ روح البیان نے فرمایا کہ حاق عذاب کے لئے استعمال ہوتا ہے رحمت کے گھیرے کو حوق یا حیق نہیں کہا جاتا ۷۔ اس طرح کہ ہمیشہ عذاب دوزخ میں رکھیں گے' معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ گنہگار مومن کو اگرچہ عارضی طور پر دوزخ میں داخل فرما دے مگر اسے وہاں چھوڑے گا نہیں' خیال رہے کہ خدا تعالیٰ بھول سے پاک ہے لہٰذا یہاں بھول کا نتیجہ یعنی چھوڑنا مراد ہے ۸۔ یہاں بھی بھولنے سے مراد نہ ماننا اور تیاری نہ کرنا ہے نہ وہ بھول چوک جس کی معافی کا اعلان ہو چکا ہے کیونکہ کافر دیدہ دانستہ قیامت کا انکار کرتا ہے ۹۔ معلوم ہوا کہ قیامت میں مددگار نہ ہونا کفار کا عذاب ہے' گنہگار مومنوں کو نیک کار جنتی دوزخ سے نکال لائیں گے جیساکہ حدیث شریف میں ہے ۱۰۔ آیتوں سے مراد نبی کے معجزات' کلام الٰہی کی آیات سب ہی ہیں معلوم ہوا کہ کسی دینی چیز کا مذاق اڑانا کفر ہے ۱۱۔ تم اس میں ایسے پھنسے کہ آخرت کو چھوڑ بیٹھے' خیال رہے کہ دل دنیا میں ہو تو کوئی مضائقہ نہیں' مگر دنیا دل میں ہو تو ہلاکت ہے' کشتی میں دریا آجائے تو ڈوب جاتی ہے ۱۲۔ یعنی کفار کو نہ تو معافی دے کر دوزخ سے نکالا جاوے گا۔ اور نہ ان سے یہ کہا جاوے گا کہ اب نیکیاں کر کے اور کفر سے توبہ کر کے رب کو منا لو اسے راضی کر لو۔ آج دنیا میں رب انہیں منا رہا ہے۔ وہ نہیں مانتے' کل قیامت میں وہ کفار رب کو منانا چاہیں گے وہ نہ مانے گا۔ شعر:۔

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے
پھر نہ مانیں گے قیامت میں، اگر مان گیا

لہٰذا مومن کو چاہیے کہ دنیا میں اللہ و رسول کو راضی کرے ۱۳۔ حقیقی بڑائی رب کی ہے پھر جسے وہ بڑا کر دے وہ بڑائی والا ہے' جیسے انبیاء' اولیاء و خاص مومنین۔

اٰیٰتِیْ تُتْلٰی عَلَیْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِیْنَ ﴿۳۱﴾

آیتیں تم پر پڑھی جاتی تھیں تو تم تکبر کرتے تھے ۱؎ اور تم مجرم لوگ تھے

وَ اِذَا قِیْلَ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ السَّاعَةُ لَا رَیْبَ فِیْهَا

اور جب کہا جاتا بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے ۲؎ اور قیامت میں شک نہیں

قُلْتُمْ مَّا نَدْرِیْ مَا السَّاعَةُ اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا وَّ

تم کہتے ہم نہیں جانتے قیامت کیا چیز ہے ۳؎ ہمیں تو یوں ہی کچھ گمان سا ہوتا

مَا نَحْنُ بِمُسْتَیْقِنِیْنَ ﴿۳۲﴾ وَ بَدَا لَهُمْ سَیِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا

ہے اور ہمیں یقین نہیں ۴؎ اور ان پر کھل گئیں ان کے کاموں کی برائیاں ۵؎

وَ حَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَ قِیْلَ الْیَوْمَ نَنْسٰىكُمْ

اور انہیں گھیر لیا اس عذاب نے جس کی ہنسی بناتے تھے ۶؎ اور فرمایا جائیگا آج ہم تمہیں چھوڑ دیں

Page-800.bmp

كَمَا نَسِیْتُمْ لِقَآءَ یَوْمِكُمْ هٰذَا وَ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَ مَا لَكُمْ مِّنْ

گے ۷؎ جیسے تم اپنے اس دن کے ملنے کو بھولے ہوئے تھے ۸؎ اور تمہارا ٹھکانہ آگ ہے اور تمہارا

نّٰصِرِیْنَ ﴿۳۴﴾ ذٰلِكُمْ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ اٰیٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّ

کوئی مددگار نہیں ۹؎ یہ اس لئے کہ تم نے اللہ کی آیتوں کا ٹھٹھا بنایا ۱۰؎ اور دنیا کی زندگی

غَرَّتْكُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا فَالْیَوْمَ لَا یُخْرَجُوْنَ مِنْهَا

نے تمہیں فریب دیا ۱۱؎ تو آج نہ وہ آگ سے نکالے جائیں

وَ لَا هُمْ یُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۳۵﴾ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ

اور نہ ان سے کوئی منانا چاہے ۱۲؎ تو اللہ ہی کے لئے سب خوبیاں ہیں آسمانوں

وَ رَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۳۶﴾ وَ لَهُ الْكِبْرِیَآءُ فِی

کا رب اور زمین کا رب اور سارے جہان کا رب اور اسی کے لئے بڑائی ہے ۱۳؎

السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۳۷﴾

آسمانوں اور زمین میں اور وہی عزت و حکمت والا ہے۔

ع ۴ / ۱۱ / ۲۰